للناس لعلهم یتذکرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والمنت کہ دریں ایام فرخندہ فرجام نسخۂ متبرکہ

مسمّٰی بہ

انوارِ تیراہی

معروف بہ

گلزارِ نوری

مؤلفہ خاکسار خادم اہل اللہ محمد عادل شاہ عفی عنہ

خلف حضرت خواجہ دین محمد نقشبندی سجادہ نشین

سنہ ۱۹۱۰ء

در مطبع نولکشور واقع لاہور باہتمام …

بار اول

تعداد ۱۰۰۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولینا والہ واصحابہ وعترتہ اجمعین ۔
اما بعدہ جمیع برادران سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ادام اللہ برکاتہم کی خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ فقیر سراپا گناہ و تقصیر راجی رحمۃ رب الغفور خادم اہل اللہ الصمد عبداللہ محمد عادل شاہ عفی اللہ عنہ بن حضرت خواجہ دین محمد سجادہ نشین حضرت خواجہ نور محمد المشہور بہ باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ تیراہی قدس اللہ سرہما ۔
چونکہ کمترین خوشہ چین عتبہ بوس اہل اللہ اپنے تئیں لائق ترتیب کتاب حضرات مشائخ نقشبندیہ نہیں سمجھتا ۔ مگر اپنے خاندان کے بڑوں اور چھوٹوں کے تقاضہ نے مجبور کیا کہ آپ نے بہت سے حالات سنے اور بچشم خود دیکھے ہوئے ہیں اس لئے ضرور جملہ خاندان کے حالات قلمبند کریں ۔ تاکہ آئندہ خاندان کے لئے ایک اسند کامل بن جاوے ۔ کرمیم سید صاحب حافظ سید جماعت علیشاہ صاحب و مولینا مولوی مفتی غلام مصطفےٰ صاحب امرتسری و مولوی عبدالسلام صاحب واعظ و امام مسجد محمد جان امرتسر و جمیع یاران طریقت و خلفاء ذیل خصوصاً مکرمی امام میاں محمد الدین و میاں خیر الدین و سید گلاب شاہ صاحب و مولوی عبداللہ صاحب ضلع لائل پور چک نمبر ۲۲۶ و مولوی عبدالعزیز صاحب لاہوری و مولوی محمد عظیم صاحب فیروزپوری مدرس وغیرہم اس امر خیر پر مجبور کر کے مصر ہوئے کہ یہ کتاب مسمٰی ۔

انوار تیراہی المشہور بہ گلزار نوری

جو نہایت متبرک نسخہ ہے ضرور طبع ہونا چاہئے ۔ چونکہ نیاز مند کو حضرت والدم بزرگوار و حضرات صاحبان کلاں کی زندگی میں اس امر پر مجبور کیا گیا تھا اس لئے یہ مسودہ دونوں حضرات کی خدمت میں پیش کیا گیا ۔ اور حضرات صاحبان نے بڑی تحقیق اور غور سے اس مسودہ کو ملاحظہ کر کے صاف فرمایا ۔ چونکہ بعض حالات اس کے التوا میں حایل ہوتے رہے اس لئے بحکم کل امر مرہون باوقاتہا اس ناچیز ہدیہ کو حضرت صوفیائے کرام کے پیش کرنے سے قاصر رہا ۔ جہاں تک ہو سکا سماعی باتوں کو جو بعض جہلا اکثر بے بنیاد گھڑ لیتے ہیں ان کو نظر انداز کیا گیا صرف وہی امورات جن کی سند حضرت والد صاحب یا کسی اور بزرگ خاندان سے ملی اس متبرک ہدیہ میں درج کیے گئے من گھڑت اور فروعی باتوں سے پورے طور پر پرہیز کیا گیا ہے چونکہ میں اہل زبان نہیں ہوں اور اردو میری مادری زبان نہیں ہے

اسلئے

اگر کہیں کوئی عبارت بے ربطی پائی جاوے یا کوئی لفظ مروج اردو کے خلاف ہو تو اس سے درگذر کیا جاوے کیونکہ میرا مقصود صرف حالات بزرگان خاندان لکھنے سے ہے نہ کہ عبارت آرائی سے ۔

وما توفیقی الا باللہ

اور حق سبحانہ کی جناب میں بکمال تضرع و عجز دعا ہے کہ اس تحریر کو جو صرف ابتغا لوجہ اللہ تعالیٰ اس کے صدیقین اور محبوبین کے حالات میں اس عاجز سے تسوید میں آئی ہے مقبول فرما کر میری مغفرت کا وسیلہ و باعث ترقی اذواق ناظرین فرمائے ۔

آمین یا رب العالمین

عمر باقی ہے خدایا جو مری تھوڑی سی
ہے تمنا یہ کہ اسی کے محبت میں کٹے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

مناجات

یا من یجیب دعاء المضطر فی الظلم — یا کاشف الضر والبلوی مع السقم

قد نام وفدی حول البیت وانتبہوا — وانت یا حی یا قیوم لم تنم

ادعوک ربی ومولائی ومستندی — فارحم بکائی بحق البیت والحرم

انت الغفور فجد لی منک مغفرۃ — واعف عنی یا ذا الجود والنعم

ان کان عفوک لا یرجوہ ذو جرم — فمن یجود علی العاصین بالکرم

ایضاً

الا ایہا المامول فی کل شدۃ — الیک شکوت الضر فارحم شکایتی

الا یا رجائی انت کاشف کربتی — فہب لی ذنوبی کلہا واقض حاجتی

فزادی قلیل ما اراہ مبلغی — علی الزاد ابکی ام لبعد مسافتی

اتیت باعمال قبایح ردیتہ — وما فی الوری خلق جنی کجنایتی

Marfat.com

شجرہ نسب

حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی
ابن شیخ عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن حضرت شیخ محمد بن حضرت شیخ حبیب اللہ
ابن حضرت شیخ رفیع الدین بانیِ سرہند بن حضرت خواجہ نورالدین بن حضرت شیخ سلیمان
ابن حضرت خواجہ محمد یوسف بن حضرت خواجہ محمد اسحاق بن حضرت شیخ عبداللہ بن حضرت شیخ شعیب
ابن حضرت احمد بن حضرت یوسف بن حضرت فرخ شاہ کابلی بن حضرت نصیر الدین۔
ابن حضرت محمد سلیمان بن حضرت محمد مسعود بن حضرت عبداللہ الواعظ الاصغر بن حضرت
عبیداللہ الواعظ الاکبر بن حضرت ابو الفتح بن حضرت محمد اسحاق بن حضرت ابراہیم
ابن حضرت نصیر الدین بن حضرت عبداللہ بن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بن الخطاب

شجرہ نسب مؤلف

محمد عادل شاہ بن خواجہ دین محمد المعروف بحضرت ملا صاحب سجادہ نشین بن حضرت خواجہ نور محمد بن حضرت فیض اللہ صاحب بن حضرت خان محمد
ابن حضرت علی محمد۔ بن حضرت شیخ سلیمان۔ بن حضرت شیخ سلطان۔ بن حضرت شیخ الاسلام بن حضرت
شیخ عبدالرسول بن حضرت شیخ عبدالحی بن حضرت شیخ حبیب اللہ بن حضرت شیخ رفیع الدین
ابن حضرت نورالدین بن حضرت نصیرالدین بن حضرت شیخ سلیمان بن حضرت یوسف بن محمد اسحاق
ابن حضرت عبداللہ بن حضرت شعیب بن حضرت احمد بن حضرت یوسف بن حضرت محمد فرخ شاہ
شہاب الدین کابلی بن حضرت نصیرالدین بن حضرت محمد مسعود بن شیخ سلیمان بن
شیخ مولی بن شیخ پٹھان بن حضرت محمد مسعود بن حضرت عبداللہ الواعظ الاصغر بن حضرت
عبداللہ الواعظ الاکبر بن حضرت اسحٰق بن حضرت ابراہیم۔ بن حضرت سیدنا نصیرالدین بن عبداللہ رضی اللہ
عنہ بن حضرت ابن الخطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کی لڑکی سکینہ رضی اللہ عنہا آئی تھی جس کے بطن سے حضرت نصیرالدین رضی اللہ عنہ تولد ہوئے

Marfat.com

اجازت بیعت ہر چہاردہ خانوادہ کہ جو چہاردہ طریقے سے مشہور اور معروف ہیں خاندان سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت مجدد صاحب امام ربانی غوث صمدانی خواجہ شیخ احمد فاروقی سے لیکر تا حال حضرت جناب باباجیو صاحب کی اولاد اور خلفائے میں سے بھی بعض مستفیض ہیں۔ خصوصاً طریقہ صدیقیہ نقشبندیہ اور قادریہ۔ سہروردیہ چشتیہ سے تو اب تک اجازت حاصل ہے۔ اسلئے جو حضرات علیہم الرضوان کہ حضرت سید شاہ جمال اللہ سے پہلے ہوئے ہیں اُنکے حالات متذکرہ کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ میں طبع ہو چکے ہیں۔ دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں اب صرف خواجہ سید حافظ شاہ جمال اللہ صاحب کے حالات سے ابتدا کرتا ہوں۔ السعی منی والاتمام من اللہ

حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپ سید آل رسول تھے اور حافظ حاجی سید جمال اللہ صاحب کے نام سے مشہور رہے۔ آپ مادر زاد ولی تھے اور بظاہر علوم درسیہ میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم رکھتے تھے اپنے عصر میں فضائل و کرامات میں آپکا وجود مبارک آپ ہی نظیر تھا۔ آپکے فیضان سے ہر ایک کو فیض الٰہی سے حصہ تھا آپکے خلفاؤں میں سے چند خلفائے معظم کے نام جو مجھکو یاد ہیں لکھدیتا ہوں) سید محمد عیسیٰ۔ ملا شیر خان تیراہی سید اللہ امان تیراہی۔ شاہ درگاہی صاحب غزنوی۔ وارث خان بنارسی۔ سید محی الدین تیراہی +

حضرت سید شاہ جمال اللہ صاحب کو اکثر اتفاق سفر شہر رامپور شریف کا ہوا کرتا تھا۔ جب شہر دہلی سے عازم رامپور شریف ہوتے تھے تو آپ اپنے خلفاؤں کو ہمراہ لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب آپ کا اتفاق سیر رامپور شریف ہوا تو آپ اپنے یاروں سے کہنے لگے کہ آج ہمارا دل چاہتا ہے کہ احمد شاہ بادشاہ کے قلعہ اور باغ کو دیکھیں مگر پہلے چاہئے اپنے اوراد و نوافل سے فارغ ہو جاویں تاکہ فراغت سے سیر باغ اور قلعہ کیا جاوے حاضرین نے عرض کی کہ اگر ارادہ سیر ہے تو بیشک پہلے ہم کو اپنے وظائف و اذکار معمولہ سے فراغت حاصل کرنی چاہئے۔ آپنے فرمایا کہ ہاں سب اپنے اپنے معمولات و وظائف سے فراغت حاصل کرو۔ چنانچہ دن کا کچھ حصہ گذرا ہوگا کہ سب فارغ ہو کر آپکی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ اپنے ہمراہ حاضرین کو لیکر سیر کو روانہ ہوئے۔ جب باغ کی سیر سے فراغت حاصل کر کے قلعہ شاہی کے پاس پہنچے اُسوقت حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب بملازمت سپہ سالاری تعینات تھے اور اپنے کام میں مصروف تھے۔ اور قلعہ کی دیوار پر کھڑے تھے جسوقت حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب کی نظر مبارک حضرت شاہ جمال اللہ صاحب کیطرف ہوئی آپنے متحیر ہو کر شاہ صاحب کیطرف دیکھا اور فی الفور دیوار سے اُتر کر حضرت شاہ جمال اللہ صاحب کے قدم مبارک میں گرے اور ایسی حالت طاری ہوئی کہ دو تین گھنٹے تک آپکے ہوش و حواس درست نہیں رہے۔ بلکہ بعد دو تین گھنٹے کے آپ کو ہوش آئی۔ اور اضطراری سے تسکین ہوئی

در حضرت حافظ جمال اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تو آپ نے عرض کی کہ حضرت مجھکو داخل طریقہ شریفہ نقشبندیہ فرماویں حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ صاحب نے آپکے ہاتھ
پکڑ کر حضرت سید خواجہ محمد عیسےٰ صاحب رح کے ہاتھ میں دیدیا۔ اور فرمایا کہ اسکی بیعت اگرچہ میری طرف سے ہے مگر اسکی تکمیل
تمہارے ذمہ ہے حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب نے اُسی روز اپنی ملازمت سے یکطرف ہو کر حلقہ بگوش حضرت خواجہ
ممدوح ہوئے۔ آپ کا قیام رامپور شریف قریب دو ہفتہ کا رہا بعد ازاں حضرت خواجہ سید محمد عیسےٰ صاحب عازم ملتان
شریف ہوئے اور حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب کو واسطے خدمت اور حاضر باشی حضرت شاہ جمال اللہ مامور فرمایا چنانچہ
حضرت محمد فیض اللہ صاحب رح آپکی خدمتِ وضو و لباس پر چار سال مستفیض رہے۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ صاحب نے
اپنے خلیفہ شاہ درگاہی صاحب کو فرمایا کہ مخلص سید محمد عیسیٰ صاحب اور بہت خلیفہ میرے پاس موجود ہیں بہتر ہے
کہ خلیفہ محمد فیض اللہ کو واسطے خبر گیری اپنے بال بچہ کی روانہ کر دیا جاوے۔ حاضرین نے آپ کی کلام اور مشورہ کی
تائید فرمائی حضور نے خواجہ محمد فیض اللہ کو اجازت وطن دیکر رخصت فرما دیا۔ اور آپ تشریف دہلی میں لیگئے قریب اٹھارہ
سال حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب گھر والوں سے بے خبر تھے۔ جسوقت آپ موضع ڈوڈہ میں تشریف لائے جو کہ متصل شہر
کوہاٹ واقع ہے آپکو اسجگہ بلحاظ واقفی اپنے بزرگوار دیکی دو تین روز قیام کا اتفاق ہوا۔ اُن ایام میں موضع ڈوڈہ میں بیماری
تپ کی بڑی کثرت سے شکایت تھی حضرت خواجہ محمد فیض اللہ ولی اللہ کی خدمت مبارک میں خلقت نے آنا شروع کیا اور
آپ سے دم کرانا اور تعویذ وغیرہ زود اثر اور مجرب ثابت کیا۔ بلحاظ استدعا اُن لوگوں کے آپ نے تین ماہ اُسجگہ بسر کئے اور خلق خدا
کو فیضانِ ظاہری و باطنی سے سیراب فرمایا۔ اسی اثنائے میں قاضی صاحب امام مسجد و مفتی علاقہ کوہاٹ جو کہ قاضی عبدالحمید کے نام سے
مشہور تھے اور حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کے شاگرد رشید تھے۔ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کی کہ میرے گھر میں ایک لڑکی ہے اگر آپ قبول فرماویں تو نہایت مہربانی اور غریب نوازی ہو گی۔ کیونکہ میری لڑکی علم عربی سے
واقف ہے اور کتب درسیہ فقہ شریف پڑھایا کرتی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ فقیر اس میں اپنے طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتا میں
آجکی رات سے استخارہ کرونگا اگر مجھ کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے حکم ہوا تو نہایت مبارک اور اگر بصورت دیگر مجھکو اجازت نہ ملی
تو معاف فرماویں کیونکہ بندہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتا قاضی صاحب نے عرض کیا کہ نہایت خوب آپ استخارہ سے معلوم کر لویں
چنانچہ اُسی ہفتہ میں آپ نے قاضی صاحب سے عرض کر دی کہ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کیطرف سے اجازت مل چکی ہے قاضی صاحب نے
کمال عزت و حرمت سے آپ سے پیوند رشتہ کر کے لڑکی کا نکاح کرا دیا +

نقل ہے کہ آپکے استخارہ میں آپکو اشارہ ہوا کہ اس نکاح کے ضمن میں جو فیضان الٰہی امانت رکھے ہوئے ہیں وہ ایک حصہ کا ملک
سرزمین کیلئے باعثِ فخر دارین ہے، اور اطراف و اکناف ملک میں اُنکے نور سے روشنیِ اسلام پہنچیگی۔ موجب برکاتِ عالم اور باعث شوکت اسلام ہونگی

Marfat.com

نقل ہے کہ آپ کو ایک مرتبہ عالمِ خواب میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کا اتفاق ہوا اور حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ صاحبؒ اور خواجہ سید محمد عیسیٰؒ بھی آپ کے ساتھ نظر آئے۔ تینوں صاحبوں نے بڑی خوشی سے مبارکبادی دی اور فرمایا کہ نہایت مبارک ہے اور اللہ تعالےٰ تم پر مبارک کرے۔

نقل ہے کہ آپ کا ارادہ دلی صرف تعمیل حکم حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ صاحبؒ تھا کہ ایک مرتبہ ملک تیراہ کو فیضانِ الٰہی سے منور فرمایا جاوے۔ ورنہ آپ کا ارادہ ہمیشہ آپ کی غلامی میں جو کہ خلاصۂ مقاصد تھا حاضر باش ہونیکا تھا۔

خلاصہ مقصود یہ ہے کہ بعد از استخارہ آپ کی شادی کا سامان مہیا کرنے پر سب لوگ کمر ہمت باندھ کر بڑے زور سے اپنی عزیمت کو پورا کرنے پر آمادہ ہوئے۔ آخر بفضل الٰہی ایک ہفتہ کے اندر کار خیر سے فراغت حاصل ہوئی۔ آپ قریب چھ ماہ اُسی جگہ قیام پذیر رہے بعد ازاں عازم ملک تیراہ جو کہ آبائی اجدادی جگہ تھی متوجہ ہو کر خاص موضع تیزئی شریف میں پونچے آپ کی پہلی بیوی جو کہ اپنے والد صاحب کی زندگی میں نکاح میں آئی تھی اُس کے بطن سے لڑکی انیس ۱۹ سال کی عمر پہنچی ہوئی تھی۔ اور اُن کا مکان بھی خاص موضع تیزئی میں تھا۔ جب حضور اس جگہ پہنچے تو اپنی پہلی بیوی کے گھر جانے لگے۔ بباعث کثرت مفارقت اور ناشناسائی کے گھر جانے کی اجازت نہ ملی۔ پہلی بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ مجھ کو اپنے مالک کا یقین اِس پر نہیں آتا شاید کوئی غیر محرم نہ ہو۔ میں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ تین ماہ تک آپ ایک اور جگہ میں قیام کر کے فروکش رہے۔ صورت ایسی ہوئی کہ آپ کے والد ماجد کے عہد سے ایک مولوی صاحب شیر محمد نام جو کہ آپ کے قرب وجوار دیہات میں تعلیم کے سبب قیام رکھتے تھے۔ اتفاقاً کسی نماز جنازہ پر باہمی ملاقات کا اتفاق ہوا مولوی شیر محمد صاحب چونکہ ایام تعلیم میں ہم سبق رہے تھے۔ اُس نے حضور انور کو پہچان لیا اور فرمایا کہ آپ اس قدر مدت طویل کس جگہ رہے اور اب کس مکان مبارک میں فروکش ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ مجھ کو ایک عرصہ دور دراز کا اتفاق ملازمت احمد شاہ بادشاہ بمقام رامپور شریف رہا۔ اب وہاں سے رخصت حاصل کر کے اس جگہ میں تین ماہ سے مراجعت کر کے آیا ہوں مگر قدرت خدا کی مجھ کو اب تک کوئی اہل نہیں پہچانتا ہے میں اب تک مسافر

Marfat.com

کیطرح رہتا ہوں اور میرے ساتھ دوسری بیوی ہے وہ بھی ایک اور جگہ میں فروکش ہے پہلی بیوی بھی
مجھکو شناخت نہیں کر سکتی۔ اب تک وہ غیر محرم سمجھتی ہے۔ حضرت مولوی شیر محمد صاحب نے سب لوگونکو
کہا کہ تمہاری غلطی ہے یہ حضرت خواجہ صاحب حضرت محمد فیض اللہ صاحب ہیں انکی طرف سے بدظنی کو
دور کرنا چاہئے۔ مجھ کو ایک عرصہ آپکے والد صاحب کیخدمت میں تعلیم علم حاصل کرنے کا اتفاق
رہا۔ اور کئی کتابوں میں میرے ساتھ حضرت محمد فیض اللہ صاحبؒ ہم سبق رہے اس وقت
سب لوگوں میں اطمینان اور تصدیق حاصل ہوا۔ آپ بخیر اُسی روز اپنی پہلی بیوی صاحبہ کے
گھر میں تشریف لے گئے۔ چند روز تو آپ کی لڑکی جو پہلی بیوی سے تھی پردہ کرتی رہی۔ آخر
باہم حسن اتفاق اور خوش گذرانے کے دن پونچے۔ اور خوشی کے دن گذرنے لگے۔

نقل ہے۔ کہ آپ ہر سال واسطے زیارت حضرت خواجہ محمد عیسےٰ صاحب بمقام موضع چودہ شریف
جو کہ مضافات ملتان شریف میں واقع ہے جایا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ بروقت ملاقات
بیمار ہو گئے اور طاقت رفتار آپ کے وجود سے جاتی رہی۔ جب احباب طریقت کو وقت
ملاقات آپہنچا تو سب نے حاضر ہو کر عرض کی کہ حضرت ہم تو آپ کی انتظارئ صحت پر قریب
ایک ماہ گذار چکے۔ اب چونکہ وقت ملاقات نہایت قریب پہنچا۔ آپ اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں
حضرت نے فرمایا کہ میرے وجود میں طاقت سفر کی نہیں۔ میری طرف سے آپ کو اجازت ہے
اِلا میری طرف سے آپ کو ایک دو باتیں قابل یادداشت ہیں۔ اوّل جب آپ حضرت خواجہ
محمد عیسےٰ رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت میں پونچیں تو میری طرف سے دست بستہ عرض کریں کہ آپ کا
غلام محمد فیض اللہ آپکا دیدار دیکھنا چاہتا ہے۔ للہ محروم نہ فرمایا جاوے ؎

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے — کسے ز بیکسیٔ ما نمے برد خبرے
ببری باد صبا عرض عبودیت ما — بجنابے کہ ز ہجرش بالم موصولم
بعد ازاں گو کہ دعاگوئے شما میگوید — گرچہ دوریم ز خدمت بخدا مجبوریم

دویم۔ جب آپ واپس تشریف لاویں تو حضرت کے قدم مبارک کے نیچے سے قدرے خاک
پاک اُٹھا کر ہمراہ لاویں۔ جو کہ میری جان کی تریاق ہے خلیفہ ملا شیر خان سکنہ موضع
درسمند جو کہ تیراہ میں واقع ہے اور سید ملا امان غزنوی اور دوارث خان بنارسی اور مولوی عبد

Marfat.com

تڑین وغیرہ آپ سے رخصت ہو کر قریب بیس روز کی مسافت طے کر کے حضرت خواجہ محمد عیسےٰ صاحب
کی خدمت میں پونچے - بمجرد ملاقات آپ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ دیوانہ نہیں - کیا سبب
خیر تو ہے - آپ حضرت محمد فیض اللہ کو بہ سبب فرط محبت دیوانہ کہا کرتے تھے - یاروں نے
عرض کی کہ حضرت آپ کا غلام عرصہ سے بیمار ہے اور ملاقات سے محروم رہ گیا - اُس نے بڑے
ادب سے عرض کی ہے اور کہا ہے بیت

مرا کشید طنابم بگردن انداز ید ۔۔۔ کشاں کشاں بدر بارگاہ پیر برید

لیکن بیماری نے اُس کو حضور کی زیارت کرنیکی اجازت نہیں دی اسواسطے آپ کی ملاقات
کرنے سے مقصر رہے اور آپ سے طالب دعائے شفائے مرض ہے اور نیز عرض کرتے ہیں
کہ ایک مرتبہ کسیطرح حضور کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جلدی
ملاقات کرا دیگا - جب یاران طریقت حضرت کیخدمت سے رخصت بطرف وطن اصلی تیراہ
ہونے لگے تو حضرت خواجہ محمد عیسےٰ صاحب نے فرمایا کہ میرے دیوانے کو میری طرف سے السلام علیکم
کہنا اور کہنا کہ تم چوڑہ کو واسطے میری ملاقات کے عازم نہ ہونا فقیر خود اس ملک میں آنا چاہتا ہے
ایسا نہو کہ کہیں رستہ میں اختلافِ راہ واقع ہو جاوے - اور ملاقات سے محروم رہ جاویں
بس یہ کہہ کر یاروں کو وداع فرمایا یاروں نے قدرے خاکپائے حضور لیکر روانہ ہوئے -
جسوقت کہ بمقام موضع تیراہ شریف پہنچے اور حضرت خواجہ محمد فیض اللہ کو اُن کے آنے کی
خبر پہنچی فرمایا ہے مژدہ ایدل کہ دگر بادِ صبا باز آمد - ہُدہُد خوش خبر از شہر سبا باز آمد -
جسوقت یاروں سے ملاقات ہوئی - آپ نے اپنی امانت طلب کی یاروں نے مٹی مبارک
آپکے سپرد کی اور ارشادِ حضور بھی سنایا نہایت خوش ہو کر فرمایا ہے

قاصد رسید نامۂ رسید و خبر رسید ۔۔۔ در حیرتم کہ جان بکدا میں کنم نثار

آپ نے اسیوقت پانی طلب کیا اور خاک پاک اس میں حل کر کے نوش جان فرمایا -
اللہ تعالےٰ نے اُسیوقت سے آپ کے وجود میں نسخہ شفائے صحت کا اثر ظاہر کیا - دو
تین روز کے بعد کوئی شکایت بیماری آپ کے وجود مبارک میں نہیں رہی +
نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ واسطے ملاقات حضرت

Marfat.com

خواجہ محمد عیسٰے رحمۃ اللہ علیہ عازم سفر ہوئے۔ اثنائے راہ میں آپ سخت بیمار ہوئے۔ یہاں تک کہ
آپ کی زندگی کی امید جاتی رہی۔ اتفاقاً شام کے وقت عین وسطِ سفر کے مقام میں
حضرت خواجہ محمد عیسٰے رحمۃ اللہ علیہ شام کی نماز میں شامل ہوئے۔ بعد نماز آپنے دریافت
فرمایا کہ اس جگہ ایک مسافر بیمار ہے اُس کی جگہ قیام کا کوئی پتہ ہے نمازیوں سے معلوم ہوا۔ کہ
آپ مسجد کے حجرہ مبارک میں فروکش ہیں۔ آپ اسی جگہ تشریف لیگئے۔ جس وقت آپ نے
حجرہ کے اندر قدم رکھا۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو وجد ہوا۔ ایسی حالت
میں آپ نے دست مبارک سے اُٹھا کر سینہ مبارک سے لگا کر تسکین دی۔ اور دیر بعد فرمایا
کہ بہت روز سے بباعث بیماری تم نے کچھ کھایا نہیں ہے۔ اگر دل کسی چیز کو چاہتا ہے
تو تیار کریں۔ عرض کیا کہ جناب جو نعمت کہ مجھ کو اسوقت نصیب ہوئی ہے یہ کافی ہے
اور نعمت کی ضرورت نہیں ہے گر خوری یک لقمہ از نان لوز۔ خاک ریزی بر سرِ نانِ تنور
اسی اثناء میں آپنے بضاعت سفر میں ایک جام میں قدرے طعام ہریسہ نکالا اور فرمایا
کہ یہ تھوڑا کھانا اس میں سے کھالیجئے۔ اگرچہ آپ کی طبیعت اسوقت مائل بغذا نہیں ہے
مگر حضور کا حکم واجب العمل سمجھ کر آپ نے دو تین لقمے تناول فرمائے۔ اتنے میں آپ کو
اشتہاءِ غذا ایسی ہوئی کہ سبحان اللہ آپ نے موجودہ ہریسہ کو صاف کرکے تناول فرمایا
صبح تک آپ آرام سے سوتے رہے۔ دوسرے روز مطلق آپ کو صحت ہوگئی۔ آپنے
حضرت سے دریافت فرمایا کہ میری بیماری پر آپ کو کس طرح سے اطلاع ہوئی۔ اور آپ کو میرا
پتہ کس نے دیا۔ فرمایا کہ کئی روز سے مجھ کو اضطرابی رہا کرتی تھی۔ اور بے چینی اس قدر تھی
کہ جس کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔ اپنے دل میں یہ عزم کیا گیا کہ اب میں ملک تیراہ میں بمقام
ٹرین جاکر تمہارے ساتھ چند روز بسر کروں۔ تاکہ میرے یہ وحشت کے دن آرام سے بسر ہوں
اور حالتِ قبض سے فراغت حاصل ہوجاوے۔ جب میں گھر سے روانہ ہوا تو مجھ کو ہر روز اتفاق
سے ایسا ساتھ ملتا رہا جو کہ سفر راہ میں میرے لئے ہر طرح کی خدمت اور ضرورت کی کلفت
نہیں رہی۔ ایسے رفیق شفیق نے مجھکو دروازہ مسجد تک پہنچا کر کہا کہ میں اب جاتا ہوں۔ لیکن
تم مسجد میں خواجہ صاحب دیوانہ کے پاس جاؤ وہ بیمار ہے میں نے اُن سے دریافت نام و نشان

Marfat.com

تو فرمایا کہ میرا نام کیا ہے - میں ہمیشہ خدا کے بندوں کو تکلیف کیوقت میں امداد کیلئے مامور ہوں - اصلی نام کوئی نہیں بتایا - ایک دو روز دونوں صاحب اکٹھے رہے اور پھر واسطے ملاقات حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے - حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ صاحبؒ سے جب ملاقات ہوئی چند روز کے بعد حضرت خواجہ محمد عیسےؒ واپس بمقام چوڑہ شریف تشریف لائے - اور حضرت خواجہ محمدؒ فیض اللہ صاحب - اور ایک خلیفہ صاحب جو کہ فدائے جان حضرت خواجہ محمد عیسےؒ صاحبؒ اصل باشندہ موضع ٹرین تھا واسطے خدمتگذاری حضرت سید شاہ جمال اللہ صاحبؒ کی خدمت میں تعینات ہوئے - حضرت کیخدمت میں ہفت سال غلام حاضر خدمت رہے - اس اثناء میں حضرت سید صاحب محمد عیسیٰؒ کا وصال ہوا - اور آپکا روضہ مطہرہ موضع گنڈہ پور بمقام چوڑہ واقع مضافات ملتان کلاں میں ہے سن وصال ہجری مقدس سنہ ۱۲۳۰ ہجری ۷ ماہ ذوالحج ہے +

نقل ہے کہ حضرت خواجہ سید محمد عیسےؒ کے دو فرزند صاحب ولایت تھے - جسوقت حضور کا وصال کا وقت قریب پہنچا تو دونوں فرزندوں کو بلا کر فرمایا کہ تم دونوں میرے بعد میرے خلیفہ محمد فیض اللہ صاحب سے جا کر بیعت حاصل کریں - جب تک تمہارے منازل تصوف طے نہ ہو جاویں - انکی خدمت چھوڑ کر کہیں نہ جانا - چنانچہ حضرت کے بعد ہر دو صاحب حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب کی خدمت میں پہنچے اور بیعت حاصل کی چھ ماہ آپ کی خدمت مبارک میں رہے - اور تعلیم علم تصوف حاصل کرتے رہے - اتفاق سے بڑے صاحبزادہ صاحب کو ایسے فنا فی الشیخ کی منزل میں گذر ہوا کہ مجذوب کا حکم انپر صادق آیا - چنانچہ جماعت سے نماز کو ترک کرنے کے سبب سے گفتگو باہمی لوگوں میں شروع ہو گئی - اس تحیر میں حضرت خواجہ نور محمدؒ صاحب المشہور بہ حضرت باباجیو صاحب کو صبر نہ آیا - حضرت صاحبزادہ صاحب کیخدمت میں جا کر عرض کی کہ حضرت آپ جماعت سے نماز پر حاضر نہیں ہوتے - کیا وجہ؟ فرمایا کہ واقعی میری غلطی ہے لیکن معذور ہوں - کیونکہ جو پیش امام نماز ہوتا ہے اس کا اعمال نامہ میرے سامنے ہوتا ہے اور اُسکے حالات جب میں دیکھتا ہوں میری طبیعت نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتی - حضرت باباجیو صاحبؒ یہ سنکر دم بخود ہو گئے

چنانچہ اُسی روز روپوش ہو کر چلے گئے۔ اور حضرت والد بزرگوار خواجہ محمد عیسےٰ کے مزار مبارک پہنچے
اپنی زندگی میں ہر سال حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب کیخدمت میں آیا کرتے تھے۔ بعد از وفات
حضرت محمد فیض اللہ صاحب کے ہر دو صاحبزادہ صاحبان کئی سال بمقام تیزی تشریف فرما ہوتے رہے۔
نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب کلاں بمقام تیزئی تشریف فرما ہوئے۔ اور
جناب خواجہ نور محمد صاحب المشہور بہ باباجیو صاحبؒ نے فرمایا کہ میرے فرزند دین محمد صاحب کے
گھر میں کوئی فرزند نہیں۔ بہ لِلّٰہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اُنکو فرزند عطا فرماوے۔ تھوڑے دن گذرے
ہونگے کہ اچانک حضرت صاحب زادہ صاحب نے حضرت باباجیو صاحب کو بُلا کر فرمایا کہ تمہارے گھر میں
مجھکو لڑکا نہایت صاحب نصیب اور صالح پیدا ہونیکا آوازہ آیا۔ اور نام سے بھی اطلاع دیگئی ہے۔
اُس کا نام دیدار شاہ ہوگا۔ باباجیو صاحب نے فرمایا کہ مجھکو تو کوئی اس بات کا علم نہیں صاحبزادہ
صاحب نے فرمایا کہ میں نے آپ سے اسکی بشارت کا شکرانہ لینا ہے۔ قریب صبح کا وقت تھا کہ اللہ تعالیٰ
نے حضرت کی پیشین گوئی کی بشارت پوری کردی۔ صاحبزادہ دیدار شاہ صاحب پیدا ہوئے صبح کیوقت
باباجیو صاحب نے اُس بچہ کو گود میں لیکر آپ کیخدمت میں حاضر کیا جناب صاحبزادہ صاحب نے
اپنے لب مبارک کا ایک قطرہ بچہ کے منہ میں دیا۔ اور نام مبارک دیدار شاہ رکھا۔ حضرت
باباجیو صاحب نے مبلغ پانچروپے مضرب کابلی اور ایک جوڑہ لباس نذر فرمایا +
نقل ہے کہ حضرت سید شاہ جمال اللہ صاحب حضرت خواجہ سید محمد عیسےٰ صاحب کی وفات کے بعد آپکی
قبر پر بہت یاروں نے دیکھے۔ اور توجہ شریف مزار مبارک کو کرتے ہوئے مشاہدہ ہوئے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب
نقل ہے کہ جب حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو جناب سید شاہ جمال اللہ صاحب نے اجازت
فرمائی اور فرمایا کہ ملک افغانستان میں چلو۔ اُسوقت آپ کو وصیت فرمائی +

رباعیات

مایۂ دین را بدنیا دادن از بے ہمتی است	زانکہ دنیا جملگی رنج است و دیں آسائش است
نعمتِ فانی ستانی دولتِ باقی دہی	اندریں سودا خرد داند کہ غبن فاحش است
بکوش تا دل صاحب نظر بدست آری	کہ نیست در دو جہاں دولتے ازیں بہتر
مکن عمارتِ دنیا بکن عمارتِ دل	کہ عرشِ اعظم است ایں دل بقول پیغمبر

Marfat.com

نقل ہے کہ حضرت سید شاہ جمال اللہ صاحبؒ کے حالات سے کسی آدمی کو خبر نہ تھی آپ کے چند سال دہلی میں بسر کرنیکے بعد جس وقت ارادہ رامپور شریف کا ہُوا۔ تو آپ نے اثنائے راہ میں شکار کی خواہش کی۔ ایک جنگل کیطرف متوجہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ ایک جماعت کثیر اپنے دوستوں کی تھی۔ جس وقت میدان شکار میں آئے۔ تو حضور نے اپنے مخلص صادق شاہ درگاہی صاحب کو فرمایا کہ تم اس جگہ کھڑے رہو ہم بواپسی آپ کے ساتھ آبادی کو جاوینگے۔ شکار کرتے کرتے دیر ہوئی۔ اور راہ منزل سے دور ہوگئی۔ وقتِ آرام شب قریب آگیا۔ آپ دوسرے راہ سے کسی گاؤں میں جاکر شب بسر کر کے رامپور کو تشریف لے گئے۔ اور شاہ درگاہی صاحب کو اس گمان سے تلاش نہیں کیا کہ وہ خود بخود رامپور تشریف لاوینگے۔ آپ کا اُس جگہ قریب ایک سال قیام رہا۔ بواپسی آپ کا اتفاق اُسی راہ پر ہوا کہ جس جگہ شاہ صاحب شاہ درگاہی صاحب کو کھڑا رہنے کی اجازت فرمائی تھی۔ جس وقت اُسجگہ حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ صاحب پہنچے تو دیکھا کہ شاہ درگاہی صاحب نہایت غمگین اور گرد آلودہ پوشاک سے کھڑے ہیں۔ حضور نے اُن سے ملاقات کی۔ اور دریافت فرمایا کہ اتنی مدّت تم کہاں ٹھیرے رہے۔ عرض کیا کہ مجھکو جس جگہ حضور نے حکم دیا اُس جگہ سے کہیں نہیں گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ درگاہی جو تیرے ہاتھ سے ہاتھ ملائیگا۔ اُس کو بھی خدا کی معرفت حاصل ہو جاویگی۔ پیر کے حکم کی تعمیل اسکو کہتے ہیں۔ حضرت شاہ درگاہی صاحب نے آپ کے کشف و کرامت سے آگاہی دی +

قدرے گل و مُل بادہ پرستاں دانند | نہ خود منشاں و تنگدستاں دانند
از نقش تواں بسوئے بے نقش شدن | کیں نقش غریب نقشبنداں دانند

حالات حضرت خان محمد صاحبؒ والد حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحبؒ

حضرت محمد فیض اللہ صاحبؒ کے والد کا نام حضرت خان محمد تھا آپکو علوم درسیہ پر اعلےٰ درجہ کی مہارت اور ملکہ عظیم حاصل تھا۔ آپکا قیام موضع شادی خیل جو کہ قرب جوار شہر کوہاٹ واقع ہے۔ درس علوم کیا کرتے تھے۔ اور اُس ضلع میں آپکا فتویٰ مسائل شرعی میں مقبول عام تھا۔ آپکے علم و فضل کا شہرہ آفاق ایک عالم گواہ تھا۔ اپنے فرزند حضرت محمد فیض اللہ صاحب کو اکیس سال کی عمر میں تکمیل علوم سے فارغ کرادیا تھا۔ اور

آپ کی طرز تحریر بھی یادگار زمانہ تھی ؂

نقل ہے کہ قوم اکوڑخیل جو کہ قرب وجوار ضلع کوہاٹ میں بہت زمانہ سے بودوباش رکھتی تھی اسوقت انکو ایک نئی آبادی ایک درہ میں بناکر نیکا اتفاق ہوا چونکہ اسجگہ پتھر نہایت سخت اور مدور گول گول ہیں دیوار جو دن میں بنائی جاتی تھی صبح سب کی سب گرجایا کرتی تھی۔ سب لوگوں میں یہ بات پاس ہوئی کہ حضرت صاحب قاضی خان محمد صاحب اگر اس جگہ تشریف لاویں اور اُنکے ہاتھ مبارک سے یہ بنا شروع ہوجاوے۔ تو اللہ تعالےٰ اس آبادی کو جلدی آباد کریگا۔ چنانچہ بہت سے آدمی آپ کی خدمت میں پہنچے اور حضرت صاحب کو بڑی التجا سے ہمراہ لیکر اُسجگہ پہنچے۔ صبح کیوقت حضرت صاحب نے بالاتفاق قوم وحاضرین وقت ایک خاص پر اثر دعاء بارگاہ الٰہی سے طلب کی اور تسمیہ پڑھکر اپنے ہاتھ مبارک سے ایک پتھر نصب کیا اور فرمایا کہ اس آبادی کا نام ٹیری ہے۔ چنانچہ اب وہ موضع ایک اعلیٰ درجہ کا مشہور شہر ہے اور اسجگہ اب تحصیل نواب صاحب ٹیری مشہور ہے آپکے کشف وکرامت کا ایک شمہ یہ ہے کہ آپ کا مزار مبارک متصل موضع الاچی ہے۔ اہل خٹک وقوم افغان کو اب بھی تنازعہ باہمی ہوجاتا ہے تو سب ملکر کے خانقاہ مبارک پر حاضر ہوتے ہیں اور فیصلہ کرایا جاتا ہے۔ گویا وہ ایک اچھی جگہ تسلیم کی گئی ہے ؎

چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد ... اگر گیتی ہمہ سر باد گیرد

حالات حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

در ازل تقدیر یوسف با زلیخا رفتہ بود ... ورنہ شاہے را گدائے کے ببازار آورد

حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ جسوقت قیام پذیر موضع تیری ہوئے۔ آپ کی پہلی بیوی صاحبہ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں یہ نذر کی کہ اگر حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب کو اللہ جل شانہ فرزند عطا کرے تو میں ہر روز ایک سو رکعت نماز نفل نذر اللہ تا زندگی ادا کرونگی۔ اور چھوٹی بیوی صاحبہ نے یہ وعدہ فرمایا کہ اگر مجھ کو اللہ تعالیٰ فرزند نرینہ عطا کرے تو میں اُس فرزند کو بڑی بیوی صاحبہ جی کو بخش دونگی۔ میرا اُس کیساتھ کوئی واسطہ وغرض نہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے اُسی سال میں چھوٹی بیوی صاحبہ کو فرزند عطا فرمایا۔ بمجرد پیدا ہونیکے بڑی بیوی صاحبہ جی نے لڑکے کو اٹھاکر دودھ پلانا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مائی صاحبہ کو ایسا دودھ اترنے لگا کہ گویا انہی سے فرزند تولد ہوا ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپکا نام مبارک نور محمد رکھا۔ اور فرمایا کہ یہ لڑکا دلیعہد حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانی ہوگا اور خاندان نقشبندیہ کو اسکے وجود سے ایسا فروغ ہوگا کہ کل دنیا میں اس کے نور سے خلق اللہ فیض یاب ہوگی۔ حضرت خواجہ نور محمد صاحب اپنے والدہ کلان کی دودھ سے دو سال سے زیادہ کوئی دن دودھ پیتے رہے۔ اور اپنی چھوٹی والدہ حقیقی سے مطلق ایک مرتبہ بھی دودھ نہیں پیا۔ بلکہ لب تک آپکے سینہ مبارک پر نہیں پہنچایا۔ اتنے میں اللہ تعالی کے فضل سے دوسرا فرزند حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب کی چھوٹی بیوی سے پیدا ہوا اُنکا نام نامی حضرت خواجہ گل محمد حسن رضا رکھا حضرت محمد فیض اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ فرزند نہایت صاحب نصیب اور صاحب کشف کرامت ہوگا۔ گویا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اسکا ثانی نہوگا اور علم ظاہری میں بھی شہرۂ آفاق ہوگا چنانچہ ویسے ہی ظہور میں آیا۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحبؒ کے پانچ فرزند ہوئے ہیں جو کہ ہر ایک صاحب اپنے اپنے مرتبہ میں لاثانی تھے۔ ان کے اسمائے مبارک یہ ہیں :- حضرت خواجہ نور محمد صاحب ابتدا سے تصوف میں شغل رکھتے رہے۔ اور کسی آدمی کو آپ کے علم ظاہری پر واقفیت نہ تھی۔ جب کسی شخص کو کسی مسئلہ کی ضرورت پڑجاتی۔ تو آپ روایت ونقل کتاب مستند سے ایسی سند دیتے تھے۔ کہ اُس کی تسلی ہوجاتی تھی۔ دوبارہ اُس کو دریافت کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ اور حضرت خواجہ گل محمد صاحب صاحب نسبت اور صاحب مجاز سجادہ نشین رہے۔ اور علم ظاہری میں آپ کو وہ فضیلت تھی۔ کہ افغانستان میں آپ کی شاگردی سے کوئی خالی نہ ہوگا۔ اور صاحب تالیف تھے اور بہت سی کتابیں آپ کے علم عربی وفارسی وافغانی منظوم ہیں۔ علم عربی میں آپ کے اشعاروں کو تبرکاً اہل علم حرز جاں رکھتے رہے۔ خوشنویسی میں ضرب المثال رہے حضرت جان محمد صاحب اپنے وقت میں صاحب نسبت کے علاوہ قاضی اور فیصلہ کن قوم افغانان تھے۔ حضرت صالح محمد علم حکمت اور علے الخصوص پانی چاہ وچشمہ کے دریافت کرنے میں ایسی استعداد رکھتے تھے۔ کہ دور دراز سے لوگ آپ کو لے جاتے تھے جہاں پانی نہیں ملتا تھا آپ اُن کو پانی نکلنے کی جگہ بتلاتے۔ حضرت خواجہ نور محمد صاحب دائم العمر چلہ کشی وخلوت گوشہ نشینی میں رہے ؛

جملہ اسمائے مبارک یہ ہیں۔ حضرت خواجہ نور محمد صاحبؒ۔ حضرت گل محمد صاحبؒ۔ حضرت جان محمد صاحبؒ۔ حضرت صالح محمد صاحبؒ۔ حضرت محمد نور صاحبؒ علیہم اجمعین ؛

Marfat.com

محمد فیض اللہ صاحب علیہ الرحمۃ
محمد نور
صالح محمد
جان محمد
گل محمد
نور محمد
محمد عالم
فضل محمد
خواجہ احمد
احمد نور
احمد شیر
محمد شبیر
غلام رسول
محمد رسول
عبد الوہاب
خان محمد
محمد مسکین
حمید گل
حضرت شاہ
محمد قاسم
عبد الاحد
احمد سعید
عبد العزیز
مومن
حبیب گل
شاہ محمد
دین محمد
فقیر محمد
غلام شاہ
امام شاہ
حضرت شاہ
سید شاہ
دیدار شاہ
احمد نبی
گل نبی
عجب گل
محمد سعید
محمود شاہ
محمد بخش
اکبر شاہ
فضل الرحمن
عبد الرحمن
خان
میر بادشاہ
گل بادشاہ
محمد شفیع
محبوب شاہ
نور بادشاہ
نور شاہ
نادر شاہ
احمد شاہ
رسول شاہ
طاہر شاہ
محمد عمر
رحیم شاہ
لطف شاہ
محمد صدیق
معصوم شاہ
محمود حسن
منظور حسین
عبد الرب
تاریخ تحریر شجرہ نسب ہذا سنہ ۱۹۱۰ء مطابق سنہ ۱۳۲۸ھ ہے
۱۲- اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۳۰- ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ھ

Marfat.com

اسمائے خلفائے حضرت جناب باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ ماسوائے اولادِ حقیقی

محمد شریف (فتح جنگی) — حبیب اکبر شاہ (ازولی) — سید حسین شاہ (الومہار) — خلیفہ خان عالم (باولی) — سید مرتضیٰ شاہ (رترّہ) — خلیفہ نامدار شاہ (نیستال) — عجب نور (خٹک) — اللہ نور (خٹک)

سید حبیب شاہ بسائیں (پلو نچھ) — حافظ عبداللطیف (پشاوری) — صاحبزادہ محمد بخش (باولی) — حافظ خواجہ الدین (ماجود الہ) — ملا محمد نصیر (ملک مالہ)

میاں احمد (کراچی) — میاں محمود (لانی والہ) — حاجی سرخرو (رجوبہ) — ملا بہادر (گڑھی) — قاضی میاں محمد (نبیڑی گھیپ) — خدا بخش (بے مالہ) — ملا حسن علی (جھمو) — ملا بشیر (ایضاً) — ملا مرید (بھنو)

عبید اللہ کوٹ جھبی — جان محمد کنٹ — حاجی رضا ایاسی — میاں محمو نیوڑی والہ — محمد عظیم سوداں والہ

نقل ہے کہ جب حضرت محمد فیض اللہ ولی اللہ بمقام تیزی قیام پذیر ہوئے تو مسجد کے قریب ایک بلند تخت چبوترہ کے مانند موجود تھا۔ اُس میں دو درخت زیتون جس کی موٹائی پر آٹھ گز کی رسّی بمشکل پوری آتی ہے۔ بفاصلہ ۵ گز کے ایک دوسرے میں فرق ہے اور بلندی اُسکی بھی اچھی خاصی بلندی ہے۔ کئی زمانہ سے خشک ہوئے کھڑے تھے۔ آپ اُس جگہ درخت زیتون کے تکیہ پر کتاب لکھا کرتے تھے۔ اور آپ جسوقت پانی پیا کرتے تھے تو بقیہ پانی اُن دونوں درخت خشک شدہ کے دامن میں ڈالدیا کرتے تھے۔ ایک ماہ کے اندر آپ کی دعا کی برکت سے دونوں درخت زیتون سبز ہوگئے تھے۔ چنانچہ ابتک وہ دونوں درخت سبز موجود ہیں۔ سب گردنواح کے لوگ اس کرامت سے واقف ہیں۔

نقل ہے کہ آپکے وجود مبارک میں آخیر عمر کے وقت میں بیماری ریح کی پیدا ہوئی تھی اور آپ کو سخت تکلیف تھی۔ آپ پالکی میں سوار ہوکر جہاں کہیں ضرورت ہوتی تھی تو جایا کرتے تھے اور آپ کی زبان میں یہ برکت خاص تھی کہ آپ جو کچھ زبان مبارک سے فرمادیا کرتے تھے بالکل صحیح ثابت ہوتا تھا اور جو صاحب حاجت آپ کیخدمت میں حاضر ہوکر مستدعی دعا ہوتا تھا۔ اُس کی حاجت خدا کے فضل وکرم سے فوراً پوری ہوجاتی تھی۔ اور یہ خاصۂ خاصانِ حق ہمیشہ سے ہوا کرتا ہے ؎

عاشق کہ شد یار بحالش نظر نہ کرد ایخواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

نقل ہے کہ ایک دن حضرت محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید محمد عیسےٰ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں عرض کی کہ مجھ کو ایک دوست کی محبت نے نہایت ستا رکھا ہے اور وہ دوست میرا ایام طالب علمی میں بہت سال میرے ساتھ ہم سبق رہا۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس سے پھری ملاقات ہوجاوے ؎

ارباب حاجتیم زبان را سوال نیست در حضرتِ کریم تقاضا چہ حاجت است

سید محمد عیسٰی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو میں آپ کی حاجت روائی کے لئے دل وجان سے حاضر ہوں۔ عرض کیا کہ حضرت میرا رفیق حضرت جی صاحب ہے جو کہ شہر پشاور کے قرب وجوار میں رہا کرتا ہے۔ اُس کے دیکھنے کو دل ترستا ہے۔ اور اُن کے وجود مبارک سے جو فائدہ مجھ کو حاصل ہوا ہے اُسکو میں بیان نہیں کرسکتا۔ اوّل تو یہ ہے کہ بعد فراغت کتب درسیہ مجھ کو سات سال آپکے ساتھ درس کتب کا شغل رہا۔ اور انکی ذات بابرکات سے مجھ کو اور بھی بہت فائدے دینی اور دنیاوی حاصل ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ محمد عیسٰے رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دیوانہ چل میرے ساتھ اِس وادی کے اندر سیر کریں۔ آپ فوراً تیار ہوکر ہمراہ ہوئے۔ جب آبادی موضع چوڑہ مبارک سے تشریف باہر لیگئے تو فرمایا کہ اس جگہ بیٹھ کر مراقبہ کیطرف متوجہ ہوکر باخدا ہو جاؤ۔ دونوں صاحب ایک دو ساعت بخدا ہو کر مراقبہ میں رہے کیا دیکھتے ہیں کہ دو آدمی دور سے چلے آرہے ہیں آتے ہی السلام علیکم کہا حضرت سید صاحب نے وعلیکم السلام کہکر بڑے ادب کے ساتھ اُن سے مصافحہ فرمایا۔ اِن دونوں میں سے ایک حضرت جی صاحب تھے۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوش ہوئے ؎

چہ خوش باشد کہ بعد از انتظارے   بامیدے رسد امیدوارے

حضرت خواجہ محمد عیسٰے رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے دیوانہ تو نہیں جانتا یہ دوسرا کون ہے۔ عرض کی کہ حضرت میں نہیں جانتا۔ فرمایا کہ یہ دوسرا خضر علیہ السّلام ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر کچھ مانگنا ہے۔ تو خضر علیہ السّلام سے مانگ لے۔ عرض کیا کہ حضرت میرے خضر آپ ہیں۔ میں نے جو کچھ لینا ہے آپ سے لینا ہے۔ اگر خضر علیہ السلام مجھ کو ملا ہے تو آپ کی برکت سے ملا ہے۔ ورنہ میری کیا طاقت آپ خوش ہوکر کہنے لگے ؎ منت خدا را کہ تمنائے سالہا۔ در دِل کہ داشتیم باو کامران شدیم

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحبؒ گنڈہ پور شریف سے روانہ ملک افغانستان ہوئے جسوقت آپ شہر کوہاٹ میں پہنچے آپ کا ارادہ چلہ چہل ایامی کا حضرت حاجی عبداللہ نقشبندی کے حجرہ مبارک میں ہوا۔ تین چار روز تک آپ ماندگی سفر کے لحاظ سے روضہ مبارک میں بیٹھے رہے۔

حاشیہ حضرت جی صاحب کا مزار مبارک کنارہ دریای اٹک متصل شہر اٹک ہے۔ اسوقت ہزار ہا آدمی روزمرہ آپکے مزار مبارک پر جایا کرتے ہیں۔ اور فیض یاب ہوکر آتے ہیں۔ خصوصاً جمعرات کے روز تو سڑک میں راستہ نہیں ملتا۔ آپ کی اولاد نرینہ یا دعالم نہیں رہی +

Marfat.com

اُس حجرہ مبارک میں سید شہزادہ صاحب نبوی قیام پذیر تھا۔ رات کیوقت اتفاق بیان سرگذشت درمیان آیا تو سب سے زیادہ اور مقدم دریافت اسمائے مبارک بزرگان کا ذکر آیا شہزادہ صاحب نے فرمایا

مینت در شہر نگارے کہ دل ما ببرد　　بختم ار یار شود رختم ازینجا ببرد

حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اولیاء بہت ہیں۔ کوئی متلاشی صادق نہیں نظر آتا شہزادہ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت متلاشی عاشق صادق میں ہوں۔ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ایسا نہیں بلکہ عاشق نہیں معشوق بہت۔ الغرض تین مرتبہ اسی بات پر تکرار ہوا۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کسی بزرگ کے متلاشی ہو تو اسوقت موضع طور وعلاقہ کے میں ایک سید صاحب نہایت صاحب کمال ہے۔ ایک نظر سے اہل خدا بنا دیتا ہے۔ شہزادہ صاحب نے عرض کی کہ میں اسی وقت جانیکو تیار ہوں۔ راستہ کا پتہ مجھ کو بتلاؤ۔ شہزادہ صاحب نے اپنی گودڑی اُٹھا کر کاندھے پر رکھی اور کہا السلام علیکم میں جاتا ہوں۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اُس سے بڑھ کر ایک اور سید بزرگ ملتان میں موضع چوڑہ شریف میں جس کی ولایت سے دنیا کو فیض ہے۔ عرض کیا کہ فرمائیے میں اودھر کو چلتا ہوں۔ راستہ کا پتہ نشان بتاؤ۔ خواجہ صاحب نے معلوم کیا کہ واقعی یہ صادق لا اعتقاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا ذرا تامل کر اور میرے پاس آؤ۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب نے پہلے شہزادہ صاحب کی بیعت حجرہ مبارک میں کی۔ شہزادہ صاحب کو بمجرد بیعت کا یہ عالم ہوا کہ آپ کو کسی بات میں دوسرے سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اور بعد چند مدت کے آپ کی خلافت میں مشرف ہو کر خلیفہ اعظم ہوئے اب اُنکی اولاد موجود ہے اور حضرت بابا جیو صاحب کی قبر مبارک پر آیا کرتے ہیں۔

اسمائے مبارک خلفائے حضرت محمد فیض اللہ رح } شہزادہ صاحب۔ اخون شیر محمد صاحب و اخون زادہ محمد شاہ صاحب و مولوی محمد امین صاحب و سید شاہ زادہ صاحب۔ اور اپنی پانچوں فرزند حضرت کے

تاریخ وفات بستم ماہ ذوالحج ۱۲۳۵ ہجری مزار مبارک خاص موضع تیزی من مضافات تیراہ شریف

حالات مع کرامات از ابتدا تا آخر فرزند کلان حضرت محمد فیض اللہ موسوم بنام نامی و اسم گرامی حضرت خواجہ نور محمد صاحب المشہور بحضرت بابا جیو صاحب

برادران طریقہ عالیہ نقشبندیہ وغیرہ سے التماس ہے کہ خاکسار آثم راجی عفو پروردگار خادم اہل اللہ المدعو بہ محمد عادل شاہ عفی اللہ عنہ بن حضرت خواجہ دین محمد المشہور بہ ملا صاحب سجادہ نشین حضرت خواجہ نور محمد سے

بحالت کم سنی کے حضور حضرت جد امجد کی تربیت سے محظوظ رہ کر تعلیم ظاہری علوم کی بھی بقدر عمر حاصل کئے
تھے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت جناب جد امجد نے پہلے مجھ کو اپنے اُستاذی و مولائی حضرت محمد امین صاحب
کی خدمت میں لیگئے۔ میرے جد امجد کی ہمشیرہ بھی حضرت استاذ صاحب کے گھر میں نور افزا تھی اور
آپ کے سپرد کام تدریس علوم کتب درسیہ تھا۔ حضرت باباجیو صاحب نے اُستاذ صاحب کو کہا کہ میرا
لڑکا نہایت کم سن ہے۔ اِسکو قاعدہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر شروع کرادو۔ اور دعا فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ
اس لڑکے کو علم نافع نصیب کرے۔ جمیع حاضرین نے دعا فرمائی اور آپ کے روبرو مجھ کو سبق قاعدہ
شروع کرادیا گیا۔ چنانچہ بقدر تین رکوع پارہ اوّل قرآن شریف سے حضرت استاذ صاحب موصوف
نے ہم کو پڑھائے۔ اِسی اثناء میں اتفاق نقل مکان تیزی شریف سے بمکان موضع ڈھوڈہ ہوا باقی قرآن شریف
اور کتاب کریما سعدی و نام حق و محمود نامہ کا ایک ورق حضور سے پڑھنے کا اتفاق ہوا جو کہ اچانک تیاری
عالم بقا ہونے لگے اور مفارقت کے ایام قریب پہنچ گئے۔ عین حضور کی بیماری کی حالت میں حسب ایماءِ
والدم مجھ کو اور میرے بڑے بھائی صاحب دیدار شاہ صاحب مرحوم کو اپنے ہاتھ مبارک سے بیعت
سلسلۂ نقشبندیہ عالیہ میں داخل فرمایا۔ اور اجازت بھی عطا فرمائی اور نیز فرمایا کہ تمہاری عمر کا خلاف
اب پہلے تم علم پڑھو۔ پھر طریقت کیطرف شغل رکھو۔ تمہارا والد تم کو تکمیل کرا دیگا۔ چنانچہ ایک ہفتہ تک
حضور کا وصال ہوگیا۔ سنہ وفات ۱۳ ماہ شعبان وقت عصر روز پنجشنبہ سنہ ۱۲۸۷ء مزار مبارک دربار شریف
داخلی موضع چوڑہ شریف ضلع اٹک واقع ہے +

مفصل حالات حضرت خواجہ نور محمد صاحبؒ المشہور بہ حضرت باباجیو صاحبؒ

مؤلف کتاب ہذا کو بہ نقل صحیح اور بگوش ہوش حضور کی زبان مبارک سے یاد ہے کہ ایک مرتبہ باتوں
میں اتفاق دریافت سن عمر شریف کا ذکر آیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ میری پیدائش ۱۱۷۹ھ سنہ میں ہے۔
آپ مادرزاد ولی تھے۔ جبوقت حضور سجادہ نشین ہوئے تو پہلے سب سے آپ کی خدمت مبارک میں فقیر اللہ نور
و عجب نور جو کہ قوم افغانوں میں سے تھے۔ بیعت طریقہ شریف نقشبندیہ میں ہوئے۔ اور تھوڑے
روز میں منتہی ہو کر مجاز طریقہ ہوگئے۔ ایسی شہرت ہوئی کہ دونوں بھائیوں کو بیعت کرنے کی فرصت
محال ہوگئی۔ تمام افغانستان میں عجیب قسم کی روشنی اسلام شروع ہوئی۔ ایک روز ایک درویش نے
جو کہ خاندان چشتیہ میں منسلک تھا۔ عجب نور کے سامنے آیا۔ اور ذکر اس بات کا شروع ہوا کہ اولیائے ہندوستان

Marfat.com

زبردست ہیں یا افغانستان اللہ نور نے مسجد میں بعد نماز عشا ایک پتھر کو لاکر چشتی صاحب سے کہا کہ آپ اسکو توجہ کریں۔ اور فقیر بھی توجہ کریگا۔ چشتی صاحب نے بہت ضرب اسمائے الٰہی لگائے۔ لاکن کوئی اثر توجہ کا معلوم نہ ہوا۔ اُسوقت خلیفہ اللہ نور نے بسم اللہ شریف و کلمہ تمجید پڑھکر متوجہ ہوئے اور اسم ذات سے ضرب دینے لگے بفضل الٰہی پتھر اُس جگہ سے حرکت میں آیا۔ فوراً اُس پتھر کو سردار دہ نے اُٹھا کر تبرکاً اپنے گھر لیگیا۔ اور باقی کل گاؤں کے آدمی داخل طریقہ ہو گئے ؎

جد و جہد کسے کے پیشہ است — کارش از جملہ کار بیشتر است

اِس اثناء میں خلیفہ نامدار شاہ صاحب ہنتیال والے موضع کاشہ جو بفاصلہ دہ میل مقام وڑاڈر سے واقع ہے۔ ایک مولوی صاحب سے کتاب شرح الیاس پڑھا کرتے تھے۔ رات کیوقت عالم خواب میں حضرت جناب باباجیو صاحب کو دیکھا اور ارشاد ہوا کہ تم فوراً میرے پاس موضع تیزی میں چلے آؤ۔ اور بیعت حاصل کرو۔ جسوقت آپ بیدار ہوئے اور دم بخود ہو کر طبیعت میں کمال اضطراری ظاہر ہوئی استاد صاحب نے پوچھا کہ نامدار شاہ تمہارے چہرہ پر پریشانی کا کیا باعث۔ آپنے اپنے خواب کے حالات بیان کئے۔ اسی وقت اُستاد صاحب نے ایک رفیق ہمراہ حرز جان بدرقہ ساتھ دیکر روانہ تیزی شریف فرمایا۔ جسوقت تیزی شریف میں پہنچے تو مسجد میں حضرت خواجہ گل محمد صاحب حضور کے چھوٹے بھائی سے ملاقات ہوئی۔ دریافت حال فرمایا۔ شاہ نامدار صاحب نے اپنے خواب کی حالت عرض کی آپنے فرمایا کہ اگر بیعت کرنا چاہتا ہے تو میں بیعت کر دونگا۔ شاہ نامدار شاہ صاحب نے عرض کی کہ حضرت جس صورت نے مجھ کو خواب میں دکھائی دی ہے۔ میری بیعت اس سے ہو گی۔ اتنے میں حضرت خواجہ نور محمد صاحب گھر سے تشریف لائے۔ آپ نے وہی صورت جو کہ خواب میں دیکھے ہوئے تھے۔ دیکھے اُس جگہ فوراً آپنے بیعت حاصل کرلی۔

نقل ہے کہ شاہ نامدار صاحب نے حضرت باباجیو صاحب علیہ الرحمت کی خدمت میں ایک عدد سرمدانی اور ایک پیسہ نانک شاہی نذر کیا۔ اور نہایت عاجزی سے عرض کرنے لگے کہ یہ پیسہ نانک شاہی مجھ کو ایک مرتبہ نماز جنازہ ادا کرنیکے بعد حیلہ اسقاط میں عطا ہوا ہے۔ حضرت باباجیو صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت دولت آپکو نصیب کریگا۔

نقل ہے کہ حضرت خواجہ نامدار شاہ صاحب چھ سال حضرت باباجیو صاحب کی خدمت مبارک میں واسطے فراہمی لکڑیوں اور گھاس مال مویشی کی خدمت گذاری کرنے پر خادم رہے۔ اس عرصہ میں آپ کو سر مبارک دہونے کی فرصت نہیں ملی ایک مرتبہ حضرت خواجہ گل محمد صاحب نے بڑے زور سے آپکا سر مبارک دہو لایا۔ سر کے بال

Marfat.com

ایسے باہم جمع ہوئے تھے۔ کہ اس میں کنگھی نہیں چل سکتی تھی۔ تمام روز خواجہ صاحب ایک ایک بال کو علیحدہ علیحدہ کر کے بمشکل تمام شام تک بالوں میں شانہ کیا۔ حضرت باباجیو صاحب نے یہ حال دیکھ کر دوسرے روز اجازت خلافت فرمائی۔ اتفاق سے اچانک باباجیو صاحب کا فرزند کلاں اسمی احمد گل جو کہ بفاصلہ تیس کوس تعلیم علم کیلئے قیام پذیر تھے خبر بیماری پہنچی۔ حضرت باباجیو صاحب نہایت پریشان خاطر ہوئے فرمایا کہ عجب نور اگر تمہارا جانا ہو سکتا ہے تو جاؤ میرے فرزند کو اس جگہ لے آؤ۔ عجب نور نے جواب میں عرض کیا کہ حضرت میں جا نہیں سکتا ایک کام ضروری ہے۔ پھر اللہ نور کو کہا کہ کیا تم جا سکتے ہو۔ عرض کیا کہ حضرت نہیں۔ مجھ کو بھی گھر میں ایک کام ہے۔ اتنے میں شاہ نامدار صاحب دست بستہ کھڑے ہو کر عرض گذار ہوئے اور کہا کہ حضرت غلام حاضر ہے تعمیل حکم کے لئے دل وجان سے تیار ہوں۔ باباجیو صاحب نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے فیض سے جہان کو منور کریگا۔ اسوقت شاہ نامدار صاحب روانہ ہوئے۔ اور پانچویں روز حضرت صاحبزادہ صاحب احمد گل کو حضرت کیپاس لائے۔ رات کو جناب باباجیو صاحب کو استخارہ کے ذریعے سے حکم ہوا کہ نامدار شاہ صاحب خلیفہ بنا کر روانہ پنجاب کرو۔ چنانچہ صبح کیوقت حضرت باباجیو صاحب نے شجرہ شریف نقشبندیہ بمعہ اجازت خلافت دیگر روانہ فرمایا۔ پنجاب میں پہنچتے ہی ہجوم ہجوم خلق آپ سے فیض یاب ہونے لگی۔ جس کے شمار سے قلم قاصر ہے۔ آخر کتاب میں بطور اختصار آپکے حالات درج ہونگے۔

ے فدائے نیک بختاں ہر کہ شد از نیک بختاں شد ہما منشور دولت میکند ہر استخوانے را

تقسیم اوقات حضرت جناب باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ صبح کی نماز کے بعد تا ادائے نفل اشراق کلام کسی قسم کی نہیں کرتے تھے۔ اور تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ اوّل سب سے بعد از نماز صبح ایک مرتبہ فاتحۃ الکتاب اور الٓمٓ الی المفلحون و آیت الکرسی شریف اور آیت ثم انزل علیکم تا صدور پڑھکر سورۃ یٰسٓ شریف۔ قل یا ایہا الکافرون۔ قل ہو اللہ احد۔ اور سورہ ہائے معوذتین پڑھکر ایک تسبیح درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ بعد ازاں نماز نفل اشراق چار رکعت پڑھتے تھے۔ متصل نفل کے دعا سے جو یار بیعت کیواسطے ارادہ کرتے تھے اُنکو بیعت فرما کر توجہ کرتے تھے بعد ازاں کھانا تقسیم ہوتا تھا۔ اور خود بھی فقراؤں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ قدرے آرام کر کے زوال کے بعد وضو کر کے نفی اثبات کی تسبیح پڑھتے تھے۔ اور چار رکعت نماز سنت زوال ہمیشہ

ظہر اور عصر سے پہلے آپ ضروری لازمی پڑھا کرتے تھے۔ بعد نماز ظہر آپ توجہ فرماتے تھے۔ اور
یاروں کو تعویذ وغیرہ دیا کرتے تھے۔ اور جو یار آپ سے رخصت ہونا چاہتے اُنہیں اجازت ملتی تھی
اور نماز ظہر کے بعد ضرور ایک مرتبہ سورہ نوح پڑھا کرتے تھے۔ یہ آپکی عادت میں ضروری امر تھا۔
بعد میں عصر کے داخل ہوتے ہی آپ چار رکعت نماز سنت ادا کرتے تھے۔ بعد ازاں عصر کی
نماز پڑھ کر آپ کی دائیں ایڑی کے نیچے طرف جو کہ جوانی کے وقت سے زخم آیا تھا پوست انار
پیسا ہوا ڈالکر باندھا کرتے تھے۔ بعدہٗ آپ سب یاروں سے ملکر مراقبہ کیا کرتے تھے۔ شام کی نماز
کے بعد آپ یاروں سے ملکر کھانا کھاتے تھے۔ اگر اتفاق سے ایسا واقعہ ہوجاوے تو آپ کی
قرأت نماز شام اکثر سورۃ الھکم التکاثر پہلی رکعت میں اور سورۃ والعصر دوسری رکعت
میں ہوتی تھی۔ اور بعد میں چھ رکعت نماز نفل اوابین پڑھتے۔ اور سب یاروں کو نہایت تاکید
فرماتے تھے بعد میں سورہ واقعہ شریف تلاوت کرتے تھے۔ اور بعد نماز عشا وتر سے پہلے آپ یہ دُعا
پڑھا کرتے تھے۔ سُبحانَ المَلِكِ القُدُّوس اور نیز ایک بار سورہ تبارک الذی اور ایکمرتبہ
اسماء حسنیٰ۔ اور ایک مرتبہ آخر سورہ بقر۔ ایک مرتبہ آیت ثم انزل علیکم تا صدور اور آخر سورت
بنی اسرائیل اور آخر سورۃ کہف۔ آخر سورۃ حشر اور آخیر کے دس سورۃ پڑھ کر استراحت فرماتے تھے
آخر رات تیسرا حصہ میں آپ بیدار ہوکر تہجد کی نماز بارہ رکعت ادا کرکے ایک تسبیح استغفار پڑھکر
تھوڑا سا مراقبہ کرکے سبحہ گردانی ذکر نفی اثبات فرماتے تھے۔ اور آپکی عادت مبارک تھی کہ آپ
درمیان سنّت و فرض نماز فجر دائیں پہلو پر ذرا لیٹ جایا کرتے تھے +

باعث مراجعت حضرت جناب باباجیو صاحب نقل مکانی از تیرئی شریف بموضع ڈاڈر و از انجا شریف آوری چوڑہ شریف

اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت باباجیو صاحبؒ تقریباً اسّی سال تیرئی شریف میں قیام پذیر رہے اور اُس ملک میں
حضور کے فیض سے عام مسلمانان فیضیاب ہوئے۔ سب لوگ حسب استعداد مستفید ہوتے رہے
علاقہ تیراہ میں ایک گاؤں چپڑی نام ہے اُس میں ایک ملاں برائے نام مسمی ولی خان جو کہ اخوند صاحب
سوات علیہ الرحمت سے طریقہ قادریہ میں داخل طریقہ ہونا بتلاتا تھا۔ حضرت باباجیو صاحب کا مخالف ہو گیا
اور جگہ جگہ یہ وعظ کرنے لگا کہ باباجیو صاحب کی خدمت میں کوئی نہ جایا کرے کیونکہ اُس کا طریقہ

اچھا نہیں۔ اور باباجیو صاحب کا طریقہ کسی جوگی سے ہے۔ اور کہ نیز وہ معاذ اللہ تلقین کے وقت
مریدوں کو یا ابلیس کا ذکر ہزار مرتبہ روزانہ بتلاتے ہیں۔ افغان جو کہ ناواقف تھے ایسے خرافات سنکر
اشتعال میں آئے اور حضور کے عقیدتمندوں کو جو کہ پنجاب اور ہندوستان سے زیارت کرنے کو جاتے
تھے راستہ میں لوٹ لیتے تھے۔ اور مال اسباب چھین لیجاتے تھے۔ حضرت جناب باباجیو صاحبؒ
نے ایک مرتبہ ملا ولی خان کو بلایا اور کہا کہ تم ہمارے پیچھے کیوں پڑ گئے۔ اگر شرعاً میرے عمل یا عقیدہ
میں خلل ہے تو ہم کو بتلاؤ۔ ورنہ ہر جگہ تمہارا یہ کہنا کہ باباجیو صاحب کا طریقہ اچھا نہیں۔ مناسب
نہیں ہے۔ خدا کی قدرت سے اُنپر اُلٹا اثر ہوا اور پہلے سے زیادہ کوشش ایذا رسانی کی کرنے لگے
چند سال تو حضور اِس تکلیف کی برداشت کرتے رہے مگر آخر میں آپ کو یاروں کی تکلیف گوارا
نہوئی۔ آپ دِل آزردہ ہو کر تیرئی شریف سے بمقام موضع ڈراڈرا تشریف لائے۔ چند سال اُس جگہ
قیام پذیر رہے۔ ۱۲۸۴ ہجری میں موضع ڈراڈرا سے موضع چورہ شریف مضافات اٹک میں تشریف لائے
اور اس جگہ آپ ایک سال اور چھ ماہ کے قیام کے بعد رحلت فرمائے عالمِ جاودانی ہو گئے +

قطعہ

لو کانت الدنیا تدوم لواحد — لکان رسول اللہ فیہا مخلد

رفت نور محمد از دنیا — کہ ہمہ عمر خود نگفتہ دروغ

مست سکین کہ ہست خادم او — سال تاریخ او بگفت فروغ

۱۲۸۸

کرامت اوّلؑ۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جناب باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو علمائے
تیراہ نے ایک مسئلہ شرعی میں منصف قرار دیکر آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ اُن دنوں میں حضرت باباجیو صاحب
کی خدمت مبارک میں ایک مولوی صاحب مسمّی بہ ملاں شرافت واسطے تعلیم علم فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ
رہا کرتے تھے۔ اور درویشوں کو تعلیم کرتے تھے۔ وہ بھی اس مجمع علماؤں میں تحقیق مسئلہ پر گفتگو کرنے لگے
اسوقت ملاں صاحب ملاں شرافت نے تقریر شروع کی۔ جو کہ حضرت باباجیو صاحب کو مرغوب خاطر نہ تھی
باباجیو صاحبؒ نے بڑے تحمل سے فرمایا کہ ملاں شرافت تمہیں سمجھ نہیں آتی۔ چپ ہو جاؤ۔ خدا کی قدرت سے ملاں
شرافت علم سے مطلق بے بہرہ ہو گئے۔ اور زبانِ تقریر بھی بند ہو گئی۔ جو طالب العلم کہ آپ سے تعلیم پاتے تھے
سب حیران رہ گئے۔ اور تھوڑے روز انتظار کر کے رخصت ہو گئے۔ اس واقعہ کو قریب آٹھ سال کا عرصہ
گذرا کہ اتفاق سے ایک روز حضرت جناب باباجیو صاحبؒ اپنی مسجد مبارک میں نماز نفل اشراق ادا
کر کے دعا کر رہے تھے۔ دیکھا کہ ملاں شرافت دیوارِ صحن مسجد پر سر رکھ کر روتا ہے کیا کسی نے اچھا کہا ہے

Marfat.com

بے گریہ کے شگفتگیِ دل میسر است | گلشن زفیض قطرہ بنشو و نما شود

حضور کو اُسکی حالتِ زار پر نہایت رحم آیا اور فرمایا کہ ملاّں شرافت کیا حال ہے۔ اتنے میں فضل الہٰی شاملِ حال ہو کر ملاّں شرافت کی زبان کی گرہ کھل گئی اور زبان افغانی سے یہ بیت پڑھنے لگا :- ؎

زہ پہ قید اورنگ نہ یم چہ زہ خلاص شم | زہ پہ قیدِ دے شیخ لونکارزڑی بابایم[1] اور کہنے لگا ؎

من دل بخالِ خط ندہم مہر پیشہ کن | بلبل نیم کہ مست کند رنگ و بو مرا

حضرت باباجیو صاحب نے بلا کر اپنے گلے سے لگایا اور دعا فرمائی اور دریافت حال فرمایا۔ ملا صاحب ملان شرافت نے عرض کی کہ حضرت ایک حرف علم سے یاد نہیں رہا۔ یہاں تک کہ نماز صحیح پڑھنی نہیں آتی دعائے خیر فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو علم نافع دوبارہ نصیب کرے ؎

دامن دریوزہ کشادیم باز | پیش کفِ ہمتِ عالم نواز

اور زبان معذرت سے کہنے لگا ؎

نہ من زبے عملی در جہاں ملولم و بس | ملالتِ علما ہم زعلم بے عمل است

باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ مسجد میں طالب العلموں کو سبق پڑھانا شروع کرو۔ اللہ تعالیٰ ملکہ تعلیم دے دیگا۔ آپ کی دعا کی برکت سے اسی حالت تعلیم میں بیس سال سے زیادہ ملاں شرافت خاص بمقام نیریٔ شریف علم عربی کی تعلیم کرتے رہے ؎

ایں دعائے شیخ نے چوں ہر دعا است | فانی است و گفت او گفتِ خدا است

اگر تو سنگ خارہ مرمر شوی | چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

کرامت دُوئم - نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضور جناب باباجیو صاحبؒ بمقام موضع لحاظ جو کہ عین وسط ملک تیراہ میں ہے تشریف لیگئے۔ باشندگان وہ آپ کی خدمت عالیہ میں عرض کرنے لگے کہ ہمارے موضع کا پانی پینے کا نہایت دور سے آتا ہے۔ اور ہم لوگوں کو سخت تکلیف ہے۔ کیونکہ آبادی موضع لحاظ برسر کوہ واقع ہے۔ اور پانی نشیب کیطرف ایک میل سے زیادہ دور ہے۔ اسلئے تکلیف ہے۔ برائے خدا ہمارے حال پر

---

[1] ترجمہ ہندی میں قیدی اورنگزیب کا نہیں ہوں جو نجات کی امید ہو۔ بلکہ میں قیدی حضرت شیخ لونکارزڑی بابا کا ہوں۔ افغانستان میں حضرت شیخ لونکار صاحب بڑے مشہور ولی گذرے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ میں پکا قید شدہ ہوں۔ میرے سر پر کوئی اور تکلیف کسی قسم کی نہیں +

Marfat.com

رحم فرماویں۔ اور درگاہِ الٰہی میں ہمارے حق میں دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ کہیں نزدیک سے ہم کو پانی کی سبیل کردیوے۔ حضور نے فرمایا کہ اچھا آج ہم استخارہ کریں گے اور تم لوگ بھی استخارہ کرو جو کچھ خدائے تعالیٰ کیطرف سے ہم کو حکم ہوگا اُسپر عمل کرینگے۔ فقط۔ بعضے یاروں نے کہا کہ ہم کو استخارہ کی ترتیب بمعہ استخارہ بتلا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ نماز عشا کے بعد وضو کرکے دو رکعت نفل ادا کریں بہ نیت استخارہ۔ اور اُس کے بعد یہ دعاء ایک مرتبہ پڑھ کر سوجاویں استخارہ کی دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ط

اور فرمایا کہ نفلوں کی قرأت پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھ لیا کریں۔ چنانچہ حسب الارشاد ایسا ہی عمل ہؤا۔ صبح کیوقت بعد از نماز سب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ حضرت آپکی طرف سے ہماری مشکل کشائی کا اشارہ ہو نا چاہئے

اولیا را ہست قدرت از الٰہ ۔ تیر جستہ باز گرداند ز راہ

ورنہ اگر حقیقت ہماری پژمردہ نصیبہ کی دریافت کرنا چاہیں تو ہم بالکل کسی قابل نہیں اور ہمارے حال کا یہ شعر حافظ گواہ ہے ؎ ما آزمودہ ایم دریں ورطہ بخت خویش۔ بروں کشیدہ باید ازیں شہر رخت خویش۔ حضور نے فرمایا ایسا نہ چاہئے خداوند کریم کی رحمت کا ہمیشہ امیدوار رہنا تصوف کا پہلا رکن ہے۔ کیا بزرگوں کا قول تمہیں یاد نہیں ؎ بہنگام سختی مشو نا امید۔ کز ابر سیہ بارد آب سفید ٭ در چارہ سازی بخود در مبند۔ کہ بسا تلخی بود سودمند یاران طریقت نے عرض کی کہ حضرت ہم حاضر ہیں۔ جیسا حضور کا ارشاد ہو فرمایا کہ چلو ہمارے ساتھ۔ اس پہاڑ کی دوسرے گوشہ کیطرف ہاتھ اُٹھا کر دعاء قضائے حاجات کی اور بعد ازاں روانہ مسجد مبارک سے ہوئے قریب میل سے کم اُس پہاڑ کے پہنچے ہونگے کہ آپ یکبارہ اُسی جگہ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ بس حکم اسی جگہ ٹھہر جانیکا ہے۔ آپنے اس جگہ دو رکعت نماز نفل ادا کئے۔ اور بعد ازاں فاتحہ الکتاب پڑھ کر دستہ بیل جسکو پنجابی میں کہی کہتے ہیں۔ پکڑ کر ایک پتھر کو نکالنا چاہا۔ تین ضرب لگائے اور ساتھ ہر ایک ضرب کے

Marfat.com

بسم اللہ شریف پڑھتے رہے - حکم الٰہی سے پتھر اپنی جگہ سے حرکت میں آیا - اتنے میں اہل حاضر نے اِس خدمت کو اپنے ذمہ لیا - چنانچہ قریب نصف ساعت کے پتھر اپنی جگہ سے باہر آگیا - اور اس جگہ سے نہایت عمدہ اور صاف پانی کا چشمہ بڑے زور سے جاری ہوا - آپ نے فرمایا کہ نہر کی صورت سے پانی کا رستہ آبادی کی طرف بناتی چلو - چونکہ ایک بڑا عظیم الشان جلسہ تھا سب لوگ اس کام کو غنیمت جان کر نہر کھودنے میں شروع ہوئے - اور باباجیو صاحبؒ نے اُس جگہ تین عدد مادہ گائے کی قربانی کا صدقہ کیا - عصر کی نماز کے وقت نہر کا پانی مسجد موضع لحاظ تک پہنچا دیا گیا - اور نماز مسجد میں ادا ہوئی - بعدازاں نہر کے پانی کا مسجد کے صحن میں سے گذر کر اثنائے راہ میں ایک عظیم الشان پتھر پر گذر ہے اس سے نیچے کی طرف ایک زمیندار کی زمین ہے - مالک زمین گذر پانی کا مانع ہو گیا - چونکہ پانی کی گذر کا بغیر اُس راہ کے اور کوئی سبیل نہیں تھا - سب حاضرین نہایت لاچار ہوئے کیونکہ اگر اُس جگہ نہر کا گذر نہ ہو تو دُور سے نہر کے پانی روکنے کی تجویز ہوتی - اور اس صورت میں نہ تو مسجد میں پانی آسکے اور نہ آبادی کو پانی نزدیک سے مل سکے - نہایت لاچار ہوئے - اہل دِہ سب اُس زمیندار کے پاس جا کر نہایت عجز سے التجا کرنے لگے لیکن اثر پھر بھی کیا ہونا تھا - آخر میں حضرت باباجیو صاحبؒ نے اپنی زبان مبارک سے زمیندار کو کہا کہ نہر کے پانی کا گذر تمہاری زمین کے بغیر اور کسی راستہ سے نہیں ہو سکتا - اللہ کیواسطے رحم کرو - اور اجازت فرماؤ - جواب میں کہا کہ اگر مجھ کو قتل کر دیویں گے تو بھی میں اپنی زمین میں نہر کو گذرنیکا راستہ نہ دونگا - حضور نے اپنے حاضرین کو فرمایا کہ اچھا چلو - اس نہر کے گذرنیکا راستہ خدائے تعالےٰ خود بنا دیویگا - قریب نصف شب گذری ہو گی کہ ایک عظیم الشان آوازہ آیا سب آدمی خواب سے جاگ اُٹھے - حیران رہگئے کسی کو بعدازاں نیند نہ آئی - جب صبح نماز کے واسطے مسجد میں گئے دیکھا کہ اُس پتھر میں ایک تین گز مدور شکل پر سوراخ ہوا ہے - اور پانی اُس میں جا رہا ہے - اب تک اُس سوراخ میں پانی نہر کا گم ہو جاتا ہے

بالکل نام و نشان آگے کہیں اس کا نظر نہیں آتا۔ دو تین روز حضور کا اُس جگہ قیام رہا۔ اور سب دِہ کے آدمی آپ سے بیعت ہوئے۔ بوقت ادائیگی آپنے فرمایا ؎

ما خاک نشینیم و انا را نشا سیم
صد شکر کہ در مذہب ما کبر روا نیست

کرامت ۴۔ نقل ہے بلکہ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ حضرت باباجیو صاحبؒ کے پاس ایک درویش ملاں شمیر نام بملازمت پاسبانی مال مویشی رہتا تھا۔ اُس کی رفتار میں قدرتی تیز رفتاری کی طاقت نہیں تھی۔ ایک مرتبہ آپ کے مال مویشی کو جنگل کی طرف واسطے گھاس چروانے کے لے کر چلا گیا۔ اتفاق سے مال مویشی ایک زمیندار کے کھیت زراعت میں چلے گئے۔ اور نقصان ہونے میں تھا کہ زراعت کا مالک آ پہنچا۔ اور کل مال مویشی اپنے گاؤں میں جو کہ مشہور بہ موضع برس ہے لے گیا۔ فقیر ملاں شمیر نے ہر چند زاری اور عجز سے کہا کہ یہ مال مویشی حضرت باباجیو صاحب کی ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔ اُس شقی ازلی نے پرواہ نہ کی۔ ملاں شمیر نا امید ہو کر حضرت جناب باباجیو صاحب کی خدمت مبارک موضع تیزئی شریف جو کہ موضع برس سے بقدر دو میل ہے۔ پہنچا۔ عرض حال کیا۔ آپ نے اپنی سمند رنگ کی گھوڑی جو کہ آپ کی سواری کی ہوتی حاضر کی گئی۔ آپ سوار ہو کر اُس زمیندار کے گھر چلے گئے۔ زمیندار نے مکی کی چھلیاں گھوڑی کے آگے رکھ کر حضور کو چارپائی پر بٹھایا۔ حضرت باباجیو صاحب نے فرمایا کہ سمندی گھوڑی کو کچھ نہ کھا۔ تا وقتیکہ ہمارے مال مویشی ہمارے سپرد نہ کرے۔ گھوڑی نے نظر کرنا اُس موجودہ چھلیوں پر حرام سمجھا۔ زمیندار نے کہا کہ اگر باباجیو صاحب مال مویشی کو لیجانا چاہیں تو خواہ اپنے پیران کو بھی ہمراہ لادیں اور میرے قدم پکڑیں میں مال مویشی نہیں دونگا۔ اتنے میں حضرت باباجیو صاحب نے فرمایا کہ اچھا ؎

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

Marfat.com

قبلۂ عالم نے اللہ کا نام لیکر گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھر تشریف لائے اتنے میں زمیندار کا ایک لڑکا سید عالم نام بعمر بست و چہار سال کا بدرد شکم مبتلا ہوا ایک دو گھنٹہ میں اُس کی حالت نہایت ابتر ہوئی۔ اہلِ محلہ و ہمسایہ نے اُس کو کہا کہ اے کمبخت تمہارے گھر سے جناب باباجیو صاحب ناراض اور ناخوش ہوکر تشریف لے گئے۔ جب تک وہ راضی نہ ہوں ممکن نہیں کہ شفاء مرض منہ دکھائے زمیندار نے مبلغ پانچ روپے نقد لیکر اور ایک راس بزغالہ حضرت کی حضور میں ہدیہ کرکے ہمراہ مال مویشی حضور کے بارگاہِ عالی میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ کہنے لگا کہ حضرت میرا ایک ہی لڑکا ہے۔ برائے خدا دعا فرمادیں کہ اللہ اُس کو شفاء نصیب کرے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا کام ہمارے اختیار سے باہر ہو گیا ہے کیونکہ تم نے پیرانِ عظام کو بے ادبی کے ساتھ یاد کیا ہے۔ اور یہ شعر اس وقت کی حالت بالکل موزون تھا ؎

علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد
دریغ سود ندارد چو کار رفت از دست

اسی بات میں تھے کہ لڑکے کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ آپ نے فرمایا ؎

اول بظالماں اثرِ ظلم میرسد — پیش از ہدف ہمیشہ کماں نالہ میکند

اور مثنوی والا فرماتا ہے ؎

تا دلِ مردے خدا ناید بدرد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

درحقیقت یہ مصیبت محض سبب بے ادبی بزرگانِ دین اس کو پہنچی۔ اور بے ادبی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ؎

رباعی

کردم از عقل سوالی کہ بگو ایمان چیست — عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادب است
چشم بکشاد بہ بیں جملہ کلام اللہ را — آیت آیت ہمہ این معنی کہ قرآن ادب است

Marfat.com

کرامت ۸ - نقل ہے کہ مولوی صاحب محدث و مفسر جامع المنقول والمعقول
واقف علوم فروع و اصول مولوی نور حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ ساکن ہنتیال
نے بوقت خورد سالگی ایک روز باہر حاجت ضروری کو تشریف لے گئے۔ اثنائے
راہ میں آپ کو ایک روپیہ محمود شاہی جس کے اوپر کلمہ طیبہ نقش ضرب تھا
مِلا۔ مولوی صاحب نے روپیہ اُٹھا کر اپنے والد صاحب مولوی نور عبداللہ صاحب
کی خدمت میں گئے۔ عرض کی کہ مجھ کو باہر جنگل میں ایک روپیہ اس نقش کا مِلا ہے
میں چاہتا ہوں کہ اب کے سال جو آپ بمقام تیراہ شریف جائیں گے مجھ کو بھی
ہمراہ لیجاویں۔ اور حضرت جناب باباجیو صاحب سے میرے لئے دعا کراویں
کہ اللہ مجھ کو علم نافع نصیب کرے۔ قریب ایک ماہ کا گذرا ہوگا کہ بہت مخلص
آپ کی خدمت عالیہ میں جانے کے لئے تیار ہوئے۔ مولوی نور عبداللہ صاحب نے
بھی اپنے فرزند نور حسین صاحب کو ہمراہ کر کے حضرت باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی خدمت اقدس میں مستفیض ہوئے۔ حضرت باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولوی
نور عبداللہ کو فرمایا کہ یہ لڑکا تمہارا کم سن ہے۔ یہ کیونکر متحمل سفر کوہستان ہو گیا ہے
ہے۔ عرض کیا کہ حضرت اوّل تو اُسکو بیعت فرماؤ۔ بعد ازاں دُعا فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ
اُسکو علم نافع نصیب کرے۔ اور حافظہ اچھا ہو جاوے۔ حضور نے اُس کے ہاتھ
پکڑے اور داخل طریقہ نقشبندیہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ بعد از ہر نماز بارہ مرتبہ یہ دُعا
بمعہ بسم اللہ شریف پڑھا کرے رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي
أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَفَهْمًا
رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اِس لڑکے کو عالم کر دیگا۔ اور اس کے
علم سے خلقِ خدا اِس قدر فیض یاب ہو گی۔ جس کا بیان مشکل سے ہو گا۔ بوقت واپسی
مولوی نور عبداللہ صاحب نے اپنے فرزند کو واسطے تعلیم علم موضع چکی روانہ کیا۔
اُس جگہ سے صرف اور نحو کے علم سے فراغت حاصل کر کے ریاست کپورتھلہ میں موضع
تلونڈی ڈھڈی مولنا مفتی عبداللہ صاحب سے علم فقہ و معقولات پڑھ کر بمقام خواجہ تشریف لے

باقی کتب ہیئت وادب مع احادیث پوری کرکے بتقرری تنخواہ تعلیم میں ملازم ہوگئے۔ اس اثناء میں ۱۳ سال گذر گئے کہ مولوی نور عبد اللہ کو اپنے فرزند عزیز کے کوئی خبر نہ ملی شب وروز روتا رہتا تھا۔ اور سب لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ کہیں مرگیا ہے۔ ورنہ کوئی خبر تو اُس کی آتی۔ نہایت دل آزردہ ہوکر ایک روز حضرت جناب باباجیو صاحبؒ مسجد بھبورمامیں تشریف رکھتے تھے۔ مولوی نور عبد اللہ نے نہایت عجز وانکساری کے ساتھ رو کرکے عرض کیا کہ حضرت آپ کا غلام نور حسین ۱۳ سال ہوئے کہ مفقود الخبر ہے۔ برائے خدا دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخیر عافیت واپس گھر لاوے ؎

برآوردن کام امیدوار　　بہ از قیدی بندے شکستن ہزار

آپنے بمعہ تمام حضار مجلس دعائے خیر فرمائی۔ ایک ہفتہ کے بعد اُس کی خبر خیریت کا خط بعبارت عربی شہر خورجہ ملک ہندوستان سے آیا۔ اور اُس کا مضمون یہ تھا کہ تمام علوم عربی سے فارغ ہوں اور تعلیم علوم عربی میں ملازم ہوں۔ قریب چھ ماہ کے آپ کی خدمت میں قدمبوسی کرنے کے لئے حاضر ہوجاؤں گا۔ جب مولوی نور حسین تشریف فرمائے ملک اپنے میں ہوئے تو سب عالم ہمعصر آپ کے مساوت اور مقابلہ میں تن فرسائی کرنے لگے۔ مگر آخر میں سبنے تسلیم کا جامہ پاکر آپ کے تابع ہوگئے۔ مؤلف کتاب اور میرے مکرم اخی المعظم محمد دیدار شاہ صاحب تین سال آپ کی خدمت میں تعلیم پاتے رہے ؎

سلوک راہ معنی را توکل باید و تقوے

توکل مرکب راہ است تقویٰ توشہ رہ رو

نقل ہے کہ ایک مرتبہ جناب باباجیو صاحب کو اتفاق سفر پنجاب ہؤا تو آپ کے ساتھ خلیفہ صادق مولوی حسن علی صاحب طالب العلمی کی حالت میں ہمراہ تھے۔ جب حضور قبلہ عالم پنجاب سے واپس ہونے لگے تو فقیر مولوی حسن علی کو حضور کی نسبت بدظنی ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ ایسی بدظنی ہوئی جس کا اندازہ نہیں رہا۔ اسی خیال میں تھا کہ حسن علی کو تپ شروع ہوگیا۔ اُس کے دل میں یہ سوچ پڑی کہ دن کے وقت تو مناسب

Marfat.com

نہیں لیکن رات کیوقت جس وقت سب لوگ آرام میں ہونگے تو میں بھاگ جاؤں گا۔ یہ کیا فقیری ہے کہ تمام روز محنتِ سفر میں خراب کرتے رہتے ہیں۔ اتفاق سے رات کو مقام الاچی متصل شہر کوہاٹ مسجد میں استراحت فرما ہوئے۔ سردار صاحب خانگل خان صاحب و سردار امیر خان صاحب و سردار سمند خان صاحب نے آپ کی دعوت کی۔ حضرت جناب باباجیو صاحب نے گوشت میں روٹی نرم کر کے اپنے پاس رکھی۔ قریب نصف رات گذری ہوگی کہ حضرت جناب باباجیو صاحبؒ چراغ روشن کر کے فقیر حسن علی کے پاس تشریف لیگئے۔ اور فرمایا کہ فقیر حسن علی کیا حال ہے۔ کہا کہ حضرت تپ کا ازحد زور اور تکلیف ہے۔ فرمایا کیا کچھ کھانے کو دل چاہتا ہے کہا ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا ذرا نسوار استعمال کرو۔ کہا اچھا۔ آپنے اپنے ہاتھ پر نسوار واسطے استعمال کے خلیفہ حسن علی کو دیدی۔ اُسی وقت بخار اُترنے لگا۔ اور ہوش درست ہو گئے۔ آپنے فرمایا کچھ کھانا ہے کہا حضور اب دِل چاہتا ہے قبلہ عالم نے وہ گوشت اور روٹی رکھی ہوئی کھانے کو دیدی۔ جسوقت روٹی کھالی تو حضرت باباجیو صاحب نے فرمایا کہ حسن علی ایک روز کے بخار میں تم بے اعتقاد ہو چلے۔ اس کا نام فقیر ثابت قدم نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اور فقیری میں ہزارہا قسم کے وہم وخیال بد اعتقادی پیدا کرنے کو ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر جو لوگ ثابت قدم ہوتے ہیں وہ پرواہ نہیں کرتے۔ فقیر حسن علی آپ کے قدموں پر گرا۔ اور اپنی ندامت کو بیان کر کے عذر خواہی کرنے لگا۔ اور حضور سے معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اہل خدا کو کسی پر غصہ نہیں آتا اور نہ ناراض ہوتے ہیں۔ بعض وقت جو کوئی باعث خفگی ظہور میں آتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا کرتی ہے۔ اُس میں وہ مجبور ہوتے ہیں۔ خلیفہ حسن علی کو اپنے گلے سے لگایا اور اجازت وظائف اور قصاید شریف خصوصاً قصیدہ بردہ شریف کی عطا فرمائی۔ اسی اثناء میں خلیفہ صاحب کو وجد ہوا۔ اور حالتِ وجد

Marfat.com

میں یہ بیت ورد زبان رہا ؎

ماہ من در نیم شب کاکل پریشان کرد و رفت ‌‌ ‌ ‌ خود پریشان بود مارا ہم پریشاں کرد و رفت

جب ہوش میں آئے تو کہا ؎

ندارم ذوق رندے نے خیالِ پاک دامانی ‌ ‌ ‌ مرا دیوانہ خود کن بہر رنگے کہ میخواہی

اللہ تعالٰے نے خلیفہ حسن علی کو وہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ پنجاب میں ضرب المثل رہے۔ آپ کی وفات ۷ ماہ محرم سنہ ۱۲۹۰ھ میں ہوئی۔ اور مزار مبارک موضع بھوت مار متصل نبال ضلع اٹک میں واقع ہے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جناب باباجیو صاحب کا ارادہ سفر پنجاب کا ہؤا آپ کے ہمراہ بہت صاحب علم اور منتہی خلیفے تھے۔ آپ کا ارادہ شب موضع اورنگ آباد گذار کر صبح موضع رنگلی کو جانے کا ہؤا۔ میاں احمد فقیر سکنہ چورہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ براہ چورہ تشریف لیجائیے اُس جگہ میرا غریب خانہ اپنے قدم مبارک سے منور فرمائیے باباجیو صاحب نے اُنکا کہنا منظور فرماکر براہ چورہ تشریف آوری فرمائی۔ اثنائے راہ میں میاں احمد فقیر کا حقیقی بھائی کلاں مسمی محمد فقیر قلبہ رانی کرتا تھا۔ حضرت باباجیو صاحب کے ساتھ صدہا آدمی ہمراہ تھے۔ ازروئے تکبر و تجاہل عارفانہ السلام علیکم زبان سے بھی نہ کہا۔ فقیر میاں احمد کو اُس جماعت میں سخت ندامت آئی۔ رونے لگا۔ اور حضور کی خدمت میں عرض کرنے لگا کہ حضرت یہ میرا حقیقی بھائی تھا۔ جس نے حضور کو السلام علیکم بھی نہیں دیا دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالٰی اسکو راہ راست پر لاوے۔ حضرت نے دعا فرمائی آپ موضع رنگلی تک نہیں پہنچے تھے کہ فقیر محمد کو ایک ایسا ہیبت وخوفناک واقعہ نظر آیا۔ کہ اپنے قلبہ ران گاواں کو اُسی قلبہ رانی کی حالت میں چھوڑ کر حضرت باباجیو صاحب کی قدم بقدم دوڑا اور حضرت سے جا ملا۔ آپ حضور اپنی گھوڑی پر سوار تھے کہ سائل بیعت ہوا۔ حضور نے گھوڑے پر سواری کی حالت میں فقیر محمد کو بیعت طریقہ نقشبندیہ فرمایا۔ اللہ تعالٰی نے اُسی حالت میں اُسکو مرتبہ ولایت نصیب فرمایا۔ اور صاحب کشف ایسا ہؤا کہ جس کے بیان سے زبان راقم الحروف قاصر ہے۔ سبحان اللہ خدا کی باتیں خدا ہی جانے

Marfat.com

زاہد غرور داشت سلامت نبرد راہ ۔ رند از رہ نیاز بدار السلام رفت

نقل ہے کہ ایکمرتبہ بمقام تیرٹی شریف حضور کے خاندان میں سے اسمی محمد نور نے حضرت کے باغیچہ میں داخل ہو کر چوری کر کے بہت سے کھیرے توڑے۔ باباجیو صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی مصیبت میں گرفتار کرے۔ چنانچہ تھوڑے روز گذرے ہونگے کہ اُس کے ہاتھ سے ایک ناحق خون ہوگیا اور ایسی تکلیف میں آیا کہ اُسکو تادمِ عمر یاد رہا۔ مزید براں یہ کہ تھوڑے دنوں کے بعد اسکی ایک آنکھ کی نظر جاتی رہی۔ اور ہمیشہ کہتا تھا کہ مجھ کو باباجیو صاحب کی بددعا نے برباد کر دیا۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎ کھوٹی کرنی کیوں کریں کر کے کیوں پچھتا بیج ببول کے آنب کہانسے کہا

نقل ہے کہ ایک مرتبہ محمد شاہ نام حضور کے خاندان میں سے صحبتِ نااہلوں میں اپنا عزیز وقت ضایع کرنیکا عادی ہوا۔ ایک مرتبہ حضور کے نور چشمی جو کہ سب فرزندوں میں سے خوردسال تھی اُس کا زیور چوری لے گیا۔ اور ساتھ ہی اُن کے گھر میں تلوار تھی وہ بھی لیگیا حضرت باباجیو صاحب کی خدمت عالیہ میں عرض کرنے لگے کہ حضرت میرے گھر میں محمد شاہ شام کے وقت آیا تھا۔ میرا زیور بمعہ ایک تلوار چوری کر کے لے گیا ہے۔ حضرت جناب باباجیو صاحب نے اپنے فرزند حضرت شاہ محمد صاحب کو فرمایا کہ محمد شاہ کا پتہ لگاؤ کہاں ہے۔ عرض کیا کہ حضرت موضع چنگی میں چلا گیا۔ فرمایا کہ صبح سے پہلے جاؤ اور اُسے کہدو کہ زیور اور تلوار واپس تمہارے ہاتھ دے دیوے۔ اور فرمایا انشاءاللہ تعالیٰ اُس کی زندگی میں صرف کل کا روز باقی ہے۔ حضرت شاہ محمد صاحب حسب الحکم تشریف لے گئے۔ اور محمد شاہ کو ملے زیور اور تلوار اُس نے ظہر کی نماز سے پہلے دے دی۔ عصر کی نماز کے وقت اُس کی گردن پر ایک ذراسی علامت سرخی معلوم ہوئی۔ اور کہنے لگا کہ یہ میری موت کی علامت ہے۔ باباجیو صاحب کی بددعا ہے۔ اب میں ہرگز نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ عشا کی نماز سے پہلے دارِ دنیا سے رحلت کر گیا

؎

جو چمن سے گذرے تو اے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے
کہ خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ لگانا دل کو بہار سے

Marfat.com

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم کا مخلص فقیر میاں محمد سکنہ چورہ شریف بہت سے احباب کو جمع کرکے کہنے لگا کہ مجھ کو آج کی رات حضرت باباجیو صاحب بمعہ تمام اولیائے کرام خصوصاً مشائخ نقشبندیہ ایک وادیٔ آب (کس) جو کہ آبادی موضع چورہ شریف سے ایک میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے جمع ہوئے نظر آئے اور مجھ کو یہ حکم دے گئے کہ اسجگہ مسجد بنائی جاوے۔ اور آبادی کے واسطے بنفس نفیس آنحضرت اقدس نے کسی قدر جگہ تجویز کی اور حضور نے اپنے روضہ مبارک اور اولاد امجاد کے مزارات کی جگہ علیحدہ کرکے جتلائی۔ آؤ ہم سب یار چلکر اُس جگہ نشان بناویں۔ اُس زمانہ میں حضرت جناب باباجیو صاحب مقام موضع تیری شریف سے بھی موضع وڑادڑ تشریف نہیں لائے تھے۔ یہ پیشین گوئی آپ کے چورہ شریف تشریف لانے سے گیارہ سال پیشتر ہوئی تھی۔ خلفائے موجودہ اور اہل دِہ شامل ہو کر اُس جگہ نشان پتھر نصب کرکے آبادی کے واسطے پتھر جمع کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ چنانچہ تا مدت گیارہ سال حضور اُسی جگہ تشریف فرما ہو کر فروکش ہوئے اور اُس جگہ ایک سال بقید حیات رہ کر واصل بحق ہوئے۔ روضۂ مبارک اُس جگہ میں واقعہ ہے۔ فقیر محمد مذکور نے اپنے ہاتھ سے حضور کی قبر تیار کی۔ اور اس سعادت کے مستحق ہوئے اُسی روز سے فقیر محمد حضور کی قبر کے غلام ہو کر تیس سال تک زندہ رہے۔ اور جب رویا کرتے تھے تو اُن کے رونے کی یہ صدا تھی۔ ؎

جینے جی جاؤں میں کیونکر کوئے جاناں چھوڑ کر — بلبل نالاں کہاں جاوے گلستاں چھوڑ کر

دنیا میں ثابت قدمی اسلامی لباس میں اعلےٰ درجہ کا نصیبہ ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ عنایت کرے۔ ضروری ہے۔ ؎

انفاس پاس دار اگر مرد عارفی — ملک دو کون ملک تو گرد د بیکنفس

دنیا کے لالچ میں نہ آئے دل کا صوفی بنے۔ تن کے صوفی ہونے سے لاحول پڑھے۔ مثنوی میں لکھا ہے۔ ؎

فعل معکوس است نقش ایں جہاں — میل ہر چیزے بسوے ضد بداں

کار دنیا جملہ عکس کارہا است — در خوشی غم ہست در غم فرح خاست

Marfat.com

ہر کہ گریاں است خنداں او بود | وانکہ شاداں زلیست گریاں او رود
دوستی و دشمنیٔ ایں جہاں | ہمچنیں برعکس آمد اے فلاں
ہر کہ با تو دوست نزد دشمن تراست | نقد عمرت را بافسوں زد برست
ہر کہ دشمن گشت نابد سوئے تو | نامدا دوگاہے ندیدبا او روئے تو۔
در حقیقت او بود از دوستاں | نقد عمرت را نگشتہ اوستاں

نقل ہے کہ حضور جناب باباجی صاحبؒ سے ایک شخص مسمّی بہ بخشاء قوم آہنگر ساکن موضع زنگلی کا بیعت ہوا۔ اور بروقت بیعت حضرت جناب باباجیو صاحب نے اس کو درباب اجتناب معصیات و منہیات بہت تاکید فرمائی۔ لیکن شامت اعمال بقول حافظؒ۔ روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم اور ایک بزرگ کی رباعی برسر موقعہ یاد آئی۔ **رباعی**

نفس از ہم نفس بگیرد خوے | برحذر باش از لقائے خبیث
باد چوں برفضائے بدگذرد | بوے بد گیرد از فضائے خبیث

اُس کی صحبت نااہل جماعت کے ساتھ مترتب ہوئی اور اخلاق ذمیمہ سے آراستہ ہوکر ایک عورت کے ساتھ اُس نے آشنائی اختیار کی۔ رات کے وقت خلیفہ فقیر محمد کو جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے حضرت باباجیوؒ صاحب جو کہ تیراہ میں قیام رکھتے تھے عالم خواب میں ملے اور فرمایا کہ اِسی وقت جاکر موضع زنگلی میں بخشاء لوہار کو اطلاع دو اور کہدو کہ اگر اپنی عادت سے باز آجاؤ تو بہتر ورنہ رسوا ہو جاؤ گے اور ایسی آفت تمہارے سر پر گریگی کہ یاد رہے۔ فقیر محمد فوراً اپنے بستر سے اُٹھ کر ایک لکڑی حفظ جان کے لئے ہاتھ میں پکڑ کر اُسی وقت موضع زنگلی کو روانہ ہوئے اور برادر طریقہ اسمی شیر محمد سکنہ موضع ننھیال اُس جگہ قیام رکھتا تھا۔ اُس کو بھی ہمراہ لے کر قریب نصف رات کے گذری ہوگی کہ موضع زنگلی میں اُس ناخلف لوہار کے گھر میں پہنچے۔ مسمّے بخشا بولا کس طرح سے آئے ہو کہنے لگے کہ ہم کو حضرت جناب باباجیو صاحب نے نہایت تاکید سے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ گناہ سے بچو۔ اور توبہ کرو ورنہ کسی سخت آفت اور بلا میں گرفتار ہو جاؤ گے اور ہمیں یہ خبر ہیں حضرت باباجیو صاحب نے بڑی تاکید سے فرمایا ہے اِس واسطے ہم دونوں بھائیوں نے فوراً تعمیل کے واسطے حاضر ہوکر پیغام پہنچایا۔ مسمّے بخشاء

Marfat.com

لوہار نے کہا۔ کہ بس میری توبہ آیندہ کوئی گناہ نہ کرونگا۔ تھوڑے دن گذرے کہ پھر وہ اپنے خیال سے اپنی عادت کی طرف متوجہ ہوا۔ رات کے وقت جب مسمّٰے بخشا اُس عورت کی طرف متوجہ ہوا اتفاق سے عورت کے خویش معلوم کر گئے اور مجرم کو پکڑ کر سخت مضروب کیا اور نیم جان کر کے چھوڑا۔ اُسی ہفتہ میں مزید از رسوائی بمرض جذام بیمار ہو کر اہل دیہہ سے الگ ہو گیا۔ ایک سال اسی بیماری میں مبتلا رہا آخر ایک دن یاران طریقت سے کہلا بھیجا۔ کہ اگر کوئی یار نیراہ شریف میں جانے والا ہو تو مجھ کو اطلاع دیوے۔ میں اُس کے ساتھ ہمراہ جاؤنگا۔ اس اثناء میں کئی یار طریقت حضور کی خدمت میں تیار تھے اطلاع دی گئی۔ مسمّٰے بخشا بھی حضرت باباجیو صاحب کی خدمت میں موضع وڑاوڑ شریف میں حاضر ہوا۔ نہایت ذلت اور ندامت کے ساتھ عرض کرنے لگا۔ ؎

چشم دارم کہ دہی چشم مرا حسن قبول ایکہ دُر ساختۂ قطرۂ باراںنے را

اور کہا۔ کہ حضرت اب تو میں نہ دین کا رہا نہ دنیا کا۔ حضور نے جواب دیا۔ ؎

چوں طہارت نبود خانہ و بتخانہ یکیست نبود خیر دراں خانہ کہ عصمت نبود

جب تم کو اطلاع دی گئی تھی۔ پھر تمہاری غفلت کا کیا عذر۔ عرض کرنے لگا کہ حضرت برائے خدا رسوائے عالم ہو گیا ہوں۔ اب بجز خدا کوئی میری دستگیری کرنے والا نہیں۔ بڑی سختی سے دور دراز مسافت طے کر کے اِس کوہستان میں حضور کی قدمبوسی حاصل کی۔ للہ محروم اپنے فیض سے نہ فرمایا جاوے اور چیخ مار کے رونے لگا۔ اتنے میں حضرت باباجیو صاحبؒ کو اُس کی حالتِ زار پر ترس آیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالٰے رحم کرے۔ یہ کہا تھا کہ دریائے رحمت جوش میں آیا۔ ؎

آں ملیحاں کہ طبیبانِ دلند سوے رنجوراں بہ پرسش مائلند

اور مریض بیچارہ وجد میں آیا دیکھا تو اُس وقت ایک یار کی زبان کی یہ صدا تھی۔

ظہور چشم بزرگاں تہی ز رحمت نیست غبار چہرۂ گردوں دلیل باراں است

جب وجد سے تسکین ہوئی تو حضرت باباجیو صاحبؒ نے اپنے ہاتھ مبارک سے کوزہ پکڑ کر اُس کے ہاتھ دُھلائے اور کھانا اپنے ساتھ کھلایا۔ چار روز آپ کی خدمت میں رہا بالکل

Marfat.com

تندرست اور صحت یاب ہو گیا۔ ۶ عیسٰے دم خدا بفرستاد و غم گرفت۔ مسمی مذکورہ تیس سال تک صحیح و تندرستی سے زندگی بسر کرتا رہا۔ یہ بھی میرا چشم دید واقعہ ہے۔ مؤلف۔ دراصل بات تو یہ ہے کہ جس وقت سچے دل سے اللہ تعالٰی کی جناب میں توبہ کی جاوے۔ تو ثمرہ حاصل ہوتا ہے:۔

مثنوی

از پئے زہر گناہ ار بشنوی	ہست استغفار تریاق قوی
مرکب توبہ عجائب مرکب است	بر فلک تازد بیک لحظہ ز پست
چوں برآرد از پشیمانی انیں	عرش لرزد از انین المذنبین

اور حضرت باباجیو صاحبؒ جو دعا اُس وقت اُس کی شفاء مرض کے لئے پڑھکر دم کرتے رہے وہ دعاء مجرب اور آزمودہ یہ ہے۔ جس کے پڑھنے کی مولف کتاب کو حضور کی زبان مبارک سے اجازت ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ اُرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَّحَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا حَافِظَ النُّوْحِ فِي الْمَاءِ وَاِبْرَاهِيْمَ فِي النَّارِ وَمُوْسٰى فِي الْيَمِّ وَيُوْسُفَ فِي الْبِيْرِ وَيُوْنُسَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ وَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ وَيَا اِلٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِحْفَظْهُ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَّاٰفَاتٍ كَمَا حَفِظْتَهُمْ مِنْ كُلِّ عِلَّةٍ بِشِفَاءٍ ۵

اور حضور کے غلاموں سے ایک غلام کی زبان مبارک پر یہ اشعار جاری تھے۔ ؎

بر تر بنم کہ یار ز راہ وفا رسید	گویا کہ جان تازہ ز سوئے خدا رسید
دیگر نہ گرد روے ارادت سوئے حرم	آں اہل قبلۂ کہ بکوے شما رسید
گیسوے تست طوق غلامی بگردنم	ایں سلسلہ ز حلقۂ زلف دوتا رسید
بہر عیادت آمدی و شد شفا مرا	لعل لبت مسیح دل زار ما رسید

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جناب باباجیو صاحبؒ ہمراہ اپنے فرزند اسمی دین محمد صاحبؒ واسطے سیر پنجاب تشریف فرما ہوئے۔ اثناء راہ میں حضور کا ایک غلام اسمی نور محمد

Marfat.com

نہایت مخلص جاں فدا نے حضور کو اپنے غریب خانہ کی طرف جو کہ موضع میاں کی ڈھوک
سے مشہور ہے لے جانے کی التجا کی حضور کے ساتھ ہو کر اپنے مکان پر لے گیا حضور
کے ہمرکاب قاضی صاحب اورنگ آباد و مولوی محمد شاہ سکنہ کوٹ چھچھی و سید محمد شاہ
سکنہ ڈھولمر و مولوی محمد عمر افغان و مولوی شبیر محمد مدرو کالس ضلع جہلم و خلیفہ مولوی
حسن علی و مولوی نور عبد اللہ نبتال والہ حاضر خدمت تھے۔ اتنے میں رات کے وقت
بعد از نماز عشاء منادی ہوئی کہ اس موضع میں تیراہ سے ایک فقیر آیا جو کہ اسلام کے زمرہ
سے خارج ہے۔ اگر وہ بحث ہمارے حاضرین مولوی صاحبان سے نہ کریں اور تحقیق مسائل
میں روبرو بالمشافہ گفتگو نہ کریں تو کوئی مسلمان اُن سے السلام علیکم نہ کرے اور مسجد میں
اُن کو اور اُن کے مریدوں کو نہ آنے دیں *

اعلیٰحضرت قبلۂ عالم نے فرمایا کہ فقیر کو بحث مباحثہ سے کیا کام میں تو ایک
فقیر آدمی ہوں۔ مولوی صاحبان کو اختیار ہے۔ ہمارے عمل میں اگر خلاف شرع کوئی
فعل ہے تو ہم کو اس سے آگاہ کیا جاوے۔ کوئی ہرج کی بات نہیں۔ صبح کے وقت دوسری
جانب سے مولوی عبد اللہ صاحب سکنہ نوتھہ اور مولوی شبیر محمد صاحب سکنہ وہاں واسطے
مباحثہ کے تیار ہوئے۔ اور حضور کی طرف سے محمد شاہ صاحب اور خواجہ دین محمد صاحب
خلف الرشید مقرر ہوئے۔ خدا کی قدرت اس قدر خلق خدا جمع ہوئی جو کہ نہایت کثیر التعداد
تھی۔ بعد از نماز اشراق مباحثہ شروع ہوا۔ اور فریقین کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب
جو کہ فریق ثانی کے اُستاد بھی تھے منصف مقرر ہوئے۔ پہلے مولوی عبد اللہ فریق ثانی
نے یہ سوال کیا کہ حضرت باباجیو صاحبؒ نسوار سونگھا کرتے ہیں اور یہ شریعت میں
حرام ہے۔ پس نسوار سونگھنے والے کو ہم کافر جانتے ہیں اور ہمارے پیر پیشوا اصحاب
سوات کے روبرو اس کی حرمت پر اجماع ہو چکا ہے۔ جس پر حضرت خواجہ دین محمد
صاحب نے یہ جواب دیا کہ نسوار کی حرمت پر کیا دلیل ہے۔ مولوی عبد اللہ صاحب
نے فرمایا کہ یہ آیت شریف نسوار کی حرمت پر دلیل ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ انما الخمر و
والمیسر والازلام الخ۔ میسر کے معنے نسوار ہیں۔ حضرت خواجہ دین محمد صاحب نے

Marfat.com

فرمایا کہ تفسیر کا نام بتاؤ جس میں میسر کے معنے تسوار لکھے ہوں۔ مولوی عبد اللہ صاحب نے کہا کہ ہم کہتے ہیں۔ فرمایا کہ تمہارا کہنا کوئی دلیل نہیں۔ اتنے میں مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ اس مسئلہ کو چھوڑ دو۔ کوئی اور سوال کرو۔ پھر مولوی عبد اللہ صاحب نے سوال کیا کہ ذکر جہر حرام ہے۔ اور تم اپنے فقیر اور مریدوں سے ذکر جہر کراتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے طریقہ نقشبندیہ میں ذکر خفی ہے۔ لیکن ذکر جہر کو ہم حرام نہیں جانتے۔ بلکہ جائز ہے۔ اور قرآن شریف سے ذکر جہر ثابت ہے۔ اتنے میں وقت ظہر کا ہو گیا۔ اذاں ہو گئی۔ مولوی عبد اللہ صاحب نے کہا چلو مجلس برخاست۔ حضرت خواجہ دین محمد صاحب نے فرمایا کہ میرے ہاتھ میں کتاب تحفۃ الجمال ہے اس کا مطلب دیکھیں وہ پہلو تہی کرنے میں ہی تھے کہ حضرت صاحب نے وہ کتاب منصف صاحب کے ہاتھ میں دی۔ مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے تلمیذ یافتہ عبد اللہ صاحب کو کہا۔ کہ اس کتاب کو پڑھو۔ مولوی عبد اللہ صاحب نے کہا کہ ہم ایسی کتاب کو نہیں مانتے۔ اتنے میں جلسہ برخاست ہو گیا۔ حسب الحکم مولوی صاحب فریق ثانی نے ایک نداف مسجد کی چھت پر چڑھا کر منادی کرائی کہ فقیر صاحب تیراہ والے شریعت میں ہار کھا گئے اور ان کا طریقہ اچھا نہیں۔ کوئی مسلمان اُن سے میل جول اور السلام علیکم نہ کرے۔ اتنے میں ایک فقیر حضرت باباجیو صاحب کے اسمی ملاں بہادر نے عرض کیا کہ اگر حضور کا حکم ہو تو میں بھی منادی کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اور یہ آیت شریف پڑھی۔ تلک الدار الآخرۃ الخ اور فرمایا۔ کم من فئۃ قلیلۃ الی فہزموہم باذن اللہ۔ ٥

تیغ حلم از تیغ آہن تیز تر بل زصد لشکر ظفر انگیز تر

آپ نے دعاء فرمائی اور خاتمہ دعا پر یہ آیت شریف پڑھی کم من فئۃ قلیلۃ الی فہزموہم باذن اللہ۔ اتنے میں اللہ تعالٰے کی غیرت نے وہ جوش مارا کہ نداف مسجد کے چھت کے اترنے سے پہلے ہی حواس باختہ ہو کر بمرض مالی خولیا گرفتار ہو گیا۔ عرصہ ایک سال تک اُسی جنوں میں خراب ہوتا رہا اور غلاظت وگندگی میں خراب اور رسوا ہو کر مر گیا۔ تمام گاؤں والے اس غیرت الٰہی کو دیکھ کر توبہ تائب ہو گئے۔ ٥

حسد با اہل حسد کار میکند صائب　　چنانکہ آتش سوزندہ میخورد خود را

نقل ہے کہ حضرت جناب باباجیو صاحبؒ تیراہ سے آکر موضع وڑادڑ میں جب مقیم ہوئے تو اُسی گاؤں میں دو بھائی موسوم بہ جہان خاں و شریف خاں قوم افغان سے نامی چور و راہزن تھے۔ آپ کی خدمت مبارک میں ایک روز حاضر ہو کر استدعا کی کہ حضرت ہم حضور کی غلامی میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا تم کو میری نصیحت پر عمل کرنا پڑیگا۔ عرض کیا کہ حضرت بسر و چشم تعمیل حکم کے لئے حاضر ہیں۔ فرمایا کہ ایسے عمل سے جس سے خدا اور رسول خوش نہ ہو پرہیز اختیار کریں۔ اور خصوصاً اپنے پیشہ چوری وغیرہ سے توبہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے یہ حکم منظور کر کے آپ سے بیعت کی۔ اتنے میں حضرت کا ایک غلام مسمّٰی بہ اللہ نور حضرت کے پاس آکر عرض کرنے لگا کہ حضرت جہاں خاں قدیم سے میرے ساتھ عداوت رکھتا ہے۔ اور میں غریب آدمی ہوں برائے خدا جہاں خاں و شریف خاں کو منع فرماویں کہ میرے ساتھ سختی نہ کیا کریں۔ میں رات دن اُن کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتا ہوں حضور نے اُن دونوں کو تاکید سے منع فرمایا اور ہدایت کی کہ یہ میرا غلام ہے۔ کسی طرح اللہ نور کو تکلیف نہ دینا۔ کہا بہت اچھا اب یہ ہمارا بھائی ہے۔ ہم کیونکر اُن کو تکلیف دینگے۔

مگر انسان کی بُری عادت بڑی مشکل سے جاتی ہے کسی بزرگ نے اچھا کہا ہے۔

خوے بد در طبیعتِ کہ نشست　　نرود جز بوقت مرگ از دست

عین آخری عشرہ ماہ رمضان شریف کے موقعہ پر جہان خاں و شریف خاں معہ چند رفیق دھاڑویوں کے رات کے وقت اللہ نور کے گھر کی دیوار کو نقب لگا کر اندر چلا گیا اور مال و اسباب لوٹنے لگا۔ اتنے میں اللہ نور کا ایک لڑکا جو کہ بعمر پانزدہ سالگی پہنچا تھا۔ بیدار ہوتے ہی چور چور کی آواز دیکر پکارا۔ گھر کے سب آدمی اُٹھے۔ جہان خاں کو اس لڑکے نے ایسا زور سے بغل میں لیکر قابو کیا کہ اس کو جان کی خلاصی محال ہوئی۔ گھر والے اس کے پاس چراغ روشن کر کے لائے اور شناخت کیا کہ جہانخاں ہے

Marfat.com

اور نقب دیوار کے باہر جو چور کھڑے تھے وہ جہان خاں کو آواز دیکر پکارنے لگے کہ اگر
تم کہو توہم بندوقیں چلادیں - اندر سے آواز دیا - کہ تم چلے جاؤ - میں آرام سے ہوں
مجھ کو گھر والوں نے نہیں پکڑا بخدا میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا کہ حضرت جناب باباجیو
صاحب نے اپنے ہاتھ مبارک سے مجھ کو پکڑا ہے اور گرفتار کر کے اُس لڑکے کے ہاتھ
میں دیا - اتنے میں طعام سحوری تیار ہوا - جہان خاں اللہ نور سے کہنے لگا - کہ مجھ کو چھوڑ دو -
میں باباجیو صاحب کا قیدی ہوں کہیں نہیں جا سکتا - دونوں نے ملکر کھانا کھایا -
صبح کے وقت جناب باباجیو صاحب اللہ نور کے گھر تشریف لے گئے - اور جہاں خاں کو
فرمایا کہ کیا تم کو منع نہیں کیا گیا تھا - عرض کیا حضرت میرا قصور ہے - لیکن عرض یہ ہے
کہ اللہ نور اور اس کا بیٹا بہادری نہ جتلاویں - مجھ کو حضور نے پکڑوا دیا تھا - اگر آپ مجھ کو
نہ پکڑتے تو اللہ نور کے تمام کنبے کو میں سر قلم کر کے چلا جاتا - لیکن آپ سے میرا کیا زور
چلتا ہے - یہ جو کچھ ہے حضور کی نوازش ہے - آیندہ میں ہمیشہ کے لئے توبہ کرتا ہوں
اور توبہ کا خواستگار ہوں - حضور نے فرمایا ؎

زہر نفس بقیامت شمار خواہد بود گنہ مکن کہ گنہگار خوار خواہد بود

جہان خاں زور سے رونے لگا - اور حضور کے مال وجان اور اولاد امجاد کو دعا کرنے
لگا - کسی شاعر نے کیا اچھا کہا - ؎

آں کشتہ ہیچ حق محبت ادا نہ کرد کز بہر دست و بازوئے قاتل دعا نکرد

نقل ہے کہ ایک مرتبہ مؤلف کی موجودگی میں حضور حضرت جناب باباجیو صاحب
مسجد مبارک موضع بھورے مار میں تشریف فرما تھے - اُس روز بہت دور دور سے
احباب جمع تھے - اشراق کا وقت ہوا - تو حضور نے ذرا استراحت فرمانے کا ارادہ کیا -
خلیفہ ملاں بہادر نے حضرت کے بدن مبارک کو آہستہ آہستہ دبانا شروع کیا - ایک
مرتبہ ہاتھ مبارک دبایا تو اتفاق سے آپ کے دست مبارک کی جلد پشت پر چاک آگیا -
اور خون جاری ہو گیا چاک بھی قریب تین انچ کے تھا - حضور کے منہ مبارک سے اُف تک
نہ نکلی - لیکن یہ حالت دیکھکر خلیفہ ملاں بہادر کی جان پر بنی - فوراً خلیفہ ملاں بہادر

Marfat.com

ایک موچی کے گھر گیا اور کہنے لگا کہ میرے اِس ہاتھ کو کاٹ ڈالو وہ موچی بیچارہ خوف کے
بیلے چپ ہو کر کہنے لگا کہ کیا تو مجھ کو قید کرانا چاہتا ہے - میں ایسی حرکت کیوں کروں -
معلوم ہوتا ہے کہ تو مجنوں ہو گیا ہے - خلیفہ ملاں بہادر نے کہا کہ میں مجنوں نہیں -
مجھ سے گناہ ہو گیا ہے - یہ میرا ہاتھ کاٹنے کے قابل ہے - میں اس کے گناہ کے
بدلے کیوں دوزخ میں جاؤں - الغرض ایک لوہار مسمّٰی یہ غلام محمدؐ کے پاس گیا اور
ہاتھ کاٹنے کے واسطے بہت اصرار کیا - لیکن اُس نے ہاتھ کو نہ کاٹا - چند آدمی
حاضرین نے یہ خیال کیا کہ اگر اس کو باباجیو صاحب کی خدمت میں حاضر نہ کیا جاوے -
ممکن ہے کہ اپنا ہاتھ کاٹ ڈالے - ملاں بہادر کو پکڑ کر حضور کی خدمت میں لے گئے -
ملاں بہادر بیچارہ ساون کی بارش کا پتلا بنا ہوا حاضر ہوا - آپ نے فرمایا کہ ملاں بہادر
سچ بتلا کیوں روتا ہے - عرض کیا کہ حضور مجھ سے گناہ ہوا ہے - آپ کے ہاتھ مبارک
کو دباتے وقت زخم آگیا ہے آپ نے فرمایا کہ سب یار آکر دیکھو - ملاں بہادر کی تسلّی کرو - میرے
دونوں ہاتھوں کو دیکھو - دیکھا تو بالکل زخم کا کوئی نشان نہ ملا -

نقل ہے کہ حضور کے غلاموں سے ایک غلام مسمّٰی میاں صوبہ کہ اصل پیدائش اسکی
جانگلی چیناب سے تھی - حضور کی خدمت میں حسب الحکم خلیفہ نامدار شاہؒ رہتا تھا اور آپ کی
ہیمہ رسانی و آب آوری لنگر خانہ اُس کے ذمہ تھی - ایک مرتبہ خلیفہ خانعالم صاحبؒ و سید
چنن شاہ صاحبؒ و دیگر اکابرین خلفائے حضور نے آستانہ بوسی کا مرتبہ حاصل کرنا چاہا
چونکہ زبان افغانی نہ جانتے کے سبب ایک قسم کی تکلیف تھی - سب کا مشورہ یہ ہوا کہ خلیفہ
ملاں بہادر کو ہمراہ لے لیویں - تاکہ ہم سے یہ تکلیف رفع ہو جاوے - اثناءِ راہ میں جب
براہ کوہاٹ الاچی پر گذر ہوا - اُس جگہ سردار صاحب سردار امیر خاں صاحب و خانصاحب
سمندخاں بھی ہمراہ ہو کر خدمت عالیہ میں فخر زیارت سے مشرف ہوئے حضور نے
بعد فراغت طعام سب یاروں کو توجہ اور مراقبہ سے مسرور فرما کر فرمایا کہ میں اپنے حجرہ میں
جاتا ہوں میرے مہمان آنے والے ہیں - اُن کی خاطرداری بھی ضروری ہے - اور آپ آرام
واستراحت فرماویں - جبکہ حضور تشریف لے گئے - احباب باہم گفتگو کرنے لگے - اور

Marfat.com

دریافت کرنے لگے کہ حضور کے مہمان کس جگہ سے آئے ہیں۔ فقیر صوبہ کہنے لگا۔ کہ حضرت باباجیو صاحبؒ سر چشمہ پر رات کے وقت ہمیشہ عبادت کرنے جایا کرتے ہیں اُس جگہ ایک نہایت عجیب نظارہ اور عجائبات مشاہدہ ہوتے ہیں۔ یاران طریقت نے کہا کہ اگر صوبہ ہمارے ساتھ سر چشمہ تک چلے تو ہم بھی اس نعمت عظمےٰ سے فیض اٹھاویں۔ الغرض فقیر صوبہ کو ہمراہ لے کر سر چشمہ کے قریب جو کہ مسجد وڈا ڈر شریف لبفاصلہ نصف میل پر ہے چلے گئے ایک درخت کے سایہ میں سب یار بیٹھ گئے۔ اور روشنی چاند کی ۱۷ یا ۱۸ تاریخ تھی۔ دیکھنے میں آیا کہ حضرت باباجیو صاحبؒ کے گرداگرد جنگل کے شیر صدہا کھڑے ہوئے ہیں اور ہر ایک کو لقمہ ہر لبیہ اپنے کاسہ مبارک سے دیتے ہیں۔ جب حضور فارغ ہوئے۔ تو آپ نے وضو کیا اور نفل ادا کئے اور دعاء کی۔ ہر ایک شیر حضور کے آگے سر بسجود ہو کر جاتا تھا۔ اور آنحضور ہر ایک کے سر پر ہاتھ مبارک لگاتے تھے۔ یہانتک کہ سب چلے گئے۔ پھر حضرت مسجد کی طرف متوجہ ہوئے۔ یاران طریقت ڈر کے مارے حضور کے اثناے راہ سے یک طرف ہو گئے تھے۔ صبح کی نماز ادا کر کے فرمایا کہ صوبہ فقیر کو کہدو۔ کہ میرے سامنے نہ آوے۔ اور میری مجلس میں ہرگز آنا نہ پاوے۔ حاضرین نے عرض کی کہ حضرت باعث خفگی کیا ہے۔ فرمایا کہ فقیر کا راز افشاں ہوگیا۔ اور یہ صوبہ فقیر اسکا باعث ہے۔ میں اُس کو دیکھنا نہیں چاہتا۔ وہ غریب چار سال آپ کی خدمت میں رہا۔ اتنے عرصہ میں حضرت باباجیو صاحبؒ نے اُس کے ساتھ بات تک نہیں کی بیچارہ رات دن روتا رہتا تھا ایک دن اُس کے بخت جاگے اور اقبال نے یاوری کی کہ حضور مسجد کی طرف آرہے تھے۔ صوبہ فقیر چیخ مار کر حضور کے قدموں میں گرا۔ اور کہا ع۔ در کوے تو مژدہ بہ نہ از روے تو دور۔ دریاے رحمت جوش میں آیا اور فرمایا۔ کہ جا ہم تجھ سے خوش ہیں۔ ہماری طرف سے تم کو خلافت کی اجازت ہے۔ مگر ہماری وصیت ہے کہ پہلے جا کر نامدار شاہ کی قبر پر تین سو ختم قران شریف پڑھ کر آؤ۔ چنانچہ ایسا ہی عمل کیا۔ اور دوسری وصیت یہ کہ میرے پوتے سے جو کہ مولف کتاب ہے اشارہ فرمایا کہ اُن سے قران شریف کا دھرانا شروع کر دتا کہ ضبط میں آجاوے۔ حضور کی وفات کے بعد آپ کے روضہ مبارک پر حاضر

ہو کر ایک سو ختم قرآن شریف پڑھا اور مولف کتاب ہذا سے دور قرآن شریف کیا۔ رباعی۔

دلِ پر درد را دوا قرآں　　جان مجروح را شفا قرآں

ہر چہ جوے زنفس قرآں جوے　　کہ بود گنج علمہا قرآں

پھر رخصت ہو کر موضع کھاریاں میں چلے گئے اوسی جگہ فوت ہوئے۔ اور مزار مبارک بھی متصل اسٹیشن کھاریاں ضلع گجرات واقع ہے۔ پیران عظام کی حق شناسی اور مشائخ کی رضا ایسے لوگوں کے نصیب ہوتی ہے۔ رباعی

کافر شوم جو غیر خدا جاں دہم بدل　　اے مدعاے جان من و آرزوے من

عیبم مکن کہ رند یئے من جا طعنہ نیت　　سر سبزِ طاعت است ز آبِ وضوے من

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضور دریائے اٹک سے عبور کرنے کے عازم ہوئے۔ اہل کشتی ملاح وغیرہ سے سپاہیان سردار سکھان نے زور سے اپنی سواری کے واسطے کشتی خاص کر لی بیچارے ملاحوں کا کوئی عذر پیش نہ گیا۔ پہلے سپاہیاں قوم جو کہ سولہ سوار تھے کشتی میں ہمعہ اسپان اندر آئے۔ بعد ازاں حضرت جناب باباجیو صاحب ہمعہ اپنے چند خلفائے وغلامان کشتی پر سوار ہوئے۔ سکھوں کے سپاہیوں سے ایک سپاہی حضور سے بڑی سختی سے بولا کہ حضرت تختہ سے نیچے کھڑے رہیں۔ کیونکہ تختہ پر ہمارے کھانے کی چیزیں ہیں۔ چھو جانے کا خوف ہے۔ حضرت باباجیو صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالے تم کو چھو جانے کی تکلیف سے بچاوے۔ اتنے میں کشتی روانہ ہوئی۔ کشتی کنارہ پر نہ پہنچی تھی۔ کہ تمام سپاہی مشرف باسلام ہوئے۔ موضع خوشحال گڈھ کنارہ دریا پر جو کہ گذرگاہ کشتی ہے۔ سب نے حجامت بنوا کر نماز ظہر ادا کی۔ اُسی روز ملاح جیون و ڈھیرو بیعت طریقہ نقشبندیہ میں ہوئے

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ　　کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قبلہ عالم اثناء راہ سفر پنجاب میں تشریف فرما ہے موضع ڈھوک گیدڑ والی میں ہوئے۔ شام کی دعوت حضور کے ایک غلام مسمی نواب خاں نے کی۔ چونکہ اُس ملک میں دعوت کی۔ علی العموم ایک رسم یہ ہے کہ گھی میٹھا یعنے روغن زرد گرم کر کے کھانے کے وقت مہمان کے آگے رکھا کرتے ہیں۔ اور اس میں شکر ڈالی جاتی ہے۔ جس وقت کھانا

Marfat.com

تیار ہؤا تو حضرت جناب باباجیو صاحبؒ کی خدمت مبارک میں لے گئے۔ حضرت اکثر کھانا
مسجد میں کھایا کرتے تھے۔ اتنے میں نواب خاں کو یاد آیا۔ کہ روغن زرد میں شکر نہیں ڈالی
گئی ایک آدمی کو ایک ہندو کی دوکان پر بھیجا کہ شکر لاوے اُس ہندو نے دریافت کیا کہ
شکر اس وقت کیا کرو گے۔ اُس نے کہا حضرت باباجیو صاحبؒ ایک بزرگ مسجد میں آئے
ہوئے ہیں اُن کے واسطے چاہئے۔ ہندو نے کہا میں قیمت نہیں لینی چاہتا۔ میں خود شکر
لے کر حاضر ہوتا ہوں۔ جس وقت مسجد میں پہنچا تو دیکھا بہت یار حالت وجد وجذبہ میں ہیں۔
اتنے میں آپ کو دیکھ کر حالت وجد میں آ گیا۔ تھوڑی دیر میں جب تسکین ہوئی تو حضور کی
خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با سلام ہؤا۔ حضرت جناب باباجیو صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ
اب تمہارا بھائی ہو گیا۔ اس کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے۔ ایک بھائی صاحب مسلمان نے
اُس کو اُسی وقت اپنی لڑکی نکاح میں دے دی۔ اور ایک اور صاحب نے اپنے گھر میں سے
ایک حصہ گھر کا دے دیا حضور نے اُس کا نام شیخ احمد رکھا۔ اور مدت تک زندہ رہا۔ اب تک
اُس کی اولاد زندہ ہے۔ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ حسنت دوام ما

نقل ہے کہ حضور کے غلاموں سے ایک غلام جو کہ مخلص جان فدا تھا۔ مسمّی پیر محمد ولد حیات
سکنہ بھورے مال بباعث قحط سالی اور اخراجات عیال اطفال تنگ آ کر حضرت کی خدمت
میں حاضر ہؤا آپ مسجد مبارک جو کہ روضہ مبارک کے پاس ہے۔ استراحت فرما کر ذکر نفی اثبات
میں شاغل تھے۔ فقیر محمدؒ نے عرض کیا کہ حضرت کئی روز سے فاقہ پر گذران ہے۔ آج میں تنگ آ کر
عرض کرنے لگا۔ اجازت فرمائیے۔ کہ میں بطرف اشنغر علاقہ پشاور میں ایک ملک ہے جاؤں
حضور نے فرمایا کہ کیا کچھ کام بھی جانتا ہے۔ عرض کیا کہ حضرت ریگ سے سونا نکالنا جانتا
ہوں۔ قبلہ عالم نے فرمایا کہ اچھا صبح اشراق کے وقت اپنا تمام اسباب و اوزار جو کہ
سونا نکالنے کے لئے ہوتا ہے۔ ہمراہ لاؤ۔ چنانچہ حسب الفرمان دوسرے روز حاضر
خدمت ہؤا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ سے ہاتھ ملاؤ۔ اور سورۃ یٰسین شروع کرو۔
اور مشرق کی طرف جاؤ۔ کسی سے بات نہ کرو۔ جس جگہ سورہ ختم ہو جاوے اسی جگہ ریگ

لیکر پانی میں دھوڈالو۔ سونا نکل آویگا۔ اس نے اسی طرح عمل کیا۔ اُس روز اُس کو
قریب دو تولہ سونہ مل گیا۔ دوسرے روز خود بخود اُس جگہ بامید نکالنے سونے کے گیا۔
اور ریگ لے کر دھونے لگا۔ ایک رتی سونا نہ نکلا۔ حضورؒ کی خدمت میں آکر عرض حال کرنے
لگا۔ حضرت نے فرمایا کہ میاں محمدؐ یہ کام کسی ایک وقت پر موقوف ہے۔ خدا کے بندوں
پر جب کوئی وقت آتا ہے۔ تو اُس وقت جو زبان سے کہیں ہو جایا کرتا ہے۔ ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر   گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

نقل ہے۔ کہ حضور قبلہ عالم کی عادت مبارک میں نہایت اتباع سنت اور اجتناب
از نامشروعات رہا کرتی تھی۔ حتے کہ حقہ نوشی و قلیان کش جو شخص معلوم ہو جاوے۔
اُس کو ختم خواجگان میں جو کہ بعد نماز عشاء پڑھا کرتے تھے شریک ہونے کی اجازت
نہیں فرماتے تھے اور یاران طریقت کو نہایت سخت اصرار سے منع فرماتے تھے یہاں تک
کہ حضور کے یاروں میں سے کوئی آدمی حقہ نوش نہیں ہوتا تھا۔ آپ کے غلاموں
سے ایک جاں نثار غلام مسمٰی بہ شاہ احمد سکنہ موضع جلووال نے حضور سے فیضیاب
ہو کر چند روز کے بعد ناجنس مجلس اور نااہلوں کے ساتھ نشست و برخاست اختیار
کی اور حقہ نوشی بھی شروع کر دی۔ اُسی ہفتہ میں ایک رات چارپائی پر سویا پڑا تھا۔ کہ عالم خواب
میں حضرت جناب باباجیو صاحبؒ نظر آئے اور ایک ایسا طمانچہ اُس کے مُنہ پر مارا کہ اُس
کی گردن میں خم آگیا۔ چیخ مار کر اُٹھا اور اُس کے منہ پر ورم پڑی تھی اور آنکھوں سے پانی
جاری تھا کہنے لگا کہ جب تک باباجیو صاحب مجھ کو دم نہ کریں میں کچھ نہیں بتلا سکتا
مجھ کو باباجیو صاحبؒ نے عالم خواب میں فرمایا کہ تو میرا مرید ہو کر حقہ نوشی کرتا ہے۔ اور
ایسی خفگی سے مجھکو طمانچہ مارا جسکی تکلیف میں جانتا ہوں مجھکو حضرت کی خدمت عالیہ میں کسیطرح حاضر کرو۔
انشاء اللہ اُنکی برکت سے میری گردن سیدھی ہو جائیگی۔ آخر اُس کے قریبی اُس کو
جناب باباجیو صاحبؒ کی خدمت میں چارپائی پر اُٹھا کر لے گئے حضرت باباجیو صاحبؒ
نے فرمایا کہ جو میرا مرید ہوگا وہ ہرگز حقہ نوشی نہ کریگا۔ اور فرمایا۔ ؎

شکم پر میکنی از نعمت شاہانہ تنی   کہ اسہال آورد ہر کہ خورد حب السلاطیں را

پس لوگوں کو چاہئے کہ خدا کی شکر گذاری کرو اور گناہ سے پرہیز کرو۔

زہر نفس بقیامت شمار خواہد بود ۔ گنہ مکن کہ گنہگار خوار خواہد بود

نقل ہے کہ حضرت قبلہ عالم کے مخلص جان فدا میاں عبید اللہ و میاں سعد اللہ صاحب حقیقی بھائی قوم قریشی سکنائے موضع کوٹ چھچی ضلع اٹک حضور کے خاصوں میں شمار تھے میاں سعد اللہ صاحب نے ایک ٹکڑا زمین کا موضع جلالی متصل اٹک ملکیت رکھتا تھا۔ میاں صاحب نے اپنی زمین کی حد میں کنواں آب پاشی کے لئے لگایا تھا۔ ایک مخالف اہل دیہہ نے جو کہ میاں صاحب سے دل میں عداوت رکھتا تھا۔ اُس کنوئیں کے قریب اپنی حد میں اور کنواں پانی کا لگوایا۔ میاں صاحب کے کنوئیں پانی اُس کے باعث کم ہو گیا۔ اور اس کا پانی زراعت کو ناکافی ہو گیا۔ میاں صاحب سعد اللہ نہایت غمناک ہو کر حضور کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر اپنی حالت بیان کی حضرت نے تین عدد سنگریزہ روڑ پکڑ کر دم کر دیئے اور فرمایا کہ اپنے کنوئیں میں ڈالدو۔ میاں صاحب نے حضور کے حکم کے موافق عمل کیا اُس روز سے اب تک پانی کم نہیں ہوا۔ اور مخالف پشیمان ہو کر تائب ہو گیا۔

ہر کہ باخلاص قدم میزند ۔ عیسیٰ وقت است کہ دم میزند

نقل ہے کہ خلیفہ ملاں بہادر ایک روز اپنی زمین کے فصل و زراعت دیکھنے گیا۔ تو اُن کی طبیعت میں یہ خیال آیا کہ حضرت جناب باباجیو صاحبؒ کے مخلص یار آیا کرتے ہیں اگر اس جگہ ایک کنواں پانی کا بنایا جاوے تو سبزی وغیرہ روزمرہ حضرت باباجیو صاحبؒ کے یاروں کو بلا تکلف پہنچا دیجاوے۔ باعث آرام یاران و آسائش خاندان حضور ہو کر میرے لئے سعادت دارین ہو جاویگا۔ دوسرے روز اس جگہ اپنے فرزندوں کو لے کر کنواں کھودنا شروع کیا۔ قریب تین چار گز کے پہنچے تو اُس میں پتھر سخت نظر آیا۔ ایک ہفتہ بعد دوسری جگہ کنواں شروع کیا وہ بھی لبشرح صدر چار جگہ کنواں لگا کر دیکھا تو نیچے سے سخت پتھر آیا۔ لاچار ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لب ادب عتبہ پر رکھکر عرض بیان حال کیا۔ اور حضور نے فرمایا کہ ایک پتھر لاؤ۔ میں تمہیں دم کر کے دیتا ہوں سنتے الفور ملاں بہادر جا کر ایک پتھر لایا اور حضور نے اپنے لب مبارک سے لگا کر

Marfat.com

دم کیا اور فرمایا کہ اُس کو ایک کنوئیں میں زور سے ڈال دو۔ اللہ تعالےٰ اُس کنوئیں میں پانی بہت جاری کردیگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہمارا شکرانہ پہنچا دو۔ عرض کیا کہ حضور جو فرماویں میں حاضر کرونگا۔ حضور نے فرمایا کہ میرے واسطے ایک مرغ لے آنا تا کہ میرا رفیق سحری ہوا کرے۔ ملاں بہادر نہایت خوشی سے رخصت ہو کر چلا گیا اور حضور کے حکم کی تعمیل کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اُس کنوئیں سے ایسا پانی کا چشمہ جاری ہوا جو اب تک موجود ہے۔ ملاں بہادر چھ عدد مرغ حضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور فرمایا کہ حضرت آپ کی برکت سے میرا کام ہو گیا۔ پانی بہت ہو گیا۔ کسی صاحب نے حاضرین میں سے کہا کہ یہ کام بباعث ادب و خدمت گذاری ملاں بہادر کے ہوئے اور یہ بیت مناسب حال کہا۔ ؎

شبان وادی ایمن گہے رسد بمراد   کہ چند سال بجاں خدمت شعیب کند

کلید گنج سعادت قبول اہل دل است   مباد کس کہ دریں نکتہ شک و ریب کند

نقل ہے کہ حضرت قبلہ عالم کے غلاموں سے ایک مسکین درویش مسمیٰ میاں منگہ سکنہ موضع رنگلی ضلع اٹک کا باشندہ بمرض جذام مبتلا ہو گیا۔ علاج حسب التوفیق ہوتا رہا۔ فائدہ مند ثابت نہ ہوا۔ آخر لاچار ہو کر حضور کی خدمت اقدس میں پہنچا۔ اور نہایت انکساری اور گریہ زاری سے عرض کرنے لگا کہ میرے کھانے اور پینے کا انتظام مشکل ہو گیا۔ کوئی آدمی میرے کھانے پینے کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا۔ کہ اچھا اللہ تعالےٰ تمہارا حافظ ہے۔ ذرا فکر نہ کرنا۔ اتنے میں حضرت وظیفہ نفی اثبات کرتے رہے۔ اور کھانا لنگر کا درویشوں کے لئے لایا گیا۔ حضور نے اپنے ہاتھ مبارک سے مسمیٰ منگا فقیر کے ہاتھ دُھلائے۔ اور کھانا اپنے ہاتھ مبارک سے کھلایا۔ اور ہر ایک لقمہ پر حضور یہ دعاء پڑھ کر کھلاتے تھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئٌ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک ہفتہ میں اُس کو شفاء کامل ہو گئی اور حضور جب تشریف فرمائے موضع جیورہ شریف ہوئے تو حضور کی خدمت میں ہر روز حاضر ہوتا تھا۔ اور

حضور کے مال و جان کو دعا دیا کرتا تھا اور یہ کہا کرتا تھا۔ ؎

دستِ شفا رسید مرض خود بخود گریخت

حضور کے وصال کے بعد کئی سال فقیر میاں منگا مؤلف کی قلبہ رانی کے کام میں مصروف رہا حضور کے وصال کے بعد جب کہیں ذکر حضور کے نام مبارک کا آوے تو زار زار روتا تھا اور کہا کرتا تھا۔ ؎

شربتے از لبِ لعلش نچشیدیم و برفت — روے مہ پیکر او سیر ندیدیم و برفت

نقل ہے کہ حضور قبلۂ عالم کی خدمت میں ایک مرتبہ سردار خدا بخش خاں و خانصاحب محمد بخش خاں ساکنان سرائے صالح ضلع ہزارہ نے ایک راس گاؤمیش واسطے دودھ دینے کے پیش کی تھوڑے روز گذرے کہ شیر دار ہو گئی۔ لیکن خدا کی قدرت کسی آدمی کو پاس نہ آنے دیتی ہملوگوں نے تنگ آکر حضور کیخدمت میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس لے آؤ اور اُس کا دودھ نکالو چنانچہ حضور کے پاس حاضر کی گئی۔ اور دودھ لیا گیا۔ کسی طرح انکار ظاہر نہ ہوا۔ دوسرے وقت پھر ویسی ہی تکلیف دینے لگی۔ دوبارہ حضرت کی خدمت عالیہ میں عرض کی۔ فرمایا کہ میرے پاس لاؤ۔ اور اُس سے دودھ نکالو۔ جس وقت حضور کے سامنے کیا تو فوراً دودھ نکالا۔ حضرت باباجیو صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ میرے حاضر ہونے بغیر نہیں دودھ نہیں دیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کرتا تھا۔ جب تک جناب باباجیو صاحب علیہ الرحمۃ کو نظر سے نہ دیکھتی۔ دودھ اُس سے کوئی نہیں لے سکتا تھا۔ چنانچہ ایک روز حضور کسی کام کے واسطے مسجد میں دیر تک کھڑے رہے اس اثناء میں مال مویشی کو چراگاہ میں جانیکا وقت آگیا۔ اُس گاؤمیش کو ویسا ہی چھوڑ دیا گیا۔ اتنے میں حضور کو راستہ میں مال مویشی نظر آئے۔ ایک درویش شہامد نام کو فرمایا۔ کہ برتن لاکر اس گاؤمیش سے دودھ نکال کر گھر پہنچا دو۔ آپ اُسی جگہ کھڑے رہے۔ مسمیٰ شہامد فقیر نے دودھ لے کر گھر پہنچایا۔ سبحان اللہ۔ اہل خدا کی حالت پر جانور بھی جاں فدا ہوا کرتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے۔ مثنوی۔

ہیں کہ اسرافیل وقت اند اولیا — مردہ را زیشان حیات است و نما

گر تو سنگِ خارۂ مرمر شوی   گر بصاحب دل رسی گوہر شوی

نقل ہے کہ حضرت قبلۂ عالم کے اخلاص مند غلاموں میں سے ایک آپ کا غلام جہان محمد
قوم آہنگر ساکن موضع کنٹ کا رہنے والا تھا اس کے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اس تکلیف
میں نہایت پریشان خاطر رہتا تھا۔ ایک روز اس کو خیال آیا کہ میرے پاس جو سامان وآلہ
آہنگری ہے میرے کس کام۔ چلو اس کو حضرت باباجیو صاحبؒ کی خدمت میں وڑا وڑ شریف
پہنچا دیا جاوے۔ چنانچہ فقیر میاں نیک محمد کو جو کہ حضور کا قدیمی غلام اور افغانی زبان جانتا تھا
ہمراہ لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت باباجیو صاحبؒ نے فرمایا کہ جان محمد
تم نے یہ کیا تکلیف کی۔ عرض کیا کہ حضرت میرا کوئی فرزند نہیں ہے۔ ہمارے یہ کس کام کے ہیں
فقیر نے اجتک کسی کے آگے اپنا مطلب دلی ظاہر نہیں کیا۔ کیونکہ اوروں کی امید نہیں بقول کسے

ز بیدرداں علاج درد خوجستن بآں ماند   کہ خار از پا برون آرد کسے یا میش عقرب ہا

لہٰذا بغیر سایہ بلند پایہ حضور کے ہمارا کوئی پشت پناہ نہیں۔ جس کی خدمت میں عرض کی جاوے
فقیر سخت مایوسی کی حالت میں حضور کے قدموں میں پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ
اپنے فضل وکرم عمیم سے تمہاری حالت پر رحم فرماوے گا۔ اور صبر سے تمہارے دل
کی امیدیں پوری ہوں گی۔ رخصت کے وقت حضور نے ایک تعویذ دیا۔ اور دعا فرمائی
اور کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ دو لڑکے اور ایک لڑکی تمہیں عطا کرے گا۔ پہلے لڑکے کا نام
سلیمان اور دوسرے لڑکے کا نام غلام محمد اور لڑکی کا نام عائشہ رکھنا۔ افسوس کہ
تمہارا لڑکا سلیمان تمہارے سینے پر داغ لانے والا ہے۔ اس پر صبر کرنے کے صلہ
میں اللہ تعالےٰ غلام محمد کو صاحب اولاد کرے گا۔ خلیفہ جان محمد کہنے لگا کہ حضرت میں
وہ سوختہ نصیب ہوں کہ جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر حضور کا سایہ ہمایوں میرے
سر پر آجاوے اور مشکل حل ہو جاوے تو کیا مشکل ہے۔ کیا کسی شاعر نے اچھا کہا ہے

دل طالب درماست دوا بلکہ تو باشی   بیمار از انم کہ شفا بلکہ تو باشی
رنجیدن شاہاں ز گدا رسم قدیم ست   شاہے کہ نرنجد ز گدا بلکہ تو باشی

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم سے بعض احباب اسی موضع کنٹ میں عالم خواب میں

Marfat.com

مشرف بزیارت ہوئے اور آپ نے سب کو عالم خواب میں تاکید سے فرمایا کہ فلاں آدمی جو خلیفہ جان محمد کے گھر میں نقصان پہنچاتا ہے منع کیا جاوے۔ ورنہ سخت تکلیف پاویگا۔ صبح کیوقت سب یاران طریقت وغیرہ نے اس کو منع فرمایا۔ لیکن وہ بداعمال اپنے ردی خیال سے باز نہ آیا۔ ایک روز سب لوگ کسی تماشے کے واسطے گاؤں سے باہر جانے لگے۔ وہ بھی انکے ساتھ ان کی گھوڑی پر سوار ہوکر چلا۔ راہ میں گھوڑی نے اس کو ایسا گرایا کہ اس کے وجود کا ایک عضو نہ بچا۔ سب ریزہ ریزہ ہوگئے اور اسی جگہ فوت ہوگیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اہل خدا کی کوئی بات خالی از حکمت نہیں ہوتی ؎

مزاج طفل را خود دایہ داند بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند

وہی واقعہ ہے کہ بادشاہ بخارا شکست کے وقت رو بہزیمت ہوکر حضرت خواجہ بہاؤالدین ساری رحمتہ اللہ علیہ سے کہتے تھے۔ ؎

کہ کند جود تو بکان گہر آں کند تیغ تو بجان عدو

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلۂ عالم اپنے گھر کی دیواریں بنوا رہے تھے اور تمام کار عمارت فقیر خلیفہ جان محمد کے سپرد تھا۔ ایک روز خلیفہ جی کو دل میں یہ خیال گزرا کہ آدمی کو کس طرح سے دل میں صفائی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور صوفی کس طرح مریدوں کی تسخیر کر لیتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ کوئی چیز دم کرکے کھلا دیتے ہیں۔ یا کچھ ان کے لئے پڑھتے ہیں۔ اتنے میں حضرت باباجیو صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ جان محمد آؤ میرے پاس چلو۔ چنانچہ حضرت باباجیو صاحب کی جگہ پر حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ جان محمد نسوار لے لو۔ یہ بھی ایک شغل عجیب ہے جان محمد نے جب نسوار لی اس کے دل میں ایسی روشنی اور مکاشفہ ہوا کہ سبحان اللہ۔ فوراً یہ خیال دل میں آیا کہ جو میرے دل میں پہلے خیال تھا بالکل غلط ہے۔ بلکہ جو فیض ہوتا ہے۔ اور دل میں کشف ہوجاتا ہے صرف نسوار کے سبب ہے۔ ورنہ اور کوئی کرامت اور بزرگی نہیں تھوڑے دیر کے بعد جان محمد اپنے کام پر چلا گیا اور دل میں یہ خیال کیا کہ یہ بزرگی محض نسوار کی ہے اور کوئی وجہ نہیں۔ بہتر ہے کہ جب حضرت باباصاحب بستر استراحت فرماویں گے حضرت سے نسوار کی ڈبی چرا کر لیجانی چاہئے۔ اور اسی نسوار سے لوگوں کو فیض ہوتا ہے۔ میں بھی اپنے مریدوں کو

Marfat.com

لسوا دیکر تسخیر اور صفائی قلب کرایا کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی جان محمد نے کیا۔ جب لسوار چورا کرلے گیا
ذرہ صفائی اور مکاشفہ نظر نہ آیا۔ اس وقت ڈبی حضور کے پاس واپس رکھ کر چلا گیا۔ ظہر کی نماز
کے وقت حضرت جناب باباجیو صاحبؒ نے فرمایا کہ جان محمد ایسے تھوڑے تھوڑے خیال سے
اعتقاد میں خیال خام نہیں لانا چاہئے۔ ؎

دل کہ پر از وصف حیا میشود　　آئینہ نور صفا می شود
دیدۂ بے شرم پسندیدہ نیست　　در نظرِ عقل خود آں دیدہ نیست

اسی روز سے جان محمد نے ترک خانماں کر کے حضور کی غلامی ہمیشہ کے لئے اختیار کی
اور جب کبھی وجد کی حالت میں ہوتے تو یہ فرماتے تھے۔ ؎

حسن سبزے بخط سبز مرا کرد اسیر　　دام ہمرنگ زمیں بود گرفتار شدم

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قبلۂ عالم جناب باباجیو صاحبؒ کی خدمت عالیہ میں خلیفہ خانعالم
صاحب و مولوی فضل الدین صاحب خونی چک والے اور بہت خلیفے حضور کی مجلس میں
مستفیض ہو رہے تھے کہ حضور کے لنگر سے طیاری تقسیم لنگر خانے کا وقت آ گیا
حسب معمول کھانا درویشوں کے لئے لایا گیا۔ اس روز تمام درویشوں اور مسافروں
کے لئے کھچڑی تیار کی گئی تھی۔ حضور نے خلیفہ خانعالم و مولوی فضل الدین صاحب و بابا
فضل الدین و مولوی مست علی صاحب وغیرہ کو ہمراہ اپنے ایک جگہ پر طعام کھانے کا مجمع ہوا۔
قدرت سے روغن زرد جو کہ اس کھچڑی میں تھا مولوی فضل الدین صاحب کی طرف زیادہ چلا
گیا حضرت قبلہ عالم نے خلیفہ خانعالم کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آج تو مولوی صاحب
فضل الدین روغن زرد کو کشف کے ذریعہ سے اپنی طرف کھینچ کر لے گئے۔ حضرت کا یہ
ارشاد ہونا تھا کہ مولوی صاحب فضل الدین صاحب کو اس درجہ کی صفائی اور کشف حاصل
ہوا کہ دور دور سے خدا کے بندے فیضیاب ہو کر منتہی ہوتے رہے۔ مولوی صاحب
مرحوم کی کشف و کرامت کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ اور اکثر مولوی صاحب
کی حالت مؤلف کتاب کو معلوم ہے۔ مولوی صاحب نے ایک سو سال کی عمر سے متجاوز
ہو کر ۱۳۲۵ھ ماہ شعبان میں وصال پایا۔ مزار مبارک خاص موضع چک متصل گجرات پنجاب ہے

Marfat.com

خوش نصیب ہیں۔ وہ صاحب جو اہل اللہ کے سایہ میں ہو کر لباس غلامی میں جلوہ افروز ہوئے ہیں

سرنوشتِ داغ گوں را راست میسازد نیاز   نقش معکوسِ نگیں از سجدہ میگردد درست

نقل ہے کہ حضرت قبلۂ عالم کے تیراہ سے بمقام ڈرا در تشریف فرما ہونے کے بعد ایک مسکین زمیندار مسمی محمد اعظم آپ سے داخل طریقہ نقشبندیہ ہوا۔ خدائے تعالیٰ جل شانہٗ کے فضل و کرم سے اس کی حالت ایسی منتہی گے لباس میں آئی کہ خلفائے وقت تمام اس کے گرد قدم کی خواہش پر فدا ہوتے تھے۔ حضور کے مال مویشی کی خدمت تواضع کو اپنا فخر دارین سمجھا کرتے تھے۔ کئی سال اسی خدمت گزاری گزر رہے۔ حضور کے انتقال کے بعد مخلص مذکور کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ اور کار خدمتگذاری سے معذوری ہوئی۔ چونکہ اس کی دلی تمناء قبلہ عالم کی خدمت عالیہ میں رہنے کی تھی۔ مگر چونکہ بہ سبب نابینائی کے خدمتگذاری سے عاجز ہو گیا اور ہمیشہ بباعث فرط محبت جو کہ کمال شوق دراقدس پہ عتبہ بوسی کی وجہ سے تھی۔ حضرت کی مزار مبارک پر جاروب کشی اختیار کرلی اور چند سال اسی طریق سے حضرت کے مزار مبارک کے گرداگرد روزمرہ صفائی کرنے میں وقت بسر کرتے رہے۔ ایک روز بعد فراغت اپنے کار خدمت معمولہ حضرت کے مزار مبارک کے آگے روبمشرق کر کے مراقبہ میں ہوا۔ اور حضرت کو اس زندگی کے لباس میں دیکھا۔ گویا حضرت باباجیو صاحبؒ اس کو نظر آئے۔ اور سیاہ جبہ مبارک پہنا ہوا ہے اور اس حالت میں فرمایا کہ محمد اعظم کیا حال ہے۔ میں عرض کرنے ہی لگا تھا کہ حضور نے ایک طمانچہ میرے منہ پر مارا۔ اور ایسے زور سے میرے منہ پر طمانچہ لگا کہ میں بیہوش ہو گیا۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ دیر کے بعد جب ہوش آئی تو اس وقت دونوں آنکھوں میں بینائی معلوم ہوئی۔ اور اس خوبی کی نظر ہوئی جیسے زمانہ جوانی کے وقت میں تھی۔ سب یار تعجب میں آئے اور جب کوئی اس کی حقیقت دریافت کرتا تو کہا کرتے تھے۔ کہ یہ مقام خاموشی کا ہے۔ اپنے سے فناہ ہونے کے بعد نظر آتی ہے۔

افروختن و سوختن و جامہ دریدن   پروانہ زمن شمع زمن گل زمن آموخت

نقل ہے کہ حضور قبلۂ عالم سیر پنجاب سے واپسی پر دریائے اٹک کے کنارے سے

سوار کشتی ہوئے۔ ایک فقیر مسمی بہ بابا جمال سکنہ اورنگ آباد کے حضور کو شکرانہ دینا تھا جو
بروقت رخصت ہونے بھول گیا تھا۔ کشتی چلی تو آپ کو یاد آیا اور ملاح سے پکارا کہ قدرے
کشتی کو خدا کیواسطے ٹھہری کرو۔ ملاح نے کشتی ٹھہری کی فقیر جمال نے پانی کے کنارہ سے
اندر حضور کو روپیہ دینے لگا۔ جو ہاتھ سے پانی میں گر گیا۔ نہایت پریشان ہو کر رونے لگا
اور کہا کہ میری بدقسمتی کا سبب ہے۔ میری نیاز قبول نہ ہوئی۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقہ خدا
کی جناب میں قبول ہو چکا ہے ہرگز گم نہیں ہوگا۔ تلاش کرو۔ فقیر جمال پانی میں ہاتھ سے تلاش
کرنے لگا۔ پہلی ہی مرتبہ وہی روپیہ اس کو ہاتھ میں آیا۔ اور حضور کی خدمت عالیہ میں نذر کیا۔
حاضرین نہایت تعجب میں ہو کر طوق غلامی سے مشرف ہوئے اور داخل طریقہ عالیہ نقشبندیہ ہوئے
فقیر جمال آپ سے رخصت ہو کر گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ حضرت مجھ کو اپنی یاد خاطر سے
فراموش نہ کرنا۔ اسی روز سے اسکو جذبہ جاری ہو گیا۔ اور ہر وقت جذبہ میں رہا کرتا تھا۔ اور حضور کی طرف
منہ کر کے مضمون اس بیت کا پڑھا کرتا تھا۔ ؎

در آشنائے نماز ایجاں نظر برقامت حارم ۔۔۔ مگر از قامت خوبت قبول افتد نماز من

نقل ہے کہ حضور قبلۂ عالم نور اللہ مرقدہ سے جبکہ خلیفہ نامدار شاہ صاحب مجاز طریقہ نقشبندیہ
ہوئے چند سال کے بعد حضور نے اپنی کمال شفقت سے خلیفہ نامدار شاہ کے فرزند مسمی بہ غلام نبی کو
نسبت فخر دامادی عطا فرمایا اور اپنے گھر میں غلام نبی کو ہمیشہ کے لئے رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا چنانچہ
ایک سال غلام نبی خاص بمقام تیراہی شریف حضرت قبلہ عالم کی خدمت میں رہا۔ بعد ازاں ارادہ پنجاب
کیطرف روانگی کا کیا۔ اس ارادہ سے حضور عالی ناخوش تھے۔ اور فرمایا کہ غلام نبی کو کوئی فائدہ پنجاب
کی طرف جانے میں نہیں۔ فقیر تو اجازت نہیں دے سکتا۔ اسکی اپنی مرضی ہے۔ البتہ اگر پنجاب میں جائیگا
تو سخت پشیمان ہوگا مگر بعض شقی ازلی نے جو کہ بظاہر حضرت قبلۂ عالم کے غلام بنے ہوئے تھے غلام نبی
کو ایسا پختہ مشورہ میں ملالیا کہ حضرت قبلہ اقدس کے فرمان کو دل میں آنے دیا۔ اور نہ حضور کی اجازت
اور خوشی کا لحاظ مدنظر رکھا۔ تھوڑے روز میں غلام نبی کو ہمراہ لیکر وہی بدبخت مرید موضع ہنتیال
ملک پنجاب میں پہونچے۔ ایک دو ماہ کے بعد غلام نبی کو ہمراہ لیکر ضلع ہزارہ میں چلے گئے اس جگہ
غلام نبی کو بغیر کسی تکلیف وعارضہ کے ایسا جنون ہو گیا کہ گردن بھی اس کی کج ہو گئی۔ اور ہوش وحواس

Marfat.com

مطلق جاتے رہے۔ علاج وغیرہ جو اسجگہ میں کرائے گئے مؤثر نہوئی۔ آخر سب حاضرین احباب نے
کہا کہ یہ تکلیف بباعث ناخوشی حضرت باباجیو صاحب کے عائد ہوئی ہے۔ جبتک حضرت قبلۂ عالم سے
دعائے خیر و صحت کی التجا نہ کیجاوے کوئی امید صحت نہیں ہو سکتی۔ یاران طریقت نے اتفاق
سے غلام نبی کو بحالت بیماری تیراہ میں پہنچا کر جناب باباجیو صاحب سے طلب دعائے صحت کی التجا کی۔
حضرت باباجیو صاحبؒ نے فرمایا ؎

گر صد ہزار لعل و گہر میدہی چہ سود　　دل را شکستۂ نہ کہ گوہر شکستۂ

لاچار ہوکے سب خاموش ہوگئے۔ دوسرے روز پھر سب یار ملکر جناب حضرت باباجیو صاحب
کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ عالم نے غلام نبی کو دیکھ کر کہا کہ فقیر نے تم کو پنجاب کے جانے سے
منع نہیں کیا تھا۔ اس کا نتیجہ دیکھا۔ سب یاران سر برہنہ ہوکر باباجیو صاحبؒ کے قدموں پر گر پڑے
اور عرض کرنے لگے خدا اور رسول اور مشائخ نقشبندیہ کی طفیل یہ قصور معاف فرمایا جاوے ؎

ہرچہ ہست از قامت ناساز و ناہموار ماست　　ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

حضرت باباجیو صاحبؒ انکی انکساری دیکھ کر نہایت شفقت سے اُنکی حالت پر رحم فرما کر دعائے صحت
درگاہ الٰہی سے طلب کی۔ اور کئی دن متواتر بعد نماز صبح کچھ پڑھ کر دم کرتے رہے۔ حق تعالےٰ نے تھوڑے
دنوں میں صحت کلی عطا فرمائی اور لکنت زبان بھی جاتی رہی چھ ماہ تندرستی کیحالتمیں حضور کی خدمتمیں حاضر رہے
اور پھر بطریق اول ارادہ پنجاب جانیکا کیا۔ باباجیو صاحب نے فرمایا کہ فقیر پنجاب جانیکی اجازت نہیں دیتا غلام نبی اگر اپنی مرضی
سے جاتا ہے تو اسکی مرضی رہی امید ہے کہ جلد پشیمان ہوکر واپس آئیگا۔ اور اسوقت کو پچھتائیگا ع گیا وقت
پھر ہاتھ آتا نہیں۔ لیکن بخلاف مرضی جناب باباجیو صاحب کے روانہ پنجاب کو ہوگئے اور جب موضع ہنتیال شریف جہاں
اُنکے والد بزرگوار کا مزار مبارک ہے پہنچے ابھی دو تین دن نہ گزرے تھے کہ اُسیطرح بحالت جنون و عقد اللسان
بیمار ہوگئے۔ پھر چند یار بخدمت حضرت باباجیو صاحب دعا کرانیکی نیت سے پہنچے جب حضور قبلۂ عالم کی خدمتمیں
پہنچے اور غلام نبی کی علالت کا حال الف سے ی تک سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ اب بہت سخت مشکل ہوئی کہ اختیار کی باگ ہاتھ سے جاتی رہی
کیا کیا جاوے کہ تقدیر کے آگے چارہ نہیں۔ یار رونے لگے اور دست بستہ عرض کیا یا حضرت غلام نبی بیماری کے سبب سے اپنے بدن کے کپڑے
پھاڑ کر برہنہ ہوجاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اسکو صبر عنایت کرے۔ اسروز سے کپڑے چاک کرنے سے باز رہ گیا اور جنون کیحالت تا دم مرگ
بدستور رہی قریب تیس سال اسی بیماری میں رہ کر انتقال ہوا ۱۳۳۲ھ کی وفات ۷ رجب ہے۔۔۔۔

Marfat.com

نقل ہے کہ حضرت قبلۂ عالم جناب بابا صاحب جیو رحمۃ اللہ کی گھوڑی سمند رنگ جو آپکی سواری
کے لئے خاص تھی خلیفہ خانعالم بادلی شریف ضلع گجرات کے رہنے والے کے سپرد کردی اور
فرمایا کہ فقیر کی گھوڑی لیجاؤ چنانچہ لیگئے۔ ایک خلیفہ کے سپرد کردی خلیفہ خانعالم صاحب نے اس گھوڑی
کی خدمتگذاری اس حد تک شروع کی جس کے بیان سے قلم قاصر ہے اور یاران طریقت
کو اسپر سواری سے منع فرمایا۔ یہانتک کہ اسکے منہ میں دہانہ ڈالنے کی ممانعت فرمائی۔ اور خلیفہ
خانعالم صاحب گھوڑی کے قدموں پر دو وقت ہاتھ لگا کر تمام بدن پر پھیرا کرتے تھے جبتک گھوڑی
سامنے رہتی خلیفہ صاحب کھڑے رہتے تھے۔ جب کوئی مریض خلیفہ صاحب کے پاس آتا تھا
تو آپ گھوڑی کے دہانہ کو پانی میں دھوکر پلا دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ اسکو شفا بخشتا۔ یاران طریقت
جان فدائے حضرت باباجیو صاحب مسمّی بہ بابا فضل الدین صاحب و بابا الہی بخش صاحب بڑی آرزو
سے اس گھوڑی کو موضع بھور ضلع گجرات میں واسطے خدمت تواضع کے لے گئے۔ بابا فضل الدین
وغیرہ یاران گھوڑی کو بخیال خوشی خاطر اپنی زراعت گندم سبز میں آوارہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔ اور
بعضے اہل دہ کو اس بات پر غصہ دل میں آیا کرتا تھا کیونکہ رستہ میں ان کی زراعت پایمال ہونیکا اندیشہ
تھا۔ اللہ تعالےٰ کی عنایت تھی کہ گھوڑی اس چال سے زراعت کے کنارہ سے بلا کسی آدمی کے پکڑنے
کے جاکر بابا فضل الدین صاحب کی فصل میں گندم کا فصل کھایا کرتی اور زور سے کوئی آدمی اس کو
اپنے فصل میں لیجانا چاہے تو گھوڑی بچاتی تھی اور کسی زراعت سے قسمیہ ایک شاخ گندم نہ کھاتی۔
اس سال جو اس زمین سے مالکوں نے غلہ گندم حاصل کیا بیان کرتے ہیں کہ اب تک پھر اس اندازہ
کا غلہ نہیں ہوا۔ محمد یار نے اپنی اوقات اس غلامی میں صرف کرتے پر جان نثار رہا۔ چند سال کے بعد
باباجیو صاحب سے وہ گھوڑی تواضع کی خاطر سرداران خدابخش خاں و محمد بخش صاحب ضلع ہزارہ
مقام ملہے صالح لے گئے حضور کے انتقال کی تاریخ سے بعد تیسرے روز جاں بحق ہوکر اس
دنیا ناپائدار سے رخصت ہوئی۔

نقل ہے کہ حضرت جناب قبلہ عالم کی خدمت مبارک میں ایک زمیندار بنام خدابخش سکنہ پوڑ پسوال
ضلع راولپنڈی جو کہ مسجد کی خدمت آبرسانی پر خادم تھا حضور سے بیعت ہوکر اسی روز صاحب مجاز ہوا۔
بوقت روانگی حضرت باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک روڑ پتھر کا دم کرکے اسکو دیا اور فرمایا کہ ایک

تالاب بناؤ اور اس کے کنارہ میں اس کو دفن کر دو چنانچہ ایسا ہی عمل کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس تالاب پانی کے کنارہ میں نہایت عمدہ قسم کا باغ اور درخت ہر قسم کے لگانے سے تعا و پنجاب تیار ہوا۔ اور خلیفہ خدا بخش بنام باباجیو صاحب ثانی حالا مشہور ہوا۔ ہمیشہ صائم رہا کرتے تھے ایکمرتبہ بباعث تمام کیمیاگری بقید فرنگ گرفتار ہوئے! اور کسی مخالف نے حکام کو یہی سنایا کہ خلیفہ خدا بخش سرکار کیساتھ آلہ حرب و جنگ تیار کرنے میں سرگرم ہے! و رباغی ہونا چاہتا ہے بصورت قید ہو جانے کے جس وقت جیل خانہ میں خلیفہ صاحب کو لے گئے تو آپ کے ہاتھ سے ہتھکڑی ٹوٹ گئی۔ دوسرے ہاتھ کڑی ڈالی وہ بھی ٹوٹ گئی۔ جس ہاتھ میں کڑی ڈالتے فوراً ٹوٹ جاتی۔ ملازمان پولیس نے افسر کو اطلاع دی۔ حکم ہوا کہ اس فقیر کو حوالات میں رکھو۔ صبح دیکھا جاوے گا۔ رات کے وقت افسر پولیس خوف سے ڈرتا رہا۔ اور حضرت باباجیو صاحبؒ کو خواب میں دیکھا۔ کہ در بارہ خلیفہ خدا بخش سفارش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اگر خلیفہ خدا بخش کو نہ چھوڑ دیا جاوے تو تمہارے ساتھ وہ سلوک ہو گا جو تمہاری اولاد کو ہفت پشت تک یاد رہے گا۔

اور ادہر خلیفہ خدا بخش صاحب کیساتھ تمام شب حوالات میں حضرت باباجیو صاحبؒ یہ تاکید کرتے رہے۔ کہ ہرگز خیال نہ کرنا۔ یہ مصیبت آج ہی ٹل جاوے گی۔

حضرت باباجیو صاحبؒ نے مسافت ستر میل سے ایک درویش مسمی بہ خدا بخش ساکن گرچہ ضلع ایضاً کو واسطے تسلی خلیفہ خدا بخش روانہ فرمایا۔ اور کہا کہ بالکل اطمینان رکھیں تمام مشایخ نقشبندیہ تمہاری مدد کے واسطے جمع ہو کر آتے ہیں مطمئن رہیں علے الصباح دوسرے روز افسر پولیس نے فقیر صاحب سے معافی لی اور رہا کر دیئے گئے۔

اگر بوسہ بر خاک مرداں زنی　　بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند　　ہمانا کزیں توتیا غافل اند

تاریخ وفات ۱۲۹۳ھ مزار متصل پوڑ پسوال بر کنارہ تالاب

نقل ہے کہ حضور قبلہ عالم کا قیام جبکہ بمقام وڈا ڈرتھا۔ ایک زمیندار مسمی بہ میر اعظم نے اپنی زوجہ کو بباعث ناسازشی کے اپنے عقد سے علیحدہ کر دیا تھا۔ اس کے بطن سے

Marfat.com

ایک دہ سالہ فرزند تھا۔ ایک روز وہ لڑکا اپنی والدہ کے ملنے کو چلا گیا تھا۔ مسمی میر اعظم کو جوش جہالت پیدا ہؤا۔ اور اس لڑکے کو مارنے لگا۔ تلوار نکال کر لڑکے کے درپے ہؤا لڑکا بیچارہ خوف کا مارا ہؤا دوڑا اور حضور کے دامن مبارک میں پناہ لی۔ میر اعظم تلوار نکالے ہوئے حضرت قبلہ عالم کے پاس آکر بڑے تکبر سے بولا کہ حضرت اس لڑکے کو چھوڑ دو اور دامن مبارک سے نکال دو۔ حضرت باباجیو صاحبؒ نے فرمایا کہ لڑکا بیچارہ روتا ہے اور میری پناہ میں بیٹھا ہے اس کو کچھ نہ کہنا۔ اس کمبخت نے تلوار بے تحاشا لگائی چنانچہ آپ کی آستین مبارک کٹ گئی۔ حضرت نے فرمایا کہ اچھا اے جاہل لڑکے کا خدا حافظ تمہیں خدا جزا دے گا۔ لڑکا بیچارہ گھر کی طرف دوڑا۔ اور میر اعظم اس کے مارنے کے درپے دوڑا قریب تیس بتیس قدم کے جب پہنچا تو اس کے پیٹ میں درد پیدا ہؤا۔ اور اثنائے راہ میں سر کے بل گرا۔ اور قریب ایک دو گھڑی بعد جان بحق ہؤا ۔ ؎

حسد باہل حسد کار میکند صائب چنانچہ آتش سوزندہ میخورد خودرا

نقل ہے کہ حضرت قبلہ عالم جناب باباصاحب جیوؒ۔ جب بمقام ننھیال واسطے فاتحہ خوانی خلیفہ نامدار شاہ تشریف لائے تو ایک شخص قوم حجام اسمی بوڑھا حضور کی دعوت کا مستدعی ہؤا۔ دریافت سے معلوم ہؤا کہ حضور کیساتھ پچاس آدمی ہیں۔ گھر میں جا کر کہنے لگا۔ کہ دعوت باباجیو صاحبؒ اب کہہ چکا ہوں۔ مگر کیا کیا جاوے کہ حضرت باباجیو صاحبؒ کے ہمراہ آدمی بہت ہیں اور گھر میں کھانے کا انتظام بہت تھوڑا ہے بہت تشویش ہے۔ خیر جو اللہ کو منظور ہوگا۔ شام کی نماز کے بعد جب کھانا حضور کے آگے رکھا گیا۔ حضرت نے اپنی چادر مبارک اس طعام ماحضرہ پر بچھا دی۔ اور مہمانوں کے آگے کھانا پیش کرکے کھانے کی اجازت دے دی۔ سب یاران طریقت کھانا کھا چکے تو کھانا دسترخوان پر بدستور سابق موجود تھا۔ اور جو دعوت کھا کر حضرت قبلہ عالم کے ساتھ مسجد کو روانہ ہوئے تین سو سے زیادہ درویش تھے۔ نہایت حیران ہوئے۔ داعی مسمی بوڑھا حجام نے اپنے گھر میں جا کر تھوڑے سے دانے گندم کے حضور کی خدمت میں لاکر عرض کیا کہ حضرت ہمارے گھر میں ہمیشہ غلہ کی کمی

Marfat.com

رہتی ہے۔ اگر ہمارے لئے یہ تھوڑے دانہ گندم دم کردیں تو ہم انبار غلہ میں ڈالدیں گے
امید ہے کہ اس میں برکت ہوگی۔ حضرت اقدس نے کچھ پڑھ کر دم کردیا اور فرمایا بسم اللہ شریف
پڑھ کر وضو سے غلہ میں سے بقدر خرچ نکال لیا کریں۔ چنانچہ خدا کے فضل و کرم سے
ایک سال سے زیادہ اس غلہ میں وہ برکت رہی جس کی تصدیق کی یہ شہادت ہے۔ کہ اسکی
بیوی نے ایک روز بعد ایک سال پیمانہ لے کر غلہ کو پیمانہ کیا تو حساب سے ایک
حصہ تین میں سے خرچ ہوگیا تھا۔ بباعث شومئے بخت ایک مرتبہ اس کی عورت نے
بے وضو غلہ نکال لیا۔ اس روز سے غلہ میں نقصان آگیا۔ نہایت افسوس کرنے لگا مگر کوشش
بے سود۔ ؎

زمانے خوش دلی دریاب دریاب — کہ دائم در صدف گوہر نباشد
غنیمت دان و میخور در گلستاں — کہ گل تا ہفتۂ دیگر نباشد
بشوا اوراق اگر ہم درس مائی — کہ علم عشق در دفتر نباشد
شراب بے خمارم بخش یا رب — کہ باوا ہیچ دردسر نباشد
بدیں صحیفۂ مینا زخامۂ خورشید — نگاشتہ سخن خوش بآب زر دیدم
کہ اے بدولت دہ روزہ گشتہ مستظہر — مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم
کسے کہ تاج زمرد صباح برسر داشت — نماز شام ورا خشت زیر سر دیدم

نقل ہے کہ حضرت قبلہ عالم نور اللہ مرقدہ کے عہد میں حضور کا ایک مخلص مرید
راجہ سید خاں سکنہ سلوی۔ متصل پنڈ دادنخاں جو کہ بعہدہ ڈپٹی انسپکٹری بمقام پنڈ
سلطانی تعینات تھا۔ بلا اجازت رخصت سرکار تعاقب ڈاکو کے بہانہ سے بموضع
ڈراڈ حضرت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ آپ کی شفقت و نظر عنایت نے اس کو
گرویدہ کیا۔ کہ سبحان اللہ واپس جانے کی طرف خیال تک باقی نہ رہا۔ آپ سے مجاز
طریقہ ہوکر واپس آیا۔ اس روز سے لے کر ہمیشہ چوروں کو بلا تحقیقات بروئے مکاشفہ
پہچان لیا کرتا تھا۔ اور ماخوذ کر کے چالان کرتا تھا کبھی غلطی واقع نہیں ہوئی۔ ایک مرتبہ
حضور عالی نے اس کو فرمایا کہ تمہارا کشف تمہارے حق میں چوروں کی مصیبت ہوئی

عرض کرنے لگا۔ کہ حضرت آپ دعا فرماؤ کہ میرے حلقہ میں ایسے وقوع نہ ہوا کریں۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے راجہ سیدخاں کی چالان شدہ کوئی آسامی علالت میں تا زندگی نہ پہنچی۔ ایک مرتبہ افسر ضلع اٹک نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ کبھی کوئی رپورٹ واردات راجہ سیدخاں کی طرف سے عدالت میں نہیں آتی۔ سب حاضرین کہنے لگے کہ راجہ صاحب کوئی ملازمت تو نہیں کرتا۔ وہ شب و روز فقیروں میں بیٹھکر حلقہ کرتا ہے۔ اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ افسر ضلع نے واسطے تحقیقات اس امر کے ملک صاحب رحمت خاں انسپکٹر حافظ آبادی ضلع گوجرانوالہ کو روانہ فرمایا ملک صاحب جس وقت باباجیو صاحب کی خدمت میں پہنچا۔ اور آپ کے فیض سے سرشار ہوا۔ فوراً مشرف بیعت ہو کر سرحلقہ نقراء ہوا۔ بوا پسی اپنے افسروں کو تسلی دی اور چون وچرا کی جگہ نہ رہی۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قبلۂ عالم حضرت باباجیو صاحب کی خدمت میں صاحبزادہ محمد بخش صاحب خلف خلیفہ خانعالم صاحب وجلال فرزند ملاں بہادر واسطے بیعت طریقہ نقشبندیہ بمقام تیزی حاضر ہوئے۔ ایک جگہ ایک وقت میں دونوں بیعت ہوئے آپ نے افسوس سے فرمایا کہ یہ دونوں بڑے صادق الاعتقاد ہیں۔ مگر افسوس کہ دنیا میں اولاد سے محروم ہیں۔ شان ایزدی دونوں صاحب کی اولاد یادگار باقی نہیں رہی ایک درویش نے صاحبزادہ محمد بخش صاحب دربارہ فرزند دریافت فرمایا تو انہوں نے درجواب کہا۔ ؎

درکشیدن طفل تدبیر مرا تقصیر نیست ‌ ‌ ‌ لیک چوں سازم کہ در پستان قسمت شیر نیست

نقل ہے کہ ایک مرتبہ جلال ولد میاں ملاں بہادر جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے جنگل کی طرف گیا۔ اس جگہ ایک لاش آدمی کی نظر آئی۔ خوف کے مارے تھانہ میں جاکر راجہ صاحب سیدخاں ڈپٹی انسپکٹر کو سنایا۔ کہ فلاں جگہ میں لاش آدمی کی پڑی ہے۔ راجہ صاحب صبح بطریق شکار اس جگہ گیا اور لاش کو اٹھا کر دفن کرنے کی اجازت دے رپورٹ میں درج کیا کہ یہ لاش بگھاڑ کا شکار ہے۔ افسر نے اس کو ہدایت کیا۔ کہ اگر یہ واقعہ

درست ہے تو بگھاڑ کا پتہ لگاؤ۔ یا اس کو مار کر عدالت میں پیش کرو۔ راجہ صاحب نہایت لاچار ہو کر حضرت باباجیو صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے واقعات عرض کئے۔ حضرت قبلۂ عالم نے فرمایا کہ تم کوشش کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہیں اپنی سعی میں کامیاب کرے گا۔ راجہ صاحب سید خاں نے دام آہنی جس کو پنجابی میں کوڑکی کہتے ہیں۔ بہت مختلف جگہ میں دفن کیں صبح جب دیکھنے آئے تو ایک بھیڑیا پھنسا ہوا زنجیر میں ملا۔ اس کو بمقام اٹک افسر کے پاس پیش کیا۔ افسر نے بجائے بدظنی نہایت خوش ہو کر ترقی تنخواہ میں روپے کر دیئے ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ که گردن نه پیچد ز حکمِ تو ہیچ

نقل ہے کہ حضرت باباجیو صاحبؒ قبلۂ عالم کے خلفاؤں میں سے ایک خلیفہ احمد شاہ افغان جو سب سے ممتاز تھا۔ ایک مرتبہ یاران طریقہ میں حلقہ کر کے ذکر الٰہی میں شغل فرما ہوئے۔ کسی یار کو جذبہ اور محبت الٰہی سے وجد نہ ہوا۔ بعد فراغت ایک یار نے کہا کہ آج تاریخ مراقبہ کے وقت احمد شاہ نے توجہ کو بند کر دیا۔ کہ کسی یار کو جذبہ نہیں ہوا احمد شاہ اس روز باباجیو صاحب سے بفاصلہ تیس میل مسافت پر دور تھا۔ کہنے لگا کہ ہرگز فقیر نے توجہ بند نہیں کی۔ باباجیو صاحبؒ اس وقت نماز عصر میں کھڑے تھے۔ اور نماز کی طرف حضور تھا۔ مسجد موضع جنگی مریدوں کو کس طرح جذبہ ہو سکتا ہے۔ اب حضرت باباجیو صاحبؒ نماز ادا کر چکے ہیں۔ مراقبہ کرو اور جناب باباجیو صاحبؒ کی توجہ کا فیض دیکھو بمجرد مراقبہ سب کو وجد ہوا۔ اور ایسا فیض ہوا کہ گویا باباجیو صاحبؒ کے روبرو ہونے سے زیادہ فیضیابی حاصل ہوئی۔ ایک یار نے کہا کہ آج ہم اس بات کو حضرت باباجیو صاحبؒ کی نماز کی نسبت تحقیق کریں گے۔ اسی ہفتہ میں حضرت باباجیو صاحبؒ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقیر نے اس تاریخ موضع جنگی میں عصر کی نماز مسجد میں ادا کی تھی۔ حضرت باباجیو صاحب نے سب واقعہ سن کر احمد شاہ کو بلایا اور فرمایا کہ صوفی کو اظہار حال ہرگز نہیں چاہئے۔ تمہیں کیا ضرور کہ میرا حال یاروں میں ظاہر کرتا ہے۔ اگر آئندہ ایسا کرے گا تو تمہیں حلقہ یاروں سے نکال دیا جاوے گا خلیفہ احمد شاہ حالت وجد میں آیا۔ اور یہ شعر اس کے حسب مقال تھے ؎

Marfat.com

یارب این آتش کہ درجان من است | سرد کن زاں ساں کہ کردی بر خلیل
من نمی یابم جمال یک نظر | گرچہ او دارد جمال بس جمیل
ناوک از چشم در ہر گوشہ | ہچو من افتادہ دارد صد قتیل
پائے مالنگ است و منزل بس بعید | دستِ ما کوتاہ وخرما بر نخیل

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت باباجیو صاحبؒ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ مؤلف کتاب بعمر طفولیت عصر کی نماز کے بعد باہر جنگل کی طرف گیا۔ اس جگہ ایک زہریلا سانپ نظر آیا اور اس کے ساتھ کھیلنے لگا۔ سانپ نے میرے بائیں طرف کے پاؤں پر کاٹا۔ اتنے میں میرے ساتھ میاں کریم بخش صاحب باباجیو صاحبؒ کا جان فدا آرہا تھا۔ اس نے میری حالت کو دیکھ کر گود میں اٹھا کر حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچایا۔ اور سانپ کے کاٹنے سے اطلاع دی۔ آپ نے زخم کی جگہ پر ہاتھ مبارک لگایا۔ اور دم کیا۔ مجھ کو پتہ ہی نہیں لگا۔ کہ درد کیا ہوتا ہے۔ جب کبھی مجھ کو حضور کی مہربانی یاد آتی ہے تو بے ساختہ آنسو نکلتے ہیں ؎

غبار خاطر عشاق مدعا طلبی است | بعالے کہ منم یاد دوست بے ادبی است
رفتی واز دل نقش جمال تو نرفت | وز دیدہ غم دید خیالِ تو نرفت
ایں عمر کہ میرود تبلخی فراق | افسوس کہ در روز فراق تو نرفت

نقل ہے کہ حضرت جناب باباجیو صاحب علیہ الرحمۃ جب موضع تیزئی سے موضع ڈرادڑ میں جو کہ ۱۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ تشریف فرما ہوئے اس جگہ پانی لوگ ایک میل کی بلندی سے لاتے تھے۔ چونکہ حضرت باباجیو صاحب علیہ الرحمتہ کی مسجد مبارک میں فقراء کو پانی کی نہایت تکلیف ہوتی تھی۔ آخر ایک روز حضرت قبلۂ عالم نے اہل دہ کو فرمایا کہ تم لوگ سب خورد و بزرگ کل علے الصباح حاضر ہو جاؤ۔ تاکہ خدا تعالےٰ کی درگاہ میں پانی کے لئے عرض کی جاوے۔ صبح کے وقت گاؤں کے سب لوگ خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر ملتجی بدعا ہوئے۔ حضرت قبلۂ عالم لوگوں کو ہمراہ لے کر نصف میل کے قریب مشرق کی طرف قدم رنجہ فرما ہوئے۔ اور پھر ٹھہر گئے۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس جگہ سے ایک پتھر اٹھاؤ۔ لوگ جمع ہوئے اور سب نے اکٹھے مل کر بسم اللہ شریف پڑھ کر ایک پتھر اٹھایا

Marfat.com

اس جگہ سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ حضرت قبلۂ عالم وہ پانی لے کر لوگوں کے ہمراہ بوقت عصر مسجد شریف میں تشریف لائے۔ حضرت قبلۂ عالم نو سال اس جگہ قیام پذیر رہے۔ اور فقراء بخوشی و بہ عمدگی اس پانی کو استعمال میں لاتے رہے۔ جب حضرت قبلۂ عالم اس مقام سے چورہ شریف نقل مکانی کے طور پر تشریف لائے۔ جو کہ اس جگہ سے ۵، ۷ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اور انگریزوں کے زیر حکومت ہے۔ اللہ تعالے کی حکمت کہ وہ پانی خشک ہوگیا۔ اور اب اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے ایک سال کے بعد وہاں کے بڑے بڑے امراء پانی کے جاری ہونے کے لئے طلب دعا کی خاطر حضرت قبلہ کی خدمت میں چورہ شریف حاضر ہوئے۔ اور دست بستہ عرض کیا۔ ع

دارم امید بداں اشک چو باران دگر برق دولت کہ ز من رفت برم باز آید

دعا فرمادیں کہ اللہ تبارک و تعالے پانی کا چشمہ جاری فرمادے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ پانی کا چشمہ فقراء کی خاطر تھا۔ اب چونکہ فقراء اس جگہ نہیں رہے۔ پانی بھی نہیں رہا رات کو ایک فقیر نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ چشمہ پر کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں ع

محروم ماندۂ ز وضوءِ عزیز خلق اے آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

صبح کے وقت یاروں کو فرمایا کہ ہرگز پانی کی امید نہ رکھو۔ یہ چشمہ محض فقراء کی خدمت کے لئے تھا۔ اب ہرگز جاری نہ ہوگا۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شاہ محمد صاحب فرزند خورد حضرت جناب باباجیو صاحب علیہ الرحمتہ موضع دڑادڑ سے تیزی شریف جانے کا ارادہ کرنے لگے۔ حضرت باباجیو علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ میری طرف سے اجازت جانے کی نہیں۔ اگر اپنی مرضی سے جانا ہے تو اختیار ہے۔ حضرت شاہ محمد صاحب بپاس ناز فرزند ہونے کے ہمعہ تمام اہل و عیال خلیفہ قادر بخش کو ہمراہ لے کر روانہ ہوئے۔ قریب پانچ میل کے گئے ہوں گے۔ کہ ایک جماعت ڈاکوؤں کی پہنچی۔ آپ کا سب مال و متاع لوٹ کر اور حضرت شاہ محمد صاحب کو رسے سے باندھ کر قیدی کی شکل سے ہمراہ کر کے

ے گئے۔ قادر بخش موقع پاکر حضرت باباجیو صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس کے بھی ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ حضرت باباجیو صاحب علیہ الرحمتہ نے اپنے ہاتھ مبارک سے قادر بخش کے ہاتھ کھول دیئے۔ اور فرمایا کہ فقیر نے تو منع کیا تھا۔ لیکن میرے کہنے پر شاہ محمد نے عمل نہیں کیا۔ آپ کی طبیعت میں نہایت رنج محسوس ہوا۔ ایک افغان مسمی بہ علی شیر کو بلاکر ایک سو روپیہ ضرب کابل دے کر روانہ فرمایا۔ اور کہا کہ میرے فرزند شاہ محمد کو مخالفوں کے ہاتھ سے چھڑا کر لے آؤ۔ اتفاق سے حضور کا ایک قدیمی غلام مسمی بہ گل۔ حضرت شاہ محمد صاحب کو بحالت قیدی نظر آیا۔ مسمی گل نے تلوار نکالکر دھاڑیوں کے درپے ہوا۔ ایک لخت سب دھاڑوی فراری ہو گئے۔ اور حضرت شاہ محمد صاحب بخیریت خلاصی پاکر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر شام کے وقت حضرت باباصاحب علیہ الرحمتہ کی خدمت میں پہنچے۔ چند روز کے بعد وہ جماعت دھاڑوی حضور کی غلامی میں داخل ہو گئی ؎

آمیں ہرچند داخل قرآن نیست   از جنس قبول گشت با فاتحہ ضم

ظہور خشم بزرگاں تہی زرحمت نیست   غبار چہرۂ گردوں دلیل باران است

نقل ہے کہ حضرت قبلۂ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے مسمی قاسم شاہ امام مسجد موضع رنگلی ضلع اٹک کچھ عرصہ کے بعد آپ کی محبت سے برگشتہ ہو کر بے اعتقاد ہو گیا اسی موضع میں حضور کا غلام جو کہ آپ کا حجام تھا مسمی بہ بختا ور اور ایک درویش زمیندار فقیر محمد اسی مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ مولوی قاسم شاہ ان کو ہر روز ایک نہ ایک بداعتقادی کی نئی بات سنایا کرتا تھا وہ بیچارے چپ کر کے چلے جاتے تھے۔ ایک روز مولوی صاحب نے فرمایا کہ تمہارے سر کے بال جو سینہ تک پہنچتے ہیں۔ یہ شرعًا حرام ہے اس کو چھوٹے کرا لو ورنہ مسجد میں نہ آیا کرو۔ جبرًا ان کو پکڑ کر دونوں کے بال سر کے منڈوا ڈالے۔ بیچارے جب حضرت کی خدمت میں ملاقات کو آئے۔ تو ان کے سر کے بال حضور کو نظر نہ آئے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے۔ دونوں فقیروں نے سر کے بال منڈوائے عرض کیا کہ حضرت مولوی قاسم شاہ جو آپ کا غلام تھا۔ آپ سے برگشتہ ہو گیا اور ہم کو سخت

Marfat.com

تنگ کرتا ہے جبراً پکڑ کر ہمارے سر کے بال اس نے منڈا دیئے۔ حضرت باباجیو صاحب علیہ الرحمتہ نے
فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اسکو اس کا بدلہ دے گا۔ چند روز کے بعد نصف رات گزری ہوگی کہ قاسم شاہ
کو عالم خواب میں حضرت باباصاحبؒ نظر آئے! ور ایک طمانچہ اس کے منہ پر ایسے زور سے مارا
کہ قاسم شاہ کا پاخانہ اور پیشاب دونوں خارج ہو گئے! ور سخت بیمار ہوگیا۔ صبح اس نے اپنی والدہ کو
کہا کہ مجھکو کوئی بیماری نہیں۔ حضرت باباجیو صاحبؒ نے مجھ کو مارا ہے۔ جبتک باباجیو صاحب
رحمتہ اللہ علیہ راضی نہیں ہوں گے ہرگز امید صحت نہیں۔ قاسم شاہ کو چارپائی پر اٹھا کر باباجیو صاحب
کی خدمت میں لائے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ رحم کرے گا۔ قدرے لسے بیماری سے آرام ہوگیا اور
رو بصحت ہوگیا۔ اس اثنا میں حضرت جناب باباجیو صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔ قاسم شاہ
کو پھر بعد میں وہی پہلا خیال پیدا ہوگیا۔ اور یاران طریقت سے مخالفت کرنے لگا۔ آخر رات میں جب
تہجد کی نماز کو مسجد میں آیا تو حضرت باباجیو صاحب رحمتہ اللہ علیہ چند یاروں کیساتھ مسجد میں نظر آئے
فرماتے ہیں کہ قاسم شاہ تمہیں ہماری بدگوئی سے شرم نہیں آتی۔ آپ نے ایک طمانچہ اس کو مارا
اور غائب ہو گئے! اسی روز سے قاسم شاہ بعارضہ بیماری صرع بیمار ہو کر تا دم مرگ اپنے ساتھ
بیماری لیگیا۔ اور ہمیشہ اپنے دوستوں اور خاندان سے کہا کرتا تھا کہ یہ بیماری باباجیو صاحب
علیہ الرحمتہ کی بے ادبی کے سبب سے ہے ہرگز امید شفا نہیں۔ جبتک زندہ رہا ہر جمعرات کو باباجیو
صاحب علیہ الرحمتہ کی قبر کو اپنی داڑھی سے جاروب دیا کرتا تھا۔ کیا اچھا کسی بزرگ نے کہا ہے ؎

جراحتے کہ ز تیغ زباں سد بدلے به ہیچ مرہمے راحت نکو نخواہد شد

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حاجی صاحب موضع ریاسی علاقہ ریاست پونچھ کے رہنے والے آپ کی خدمت
میں حاضر ہوئے حضرت قبلہ کی سواری کی گھوڑی جو کہ سردار صاحب امیر خاں لاچی علاقہ کوہاٹ کی
نذر کی ہوئی تھی آپ نے حاجی صاحب کو سپرد کی اور فرمایا کہ اسکی خدمت تمہارے ذمہ ہے ایکروز حاجی صاحب
گھوڑی کو لے کر باغ میں گئے! ور گھوڑی کو اس جگہ گھاس کھانے کی غرض سے چھوڑ دیا۔ سر بمراقبہ ہوئے
دل میں نہایت بداعتقادی ہوئی اور کہنے لگے کہ جو فقیر حضرت باباجیو صاحبؒ کی خدمت عالیہ میں آتے
ہیں ور جذبہ میں ہو جاتے ہیں بالکل غلط ہے۔ اور جو اپنی صفائی قلب بتاتے ہیں محض جھوٹ اور فریب
ہے اتنے میں گھوڑی نے آہستہ آہستہ آکر حاجی صاحب کے گریبان میں ایک پھونک ماری۔ حاجی صاحب کو

Marfat.com

ایسا جذبہ ہوا کہ جس کا اندازہ وہ خود کر سکتے تھے۔ اور صاحب کشف ہو گئے۔ مدت کے بعد وہ گھوڑی واسطے خدمتگذاری خلیفہ خانعالم صاحب باولی والے لیکر وڑادڑ سے روانہ ہوئے۔ گھوڑی مذکورہ حضور کو دیکھ کر ایسی رونے لگی کہ آدمی اس کی طرف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ شاید اس گھوڑی کی ہمارے ساتھ آخری ملاقات ہے۔ دو منزل پر جب پہونچے موضع گمبٹ متصل کوہاٹ گھوڑی بیمار ہو کر مرگئی۔

نقل ہے کہ ایک زرگر قوم ہندو سکنہ جنڈ بنام بخشی روڑہ بمرض تپ دق بیمار ہو کر حضور باباجیو صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باباجیو صاحب نے مبلغ بیس ۲۰ روپیہ چہرہ شاہی اس کو دیئے اور فرمایا کہ اس کی ہنسلی بنا دو۔ دوسرے روز بیمار مذکورہ نے اپنے بھائی بندوں سے تیار کرا کے آپ کی خدمت میں حاضر کی اور عرض کرنے لگا کہ حضرت میں زیادہ دعا آپ سے نہیں چاہتا۔ اگر ہنسلی میں میری طرف سے کوئی کھوٹ ملایا گیا ہے۔ تو میرے بدن میں اس کے عوض بیماری قایم رہے۔ اور اگر میں نے کوئی کھوٹ نہیں ملایا تو میرے بدن سے بھی بیماری جاتی رہے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو صحت عطا فرمائی۔ اور قریب پچیس سال زندہ رہا۔ خاص دعا کے اثر کا یہ نتیجہ ہے۔ فقط۔ کیا اچھا کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔ ؎ رباعی

جامۂ کعبہ را کہ می بوسند او نہ از کرم پیلہ نامی شد
باعزیزے نشست روزے چند لاجرم ہمچو او گرامی شد

نقل ہے کہ ایک مرتبہ سید محمود شاہ صاحب باشندہ کوہاٹ کو مردمان گردونواح بباعث مذہب امامیہ اہتمام دیگر مسجد کے جانے سے اور نیک کاموں میں شریک ہونے سے رکاوٹ کر کے مانع ہوئے۔ لاچار ہو کے چند رؤسا گردونواح کو ہمراہ کر کے حضرت باباجیو صاحب کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضرت مجکو آپ یہ فرمادیں کہ میرا والد اور جد امجد کیسے گزرے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سوال قابل قدر نہیں۔ کیونکہ اگر تمہارا باپ اور دادا بزرگ سے بزرگ بھی گزرے ہوں۔ تو تمہیں ان سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے اور اگر برے سے برے گزرے ہیں تو تمہارے لئے مضر نہیں۔ تمہارے حق میں تمہارے اپنے عمل ہیں۔ محمود شاہ کے ساتھی سب عرض کرنے لگے کہ محمود شاہ کے والد اور دادا دونوں رافضی گزرے ہیں۔ آپ نے ان کو کوئی جواب نہیں دیا۔ صبح کے وقت محمود شاہ نے

Marfat.com

آپ نے طریقہ مذہب امامیہ سے توبہ کی اور فرمایا کہ مجھ کو باباجیو صاحب کی کمال مہربانی نے گرویدہ کر کے

فدائے طریقہ ہدایت کیا۔ اور محمود شاہ اور اس کے ساتھی بیعت طریقہ نقشبندیہ ہوئے۔ ؎

نہ از خواری است گر قدر سے سخن را کس نمیداند بہ بازار جہاں قیمت کہ داند آب حیواں را

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم موضع تیتری شریف میں بباعث تنازعات بعض امورات

اہل دہ طبیعت میں ناخوش گزرانی محسوس ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمت اللہ علیہ نے خواجہ

نور محمد صاحب کو فرمایا کہ مجھ کو اپنے بزرگواروں کے ایک مجربات ختم شریف کی اجازت باترتیب ہے اسکو پڑھو

خدا تعالےٰ مخالفوں کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ اور آپ نے تحریر کر کے دے دیا۔ اور آپ نے

حسب ترتیب ذیل پڑھا۔ اور اس کے پڑھنے کی ترتیب مولوی جمیل صاحب نے منظوم کی ہے ؎

زختم خواجگاں گویم حکایت	کہ دارم از شمایخہا روایت	چو آید بندہ را مشکلے پیش
کہ و فعش رانیا بد مرد درلیش	کند ختم و مراد خویش جوید	کہ در ختم او سخن باکس نگوید
بہر نیت کہ خواند مستجاب است	سوالش راز سوئے حق جواب است	شب جمعہ بخواند یا دوشنبہ
بود شبہا سے دیگر ناموجہ	طہارت ساز د اول اے برادر	بدن را ز حدث ساز د مطہر
ز اول چوں شود توفیق یارش	بخواند فاتحہ تا ہفت بارش	درود آنگہ فرستد بر پیغمبر
زبعد فاتحہ صد بار دیگر	چوں خواندی ایں درود امر د ہشیار	الم نشرح بخواں ہفتاد و نہ بار
ہزار و یک بود رخصت پس آنگہ	بہ بسم اللہ بخوانی قل ھو اللہ	باآخر بار اے مرد نکوکار
بخواند فاتحہ تا ہفتمیں بار	چو اول بار ہم صد بار دیگر	درود از جاں فرستد بر پیغمبر
وے ہنگام ختم و عجز و زاری	بسوئے قبلہ روئے خویش آری	تو ختم خواجگاں ہر گاہ کہ خوانی
طریقش را بدیں ترتیب دانی	جمیل ایں نظم را از قول استاد	بہ نظم آورد و ہر جانب فرستاد

بعد اسکے برضائے خدا خوشنودی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیار ارواح ہفت خواجگان ثواب

بخشد ے اسمائے مبارک یہ ہیں۔ بایزید بسطامی۔ ابوالحسن خرقانی۔ ابو منصور ماتریدی۔ احمد یسوی

یوسف ہمدانی۔ عبدالخالق غجدوانی۔ بہاؤالدین نقشبند بخاری۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ آخر میں کلمات سو سو

مرتبہ پڑھا جاوے۔ یا قاضی الحاجات۔ یا دافع البلیات۔ یا حل المشکلات۔ یا امان الخائفین۔ یا شافع الامراض

یا رافع الدرجات۔ یا مجیب الدعوات۔ اللہ تعالے کے فضل سے تمام مخالف حضرت باباجیو صاحب کے تابع ہو کر زیر فرمان ہوئے۔

Marfat.com

نقل ہے:۔ کہ ایک مرتبہ حضرت قبلۂ عالم کے مال مویشی جہاں چراگاہ میں چرا کرتی تھیں ایک بچھڑا گم ہوگیا۔ اور وہ کسی غیر کے مال مویشی میں مل کر کہیں دور جا پہنچا۔ کئی سال کے بعد حضرت جناب باباجیو صاحب رحمتہ اللہ علیہ اتفاقاً اس موضع میں پہنچے آپ نے اُس کو پہچان لیا۔ اور فرمایا کہ اگرچہ یہ نر گاؤ عمر رسیدہ ہوگیا ہے۔ لیکن یہ میرے مال مویشی کے نسل سے ہے اور میرا ہے۔ زمیندار جس کے پاس تھا وہ بولا کہ ہرگز نہیں یہ پانچ سال سے میرے گھر میں ہوا ہے اور میرا اپنا مال ہے۔ حضرت باباجیو صاحب نے اہل محلہ سے اس کو فہمایش کی مگر کارگر نہ ہوئی۔ آخر حضرت قبلۂ عالم نے فرمایا کہ اچھا صبح تمام گاؤں کے لوگ سب جمع ہوکر اپنے مال مویشی کو میدان میں لا دیں خداوند تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ جس کا مال ہوگا وہ لیجائیگا۔ صبح کے وقت سب لوگ جمع ہوکر میدان میں مال مویشی لیکر حاضر ہوئے حضرت اقدس نے مدعی علیہ کو فرمایا کہ اگر تمہارا مال ہے تو اس کو آواز سے اپنے پاس بُلالو۔ ورنہ میں آواز کرتا ہُوں اگر میرا مال ہے تو میرے پاس آجائیگا۔ زمیندار نے بہت آوازیں دیں مگر باباجیو صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ایکبار آواز دیا فوراً حاضر ہوکر حضرت کے قدم مبارک پر سر رکھا۔ **بیت**

توہم گردن از حکم داور مپیچ	کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

اوسی وقت مدعی علیہ نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ بیشک یہ مال آپ کا ہے اور بیعت حاصل کی اور دعا کرانے لگا جسکا مضمون کسی شاعر نے اچھے پیرایہ میں نظم کیا۔ **نظم**

پروردگار تا کہ ترا مثل ماہِ نو	پیوستہ در ترقی و تابانی آورد
دارد کسے کہ با تو بدل بغض و کینہ	او را مثال بدر بنقصانے آورد

نقل ہے:۔ حضرت قبلۂ عالم کا ایک جان نثار سید نجیب نام نابینا ساکن موضع سلطان پور ضلع اٹک کا رہنے والا جو کہ مؤلف تفسیر سُورۂ والضحیٰ اور رسالہ منظوم عشق رسالہ پنجابی ہے جب علم عربی سے فارغ ہوئے تو ایک رنگریز کی لڑکی سے اوسکو محبت کا پیوند ہوگیا۔ اور ایسا دلدادہ گرفتار محبت ہوگیا کہ شب و روز اُس کو بغیر رونے کے کوئی کام نہ تھا۔ ایک مرتبہ اس کو ایک کوچہ میں وہ لڑکی اتفاق سے ملی تو لڑکی نے

Marfat.com

نہایت بیجا سخت سُست باتیں کیں اور سید صاحب کو اس کی ناشائستہ گفتگو نے بسمل جان کر دیا۔ ان دنوں میں ایک طالب العلم آپ کے پاس مولوی شیخ احمد صاحب پڑھا کرتا تھا اس کو کہنے لگا کہ چل باباجی صاحب کی خدمت مبارک میں چل کر عرض کریں تاکہ خداوند تعالےٰ اس تکلیف سے ہم کو نجات بخشے دوسرے روز روانہ ڈراڈر شریف ہوئے جب قریب پہنچے تو اس جگہ جو کہ عین کوہستان ہے ایک جگہ راستہ میں بیٹھ گئے۔ شیخ صاحب کو کہا کہ باباجیو صاحب علیہ رحمت کی خدمت میں زبانی سوال تو ہم کر نہیں سکتے بہتر ہے کہ ہم اپنے مطلب کو کاغذ پر تحریر کرکے پیش کریں اسوقت یہ مسودہ منظوم بنا کر لکھا اور حضرت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر پیش کیا۔

خط منظوم

ای مہ تابانِ اوجِ قل ہو اللہ احد — وی سہی سرو بلند از باغ اللہ الصمد

میزنی بر شیشہ دلہا صیقلے از لم یلد — نورِ لم یولد ز تو مر سینہ ہا را میرسد

لشکر اشراک را از ملکِ دل بروں کشی — باسپاہے لم یکن یعنی لہ کفواً احد

آفتابِ نور احمدؐ تافتہ بر کائنات — زاں مہے ذات ترا حق نور ہر دم میدہد

اسم تو بیشک موافق با مسمّے آمدہ — زانکہ آں نور محمدؐ از رخت سر میزند

کشورِ دین متین آباد شد از علمِ تو — لشکرِ حق الیقین را قوّتِ از تو میشود

لذتِ عین الیقین را می چشند از عشقِ تو — طالبِ حق الیقین قُوّت نگاہت میخورد

سالکاں را رہنمائے عاشقاں را دلربا — عابداں را مقتدائے اہل عرفاں را سند

صد ہزاراں لعنتِ حق باد بر اعدائے تو — کفر مے بینم بلاشک با جناب تو حسد

عاجز و مسکین و محتاج و گدایم اے شہا — بر منی آید ز دستم خدمتے کیں جا سزد

بست معذوری دو بابم مفلسی دستم گرفت — من چہ گویم حال زارِ داند آں ذاتِ احد

بر درت افتادہ گویم الغیاث و الغیاث — کن نگہ بر من کہ تسکین دلم حاصل شود

پیشِ تو بنے توشہ آمد بندہ سید نجیب — با کرم کن توشہ وارش تا براحت میرود

کاتب ایں بیتہا شیخ احمد اے جناب — با خطاے صد ہزاراں ہم گناہے بے عدد

قطرہ از بحرِ کرم بر خاک پائے تو چکد	طالب عشقِ الٰہی آمدہ نزدیک تو

حضور نے عرضی سُنتے ہی ہاتھ اوٹھا کر دعا فرمائی اوسی روز اللہ تعالیٰ نے سید بخیب کو وہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ سب لوگ اس کی تابع ہو گئے اور امام العارفین کے نام سے لوگ اسے پکارا کرتے تھے۔ اور رنگ ریز کی لڑکی دیوانی ہو کر چند روز کے بعد انتقال کر گئی۔ رباعی

نہ فکر گور در خاطر نہ پروائے کفن دارد	فدا بر ہمتِ پروانہ باید شد کہ در مردن
برائے ماتمِ پروانہ خاکستر بسر دارد	وفائے شمع را مے بین کہ بعد از سوختن خود را

نقل ہے :- کہ ایک مرتبہ حضرت قبلہ عالم کیخدمت عالیہ میں ایک درویش حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ میرے گھر میں اولاد نہیں ہے۔ دعا فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اولاد نصیب کرے اور کوئی تعویذ عنایت فرمادیں تو نہایت مہربانی ہوگی۔ حضرت اقدس نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ اس وقت میرے پاس کتاب تعویذات اور قلم سیاہی نہیں دوسرے وقت آکرلے جاؤ آپ اسی جگہ مسجد میں استراحت فرما ہوئے۔ خواب میں حضرت خضرؑ حاضر ہوئے اور حضرت قبلۂ عالم کو یہ نقش دکھا گئے۔ اور دیوار مسجد پر تحریر کر کے بتلا گئے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر اور تعویذ بھی لکھیں تو ضرور اس نقش کو مع آیت شریف لکھ دیا کریں۔ نہایت مجرب ہے، اور ہمارے خاندان میں تجربہ سے فایدہ مند ثابت ہوا ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان اللہ یمسک السمٰوٰت والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیماً غفوراً اللھم امسك ولد ھا فی بطنھا
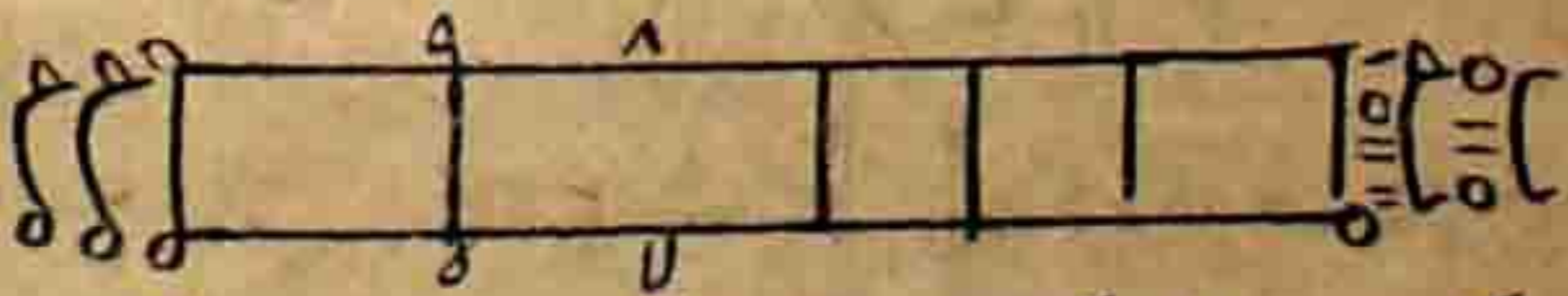
نقل ہے ایک مرتبہ حضور کے غلاموں سے ایک حاجی حضرت کے قرب وجوار میں قیام پذیر تھا اور چند راس مال مویشی اس کے پاس رہا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت قبلۂ عالم راستہ میں جارہے تھے اور حاجی صاحب مال مویشی کے ساتھ اثنائے راہ میں جارہا تھا۔ غصہ میں آکر ایک نرگاؤ کو جو باقی مال مویشی کو راہ میں تنگ کرتا تھا کہنے لگا کہ تجھ کو خدا تعالیٰ ہلاک کرے حضرت باباجیو صاحب نے فرمایا کہ آمین۔ گھر میں

Marfat.com

وہی گاؤ ایکجگہ سے گر کر مر گیا اسیوقت حاجی دوڑتا ہوا آپکی خدمتمیں حاضر ہُوا اور عرض کرنے لگا کہ حضرت میرے ز گاؤ کو آپنے ہلاک کیا آپنے فرمایا کہ وہ کیسے عرض کیا کہ اپنے آمین کہی تھی اسکی قبولیت ہو گئی حضرت نے فرمایا کہ میری طرف سے یہ خیال نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوا ہے۔

نقل ہے:- کہ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں سردار صاحب سردار محمد اکرم خان طال اللہ عمرہٗ وانبتہٗ اللہ نباتاً حسناً حضرت قبلۂ عالم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہُوا عرض کرنے لگا کہ حضرت مجھکو دشمن مخالف بہت ستا رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ پانچ مرتبہ سورۃ لِإِيلَافِ عشا کی نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ ہرگز کوئی آدمی تم پر غالب نہ آئیگا۔ چنانچہ اس کا ظہور اب تک موجود ہے۔ ایک روز راقم الحروف نے حضرت سے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا کہ تجھ کو بھی اجازت ہے۔

نقل ہے:- کہ حضرت قبلۂ عالم ایک مرتبہ مسجد مبارک میں درویشوں کو توجہ دینے سے فارغ ہو کر استراحت فرما ہوئے۔ ایک طالعلم سید ولی حضرت کو پنکھا کیا کرتا تھا۔ اپنے دل میں خیال کرنے لگا کہ مدت سے حضور کی خدمت میں رہتا ہوں مجھکو کوئی فیض نہیں ہُوا۔ نہایت مضطر ہو کے بڑے درد سے یہ غزل پڑھی۔ تمام یاروں کو وجد ہُوا اور حضرت قبلۂ عالم نے فرمایا کہ جاؤ آج تاریخ سے ولی ولی ہے حق تعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے صاحب ولایت بنایا۔ اور پشاور میں اکثر احباب ان سے مستفیض ہوئے۔

غزل

همه سرکشان عالم بر هت زپا نشسته — به نگاه گاه گاهت همه مبتلا نشسته
بوزار آتشینت پئے دفع چشم بد بین — به سپند خال نازم چه عجب بجا نشسته
کف دست نازنینت بحنا چه زیب دارد — که بلوح نقره گویا ورق طلا نشسته
زفروغ چشم رویت شده گرم بزم خوبان — بجبین هر پری رو عرق حیا نشسته
شرم هر شبے نهفته زره تو خاک رفته — تو بخواب ناز خفته من بینوا نشسته
تن لاغرم بفرقت صنمت چنان لبغر سود — که به پهلوے حریم نئے بوریا نشسته

شدہ خاک من غبارے بہوائے عزم کویت ‏‏— بہزار امید وارئی بہرہ صبا نشستہ

دل مستمند ما را ز برم ربود شوخے — بچہ دلبری ربودہ بچہ خوش ہوا نشستہ

مرضی زعشق دارم صنمی نفس مسیحی — نہ نفس بماند میدہ نہ دمے بما نشستہ

پئے کشتن ولی گر نبود نگار مایل — بکنار مدعی پس بچہ مدعا نشستہ

وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین ۰

باقی حالات

حضرت جناب باباجیو صاحب دوسری جلد میں درج ہونگے جو کہ مجھ کو اپنے یاران طریقت سے ثابت ہوئے ہیں +

قطعہ تاریخ وفات حضرت باباجیو صاحب از مولوی مستان علی سکنہ منیترانوالی ضلع سیالکوٹ

چون شاہ مواحدان روان شد
صد شرک ونفاقہا عیان شد
تاریک شبی ز در درآمد
چون نور محمدؐ از جہان شد
بے قید خرد بگفت تاریخ
خورشید مجددی نہان شد

۱۲۸۶ھ

حالات حضرت احمد گل صاحب

فرزند کلاں حضرت خواجہ نور محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دو فرزند سب سے پہلے فوت ہو گئے تھے جبکی حالت سے صرف فوت ہونا انکا صحیح طور سے ثابت ہے۔ کیونکہ ان کی عمر مبارک ایک ماہ سے زیادہ متجاوز نہیں ہوئی تھی۔ بعد اس کے حضرت خواجہ احمد گل صاحب پیدا ہوئے۔

نقل ہے کہ حضرت خواجہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت پریشان رہتی تھی اور آپ کی حالت مشوش کو حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوئی آپنے نہایت شفقت پدرانہ سے خواجہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ کو ہاتھ سے پکڑ کر چشمہ پانی کے سرے پر لے گئے اور فرمایا کہ یہ چشمہ پانی کا ایک گاؤں کی زمین کو آبپاشی کرتی ہو اور تمہارا وجود تمام ملک ہندوستان کو فیضان الٰہی سے سیراب کریگا۔ اور اس چشمہ سے ہزارہا چشمہ فیض جاری ہوں گے۔ لیکن صبر سے یہ کام ہوگا۔
تین سال کے بعد حضرت خواجہ احمد گل صاحب رونق افروز عالم حیات دنیا ہوئے آپ نہایت پاکیزہ صورت طویل متوسط قد کے تھے حضرت باباجیو صاحب کی گود میں آپ کو حالت مجذوبی طاری ہو گئی تھی۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب فرماتے تھے کہ مجذوبی اسی پر ختم ہوگی۔ جب بعمر پانزدہ سال پہنچے تو آپ کی یہ حالت تھی۔ کہ اگر نماز میں کھڑے ہو گئے تو تمام روز نماز ہی میں کھڑے رہے۔ اور اگر کہیں بیٹھ گئے تو تمام روز بیٹھے رہے اگر دعا مانگنے لگے تمام روز دعا مانگنے میں شام کر دی۔ اور سالہا سال پانی سے پرہیز۔ بلکہ دس بارہ سال میں ایک مرتبہ پانی پینا ثابت

Marfat.com

نہیں ہوتا تھا۔ ایکمرتبہ حضرت باباجیو صاحب نے فرمایا تھا کہ میرے فرزند احمد گل نے بارہ سال پانی نہیں پیا۔ آپ اس قدر صاحب کشف تھے جسکا حد اور شمار نہیں مؤلف رسالہ آپ کی خدمت میں تیس سال تک مستفیض رہا۔ آپ کا وجود مبارک برکت وکرامت کا نمونہ تہا۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ خیر محمد قوم لوہار سکنہ چورہ صبح کی نماز میں ہمارے ساتھ نماز میں شامل تھا بعد نماز صبح مذکورہ نے خواجہ احمد گل صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت میرے کمر میں درد ہوتا ہے۔ دم فرمادویں۔ آپ نے فرمایا کہ شکرانہ چاہیئے تمام عمر درد نہ ہوگا۔ خیر محمد نے اپنی جیب سے ایک آٹھانی نکال کر حضرت کیخدمت میں حاضر کی آپنے دم فرمایا اور کہا کہ تمام عمر درد کمر نہ ہوگا۔ بیس سال سے زیادہ زندہ رہا پھر کبھی اُس کو درد کمر نہ ہُوا +

نقل ہے۔ ایک مرتبہ حضرت والدم خواجہ دین محمد صاحب نے مؤلف رسالہ کے نام پر حکم صادر فرمایا کہ پا پیادہ حضرت اخی مکرم معظم خواجہ احمد گل صاحب کے ساتھ سیر ضلع جہلم در اول پنڈی کریں۔ فقیر چونکہ عالم شباب میں تہا۔ اگرچہ پیادہ چلنا دشوار معلوم ہوتا تہا۔ لیکن عذر کی جگہ نہ تھی۔ حضور کے ساتھ ہوکر معہ چند خلفا روانہ سیر ہُوئے۔ ہر روز عجیب قسم کے مشاہدے نظر آتے تھے۔ اور ایسے ایسے ملفوظات آپ سے سُنے جاتے تھے۔ جو کہ کبھی سنے نہ تھے۔ جب ہم سب موضع سلوی میں پہنچے راجہ سید خاں سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا کہ راجہ سید خاں جو کہ کشف میں ایک بینظیر آدمی تھا تمام شب میرے ساتھ مقابلہ میں رہتا آخر میں برابر نہ آیا۔ اثنائے راہ میں جب موضع پہاگ میں قیام شب باشی کا اتفاق ہُوا تہا تو خلیفہ میاں احمد نے شکرانہ دیا۔ اور فرمایا کہ میرے پاس کپڑے حضور کے واسطے تیار ہیں۔ بوا پسی آپ لیتے جاویں۔ جب مسجد میں ہمارے ساتھ تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ خلیفہ میاں احمد کے صرف دو ہفتہ کی عمر باقی رہتی ہے بواپسی ہم سے اسکی ملاقات نہیں ہوسکتی۔ جو امانت ہماری ہے اسی وقت مجکو دے دی جاوے جب ہم سیر سے واپس آئے تین روز پہلے خلیفہ میاں احمد کا انتقال ہوگیا تھا۔ اتفاق

Marfat.com

حضرت والدم خواجہ دین محمد صاحب ایک تحقیق مسئلہ کے باعث اُسی جگہ تشریف لائے تھے آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔

نقل ہے کہ جب حضرت اقدس نے سفر جہلم سے واپس تشریف لیجانیکا ارادہ فرمایا تو اثنائے راہ میں موضع تبوٹ جو کہ ضلع راولپنڈی میں ہے آپکا مقام ہؤا۔ رات کے وقت مؤلف کو بلاکر فرمایا کہ دو آدمی اس وقت موضع سہال میں روانہ کرو۔ تاکہ صبح ہمارے پہنچنے سے پہلے محمد عمر کے گھر میں جو بکرا ہے اُسکو ذبح کیا جاوے۔ کمترین نے عرض کی کہ اسقدر جلدی کی کیا وجہ آپ نے فرمایا کہ مولوی محمد عمر نے فقیر کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اگر خداوند تعالےٰ مجھ کو فرزند عطا کریگا تو میں ایک بکرا جو میرے گھر میں ہے خدا کے واسطے درویشوں کو کھلاؤں گا۔ آج اُس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اگر ہم موضع سہال میں پہنچینگے تو مولوی محمد عمر ہرگز بکرا ذبح نہیں کرے گا۔ اور فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالےٰ نے اُس لڑکی کی شکل صورت تمام دکھلادی ہے۔ اُسکے دائیں پہلو پر بقدر تین انگلیوں کے داغ سیاہ قدرتی چسپان ہے۔ مؤلف رسالہ نے فقیر مراد بخش و نیاز علی سکنہ لیٹری علاقہ جہلم کو شام کے وقت روانہ کر دیا۔ صبح سے پہلے موضع سہال میں پہنچے معلوم ہؤا کہ مولوی محمد عمر کے گھر لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اور اُس عورت نے بکرا ذبح کرنے کو نہیں دیا۔ اشراق کے وقت تمام معرکہ موضع سہال میں پہنچ گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر تم کو یقین نہیں آتا ہے تو لڑکی کا نشان داغ سیاہ دیکھو یہ آپ کی کشف کمال سے ایک ادنےٰ کرشمہ ہے اور مزید براں یہ کہ آپنے تمام عمر ایک آدمی کو بیعت نہیں کیا۔

نقل ہے۔ حضور کا میرے ساتھ اتفاق سفر علاقہ جہلم بماہ ہاڑ ساون و بھادوں ہؤا تینوں ماہ میں حضور نے پانی نہیں پیا۔ ایک مرتبہ نہایت گرمی کی شدت سے جو پیاس لگی تو حضور سے دریافت کیا کہ اگر آپ فرماویں تو آپ کے واسطے شربت بنایا جاوے فرمایا کہ مجھ کو پیاس نہیں۔ میں پنجاب میں پانی پینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ آپنے تین ماہ میں پانی نہیں پیا۔ ایک مرتبہ آپنے صبح کے وقت اثنائے سفر میں بلاکر فرمایا کہ فقیر نے آج رات کے وقت میں تمام انبیاؤ اولیاء کو اس مسجد میں جمع ہوئے دیکھا ہے

اُن میں سے ایک صاحب نے مجھکو فرمایا کہ جب کسی جانور کے بدن پر زخم ہیں کیڑے ہو جایا کریں
تو قدرے مٹی لے کر اُس پر تین بار یہ آیت شریف پڑھکر دم کریں اُس زخم پر ڈال دیا کریں
سب کیڑے دفع ہو جائیں گے۔ آیت یہ ہے یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔

نقل ہے کہ حضور کی وفات کے بعد ایک مولوی صاحب سکنہ موضع کرپوغہ علاقہ کوہاٹ
نے اپنے مریدوں میں حکم دے دیا کہ حضرت صاحب احمد گل قبر میں مسخ ہو گیا ہے اُس کو
قبر سے نکال کر قبرستان سے دور لیجا کر دفن کرو کیونکہ قبرستان والوں کو عذاب ہوتا ہے۔
چند مرید شقی ازلی جا کر حضور کو قبر سے نکالنے پر آمادہ ہوئے جس وقت قبر مبارک کی طرف
متوجہ ہوئے غیب سے ایک آدمی کی گردن پر ایسا پتھر گرا کہ اُس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی
باقی سب اسکو اُٹھا کو گھر لے گئے دو چار روز کے بعد مر گیا۔ خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپ
کی قبر مبارک صحیح و سلامت رہی اور سب اہل دیہہ نے مولوی شقی ازلی کو سپر ملامت بنا کے
بددعا سے یاد کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ ماہ کی تاریخ وفات صحیح طور پر معلوم نہیں ۱۳۹۵ھ
میں وفات ہوئی مزار مبارک موضع ڈول رغہ علاقہ کوہاٹ میں ہے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ موضع بھورے مار میں جو کہ متصل موضع چورہ شریف ہی
تشریف فرما ہوئے اُس جگہ آپ کو کسی شخص نے پانی تک نہیں پوچھا جس وقت آپ گھر میں
تشریف لائے۔ حضرت بابا جیو صاحب کی قبر پر فاتحہ پڑھکر عرض کیا کہ فقیر کل روز روانہ
تیراہ ہو گا۔ مجھکو اجازت فرمائی جاوے یہ کہکر گھر پہنچے۔ حضرت صاحب کی ہمشیرہ جو کہ
لنگر خانہ میں کل مختار تھی آپ سے دریافت کیا کہ آپ موضع بھورے مار تشریف لے گئے
تھے کیا کچھ کھایا فرمایا کہ بھورے مار کو آگ لگ جاوے قریب گھنٹہ گذرا ہو گا کہ موضع مذکور
کو آگ لگی۔ ظہر تک خاک سیاہ ہو گیا۔ اور تمام آبادی جل گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالات حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب فرزند دویم حضرت باباجیو صاحب

حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب قدس اللہ سرہ جب واسطے ہدایات خلق اللہ کے کتم عدم سے
رونق افروز عالم خلق ہوئے حضرت خواجہ محمد فیض اللہ حضور کی جد امجد اُس وقت بقید حیات تھے
آپ کی پیدائش کی خبر سُنکر فرمایا کہ لڑکا میرے پاس لاؤ۔ حضرت کے خاندان میں سے کسی
آدمی نے خواجہ فقیر محمد صاحب کو گودی میں لیکر حاضر کیا۔
حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رح نے اپنے لب مبارک حضرت خواجہ فقیر محمد کے مُنہ مبارک میں دی اور فرمایا
کہ یہ لڑکا بڑا نیک بخت ہوگا۔ اور اس کے وجود مبارک سے بہت فیض ہوگا۔ چنانچہ آپ کا چہرہ مبارک
اُسی روز سے انوار الٰہی سے درخشاں تھا۔ آپ جب بیس سال کی عمر کو پہنچے تو حضرت باباجیو صاحب
نے حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کو اور خواجہ دین محمد کو واسطے مستفیض کرنے ملک پنجاب کی اجازت
دیکر روانہ فرمایا۔ جب دونوں بھائی موضع باولی شریف علاقہ گجرات میں تشریف لائے تو خلیفہ صاحب
خان عالم صاحب نے اپنے فرزند غلام محی الدین صاحب کو بیعت کرایا۔ بعد ازاں دونوں صاحب سیالکوٹ
تشریف فرما ہوئے دو ماہ تک سیر پنجاب میں صرف کرکے واپس حضرت باباجیو صاحب کے عتبہ بوسی میں
حاضر ہوئی۔ آپ کے حالات وکشف وکرامات سے خطہ پنجاب واقف ہے۔ خصوصاً آپ کے زہد
وریاضت انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ بے ریائی اور درویشی میں آپ کا وجود مبارک نمونہ تھا۔
حسن خلق اور تحمل آپ کا شیوہ تھا حلیمی اور صبر آپ کی وجود کا زیور تھا۔ آپ کے خلفاء صاحب مجاز
بہ تفصیل ذیل ہیں۔ غلام محی الدین باولی والہ۔ حافظ سید جماعت شاہ صاحب علی پوری۔ حاجی جماعت علیشاہ
ثانی موضع علی پوری۔ مولوی محمد حسین پسروری۔ مولوی غلام محمد صاحب بگوی ثم لاہوری۔ حافظ
عبد الکریم راول پنڈی۔ محمد حسن گجرات پنجاب۔ مولوی غلام نبی چک والہ۔ مولوی غلام یوسف ڈکالس
وغیرہ بہت سے خلفا جن کے اسماء پورے طور سے یاد نہیں رہے۔

نقل ہے ایک مرتبہ مؤلف کے روبرو ایک آدمی بباعث بیماری درد کمر سخت تکلیف میں
روتا ہوا حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ حضرت درد کمر سے بے جان ہوگیا ہوں میری کمر پر دم کر دیا اور
بالکوں کی تعویذ عنایت فرما دیں تاکہ خداوند تعالےٰ اس درد سے مجھکو آرام بخشے۔ حضرت

Marfat.com

نے اُس کے واسطے دعاء خیر و صحت فرمائی اور فرمایا کہ چلو رخصت ہے سب یار حیران ہوئے دل میں سب کہنے لگے کہ بیمار غریب کو ایسی جلدی رخصت کر دینا مناسب نہیں لیکن حضرت کو کون کہے جس وقت حضرت سے مصافحہ کرنے لگا عرض کیا کہ بخدا بالکل شفا ہو گی ذرہ اتنا کایت نہیں رہی اور مجھکو کئی روز سے یہ درد کمر لاحق تھا۔ آپ کی قبولیت دعا کا خاص اثر تھا۔

نقل ہے۔ ایک مرتبہ میرے شکم میں ایسا درد پیدا ہوا کہ جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا تھا۔ لاچار ہو کر مؤلف رسالہ ہذا نے حضرت کو اطلاع دی حضرت خود بذات تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے میرے پیٹ پر دم فرمایا۔ اور آپنے سبابہ دائیں ہاتھ مبارک کا میری ناف پر رکھکر التحیات للہ تا عبدہٗ و رسولہٗ پڑھکر دم فرمایا۔ خداوند تعالےٰ نے اُسی روز مجھکو شفا عنایت کی دوسرے روز بندہ آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا آپنے فرمایا کیا حال ہے۔ عرض کیا کہ حضرت آپ کی دعا سے آرام ہے لیکن ایک عرض ہے مجھکو اکثر درد شکم رہتا ہے اگر آپ مجھکو اجازت فرما دویں نہایت مہربانی ہو گی آپنے نہایت مہربانی سے اجازت عطا فرمائی۔

نقل ہے کہ حضرت جب بمقام لحاظ تشریف رکھتے تھے آپ کے گھر میں ایک چور نے نقب لگا کر کچھ مال چرا کر لے گیا اور باقی چند پارچات راستہ میں گراتا چلا گیا باوجود معلوم ہونے حضرت نے اُس سے چشم پوشی کرتے رہے خدا کی قدرت سے اُس کی اولاد میں جو موجود تھے وہ بھی لُولے ہو گئے اور بعد ازاں جو پیدا ہوتے رہے سب لُولے پیدا ہوتے تھے نہایت سخت ذلیل اور رسوا ہوا اور اپنے خاندان میں سپر ملامت ہو گیا۔ کیا اچھا کہا ہے مثنوئ رومی نے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکاں برد
تا دل مرد خدا نامد بدرد۔ ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

آخر ایک دوست نے اُس کو کہا۔ کہ حضرت صاحب سے کوئی تعویذ لینا چاہئے۔ اور آپ سے دعا کرانی چاہئے۔ اُس بدبخت نے کہا کہ مجھ سے ایک مرتبہ حضور کے مال

سے نقصان ہوا ہے شرم آتی ہے اُس نے کہا نہیں چلو میرے ساتھ حضرت کی خدمت میں توبہ کرو۔ آخر اس کو مجبور کر کے حضرت کی خدمت میں لے گیا۔ اور حضرت کی خدمت میں جا کر طلب معافی کی درخواست کی حضرت نے بڑی شفقت سے اُس کو معافی دی اور اصلی حال اپنا معاف کر دیا اُس روز سے اُس کی اولاد صحیح اور سلامت پیدا ہونے لگی۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اپنے مخلصوں میں۔ سر بہ مراقبہ ہو کر۔ توجہ باطنی سے درویشوں کو مستفیض فرماتے تھے جب آپ فراغت حاصل کر چکے تو فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو حافظ سید جماعت علی شاہ ہمارے خلفاؤں میں سب سے سبقت لے جائے گا اُن کی دعا کا اثر۔ دنیا دیکھ رہی ہے اور دیکھے گی۔

نقل ہے کہ آپ کے خاندان کو بصورت مجموعی ایک مخالف ہمیشہ بدگوئی سے یاد کرتا تھا۔ آپ کی خدمت میں ایک درویش نے اُس کی تمام تکلیف دہی عرض کی آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ اس کو دنیا سے بے بہرہ لیجاوے چند سال کے بعد وہ مر گیا اور قبل از مرگ ایک ہفتہ اُس کی زبان بند رہی اور کلمہ طیبہ اُس کی زبان پر جاری نہ ہو سکا۔ مزید براں یہ کہ دنیا سے بے اولاد ہو کر مرا۔

نقل ہے۔ ایک مرتبہ ایک درویش آپ کی خدمت میں آیا۔ اور اُس نے عرض کیا کہ مجھکو کشف قبور کا از حد شوق ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا۔ قبرستان میں جا کر تین مرتبہ سورۂ ملک پڑھکر مراقبہ کریں درویش نے کہا کہ حضرت یہ تو میں پہلے بھی پڑھا کرتا ہوں فرمایا کہ پہلے تو تم اپنی مرضی سے پڑھا کرتے ہو اب میری اجازت سے پڑھو۔ اُس روز وہ حسب الارشاد قبرستان میں سورہ ملک پڑھکر مراقبہ میں ہو گیا۔ ایسا صاف کشف ہوا۔ کہ اپنے وقت میں نظیر نہیں رکھتا تھا۔

نقل ہے۔ کہ آپ کی خدمت میں ایک درویش بڑے زور سے ذکر کیا کرتا تھا۔ ایک روز آپ نے فرمایا۔ کہ یہ ذکر اس کا دلی نہیں اور درویش ہمیشہ روزہ رکھتا تھا۔ فرمایا کہ یہ بھی اس کا فریب ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد موضع کملیال میں اُس سے ایک کام ناجائز عمل میں آیا۔ اہل دیہہ نے اُس کو اپنے گاؤں سے نکال دیا۔ جب حضور کو اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ اس کی حالت مجھکو پہلے سے معلوم ہو گئی تھی۔ آن حضرت کی کشف و کرامت کا مجموعہ تیار ہے۔ لیکن بباعث خواہش مخلصان طریقہ جلد ثانی میں اسکی ترتیب دی جاویگی۔ آپ کی وفات ۲۹ ماہ محرم ۱۳۱۶ھ میں ہوئی ہے اور مزار مبارک آپکا جناب باباجیو صاحب سے تخمیناً

Marfat.com

تین سو کرم کے موضع جورہ میں واقع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد بخدمت جمیع برادران اہل اسلام خصوصاً وعموماً التماس ہے کہ جس قدر کرامات مجھکو جناب باباجیو صاحب اور جمیع حضرات مشائخ نقشبندیہ سے بسند صحیح ملی ہیں اور اکثر اُن میں سے میرے مشاہدہ میں گذری ہیں کتاب انوار نیراہی المشہور بہ گلزار نوری برج کردی ہیں ورنہ ذرہ شک اور شبہ جس میں نظر آیا اس کو قلم انداز کر تارہا اور بعض ملفوظات مشائخ کی گنجائش اس کتاب میں نہ ہونے کے باعث دوسری جلد میں انشاء اللہ تعالےٰ قلمبند کئے جاوینگے۔

حالات حضرت خواجہ دین محمد فرزند سوئم حضرت خواجہ نور محمد المشہور بہ باباجیو صاحب رح والد بزرگوار مؤلف کتاب

حضرت خواجہ دین محمد صاحب رح جس وقت کتم عدم سے وجود ہستی میں آئے۔ تو آپ کے چہرہ مبارک پر آثار فضائل پہلے روز سے نمودار تھے جب حضرت باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ گل محمد صاحب رح نے حضرت خواجہ دین محمد صاحب کے تولد ہونے کی خبر دی اور مژدہ مبارک بادی پہنچی۔ تو حضرت باباجیو صاحب رح نے فرمایا کہ فقیر کو تین روز سے اس سعید لڑکے کی خبر مل چکی ہے۔ آپ کو اوائل عمر میں تعلیم علم کی طرف مطلق توجہ نہ تھی۔ حضرت مخدومی خواجہ محمد امین صاحب جو کہ اُستاد کلاں کے نام سے نامزد ہیں۔ اُن کو حضرت باباجیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجبور کر کے فرمایا کہ میرے فرزند دین محمد کو رغبت علم پڑھنے کی نہیں ہے اگر آپ تہ دل سے اُس کے پڑھانے کی طرف توجہ کریں تو ممکن ہے کہ وہ کچھ قدرے علم سے واقف ہو جاوے آپ نے فرمایا کہ اچھا میرے مکتب میں اس کو بھیج دو۔ دوسرے روز جناب باباجیو صاحب نے پہلا سیپارہ خواجہ دین محمد صاحب کے ہاتھ میں دیکر مخدومی صاحب کی خدمت میں روانہ کیا۔ وہاں رہکر بہزار مشکل سات سیپارہ قرآن شریف کے پڑھے۔ اور پھر واپس گھر چلے گئے۔ گھر جاکر اور کاموں سے دل لگا بیٹھے۔ ایک مرتبہ کسی یار نے حضرت خواجہ نور محمد صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت! دین محمد علم سے محروم رہگیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھکو حضرت خواجہ محمد فیض اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت یاد ہے اُنھوں نے وصیت فرمائی تھی کہ جو شخص حضرت خواجہ محمد امین صاحب رح سے ایک سبق پڑھ لیگا وہ ہرگز علم سے بے بہرہ نہیں رہیگا مجھکو اسی روز سے قوی امید ہے کہ میرا فرزند دین محمد صاحب عالم ہوگا۔ جب آپ کی

Marfat.com

عمر ۵ سال کی ہوئی تو اس کے جد و بزرگوار بابا کر حضرت مخدومی میر صاحب استاد صاحب کلاں کی خدمت مبارک میں سبق پڑھنا شروع کیا۔ آپنے ۲۲ سال کی عمر میں کتب ضروری درسیہ سے فراغت حاصل کرلی خصوصاً کنز الدقائق کے متن آپنے حفظ کرلئے اور تیس ۳۰ سال کی عمر تک رات کیوقت منزل کی طرح پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ کو تفسیر قرآن شریف میں اس قدر ملکہ تھا کہ آپ کو کسی تفسیر کے دیکھنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ اور آپکے روزانہ منزل قرآن شریف دس پارہ کی ہوتی تھی۔ اور آپ کی قوت حافظہ اس قدر وسیع تھی۔ کہ جو کتاب ایک مرتبہ آپکے مطالعہ سے گذر جاوے وہ آپ کو یاد ہو جاتی تھی۔ اور ہمیشہ اُس کا مطلب آپکو یاد رہتا تھا۔ بلکہ صفحہ اور نام راوی بھی یاد ہوتا تھا۔ اور اخیر عمر تک درس تدریس جاری رکھا۔ اور علم تصوف کی بہت سی کتابیں آپکے ہاتھ سے ترتیب دی ہوئی ہیں جو مؤلف رسالہ کے پاس اتبک موجود ہیں۔ اور ایک قرآن شریف آپکے دست مبارک سے لکھا ہوا موجود ہے۔ اور آپ علم عقاید اور فقہ میں ابنائے عصر پر فوق رکھتے تھے اور آپنے علم تصوف کی کتابیں حضرت گل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی تھیں۔ جو کہ باباجیو صاحب کے چھوٹے بھائی تھے اور تمام عمر آپ سفر و حضر میں حضرت باباجیو صاحب کے ساتھ رہے۔ جب حضرت باباجیو صاحب سنہ ۱۲۸۴ھ میں چورہ شریف تشریف لائے اور ایک سال چھ ماہ بخیر و عافیت زندہ رہے اور سنہ ۱۲۸۶ھ ۱۳ ماہ شعبان بروز جمعرات آپکا وصال ہوا۔ خواجہ دین محمد صاحب مسند نشین حضرت باباجیو صاحب کے ہو کر تواضع فقرا میں مصروف ہوگئے۔ اور لنگر کی خدمت آپکے سپرد ہوئی اور حضرت باباجیو صاحب نے اپنے عین حیات میں حضرت خواجہ دین محمد صاحب کو مسند نشین فرمایا تھا اور سب بھائی آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضرت جناب باباجیو صاحب کا مطبخ خانہ حضرت کی شمولیت سے تھا۔ حضرت باباجیو صاحب کے اخیر وقت میں حضرت والدم بزرگوار نے مؤلف رسالہ کو اور بھائی صاحب محمد دیدار شاہ کو حضرت کی خدمت عالیہ میں پیش کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کرایا اور اجازت عنایت فرمائی۔ جبکہ حضرت والدم بزرگوار سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں عازم حج بیت اللہ شریف ہوئے تو روانگی کے وقت سے تین روز پہلے مؤلف کو اور اخوانصاحب معظم و مکرم محمد دیدار شاہ کو اور سید احمد ولد شہامد سکنہ جلوال کو بیعت طریقہ نقشبندیہ و قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ میں فرما کر اجازت بیعت کرنے کی دی۔ اور اپنی زندگی میں حضرت جناب باباجیو صاحب کی قدم بقدم تواضع و خدمت گذاری فقرا کرتے رہے اور مختلف اضلاع و بلاد میں آپکے فیض یافتہ خلفا ہیں۔ اور زہد و ورع میں آپکا وجود مبارک بےنظیر تھا۔ آپکے کشف و کرامت و خرق عادات جو کچھ ہے جلد ثانی میں انشاءاللہ تعالی درج ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگا۔ اسمائے مبارک خلفا یعنی غلام رسول

Marfat.com

صاحب امرتسری۔ سید حسن شاہ و حسین علی شاہ زیٹھور ریاست کپور تھلہ۔ مولوی احمد دین خونی چک۔ سید گلاب شاہ شیخوپوری۔ مفتی مولوی غلام مصطفےٰ امرتسری۔ مولوی عبد السلام امرتسری۔ مولوی محمد احسن صاحب سہالوی۔ مولوی کرم داد صاحب ضلع گجرات۔ سید حسن شاہ بلیسری۔ جمیل شاہ حاجی شاہ خلیفہ نظام الدین جاتریکی۔ مولوی محمد یوسف مدد کالس ثانی مولوی احسن السلام امرتسری۔ احمد شاہ کشمیر والہ موضع شراق واڑہ خلیفہ نظام الدین متصل بارلں مولہ خلیفہ عبد الوہاب شراق واڑہ۔ مولوی نور حسین بھاگ والہ منشی غلام علی پشاوری۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ موضع چورہ شریف میں آپ تشریف رکھتے تھے امساک بارش کی سخت تکلیف محسوس ہوئی اور موسم گرمی اس شدت پر تھی کہ ایک دوسرے سے بیزار ہو کر نفسی نفسی خیال ہو گیا۔ باران طریقت نے آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر آپ سے طلب دعا نزول بارش رحمت الٰہی کی آپنے فرمایا کہ آج ظہر کی نماز میں سب یار جمع ہو کر دعا کریں گے خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے بارش نازل کریگا۔ نماز ظہر کے بعد سب یاروں کے ساتھ آپنے دعا فرمائی تھوڑی دیر گذری ہوگی کہ اللہ تعالےٰ نے بارش رحمت الٰہی نازل فرمائی سب خلقت آرام اور جمعیت خاطر سے زندگی بسر کرنے لگے۔ اور شکر الٰہی بجالائے اور حضرت کے شکریہ میں یہ مضمون ورد زبان تھا

ازآمدنت اگر خبر داشتمے۔ در رہ گذرت گل و سمن کاشتمے۔ نگذاشتمے کہ پائے برخاک نہی خاک قدمت زدیدہ بر داشتمے

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت کے گھر میں ایک کنیز گھر کا کام کیا کرتی تھی حضرت کے گھر میں کسی غلام کی امانت زیور کی قسم سے رکھی ہوئی معلوم کر کے چوری لے گئی معلوم ہوا کہ زیور کوئی اٹھا کر لے گیا ہے۔ حضرت نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی خدا کی مہربانی سے کنیز چوری کرنے والی نے زیور حضرت کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ دعا مجرب یہ ہے۔ اللھم یاھادی الضال والضلالت اردد علی ضالتی بعزتک و سلطانک فانھا من فضلک واحسانک برحمتک یاارحم الراحمین۔

نقل ہے۔ کہ ایک روز اسی کنیز کا نکاح اخوان صاحب احمد نبی صاحب نے ہمراہ ایک جولاہ کے کر دیا کنیز مذکورہ کا باپ سنکر نہایت ناراض ہوا اور حضرت والدم بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت سخت رنج ظاہر کیا اور کہنے لگا کہ مجھکو مسئلہ لکھ دو کہ میری لڑکی مسماۃ مہربی کا نکاح شرعاً نہیں ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تیری لڑکی جوان بیوہ ہے میں کس طرح سے لکھ سکتا ہوں کہ اس کا نکاح صحیح نہیں۔ کہنے لگا کہ آپ اپنے برادر زادہ کی رعایت کرتے ہیں۔ حضرت کو نہایت جوش آیا اور فرمایا کہ خداوند تعالےٰ انپر اسمان سے ژالہ نازل کرے۔ دو گھنٹہ تک آسمان جو ابر کا نشان نہیں تھا ایسا ژالہ برسا کہ آبادی موضع کھور ماربیں

فصل گندم کو خاک سیاہ بنا دیا۔ اور کسی گاؤں میں، ایک حبہ نقصان نہیں ہوا۔

نقل ہے کہ ایکمرتبہ چراگاہ میں ہمارے کل خاندان کی گھوڑیاں آوارہ چھوڑی ہوئی تھیں خلیفہ ملا بہادر کی گھوڑی بھی گھوڑیوں کیساتھ تھی۔ برادر عزیزم سیدن شاہ وسید شاہ و امام شاہ نے ایک چھوٹے قد کا گھوڑا ملا بہادر کی گھوڑی کو ملا دیا۔ ملا بہادر سنکر ایسا ناراض ہوا کہ جسکی حد نہیں ہے بحالت ناراضگی اسیوقت روانہ اپنے گھر کیطرف ہونے لگے تمام یار ملاں بہادر کی خدمتمیں دست بستہ ہو کے منت کرنے لگے کہ خفگی معاف کرو اور آج گھر نہ جاؤ۔ مگر کچھ اثر نہ ہوا حضرت خواجہ شاہ محمد صاحب آپ تشریف لیگئے اور بہت کچھ کہا سنا لیکن فائدہ ثابت نہ ہوا۔ آخر میں خواجہ والدم بزرگوار خواجہ دین محمد صاحب تشریف لائے اور ملاں بہادر کو بہت منع فرمایا۔ لیکن حضرت صاحب کی ایک نہ سنی آخر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ خلیفہ ملاں بہادر ہرگز خفا نہ ہو نا خدا کے فضل سے تمہاری گھوڑی قیامت تک بچہ کشی نہ کریگی چنانچہ وہ گھوڑی ۲۲ سال ملاں بہادر کے پاس رہی اور بہت کوشش کی مگر کوئی بچہ اس نے نہیں دیا۔

نقل ہے کہ خلیفہ حسن علی صاحب کے مریدوں میں سے ایک مخلص مسمی نور عبداللہ سکنا موضع مرزہ حضرت سے سقدر روگش ہوا کہ آپ سے ترک ملاقات کے علاوہ اگر کسی راہ میں باہم اتفاق ہوتا تھا تو راہ چھوڑ کر دوسری طرف چلا جاتا تھا حضرت والدم بزرگوار نے ایکروز فرمایا کہ یہ خود ایکروز ہمارے پاس آئیگا۔ زمانہ کی گردش نے ایسا منہ دیکھایا کہ افلاس کے سبب سے تن برہنہ ہو کر آپکی خدمت عالیہ میں پہنچا حضرت نے مؤلف سالہ ہذا کو اور بھائی صاحب محمد یار شاہ کو کہا کہ ایک کپڑا اسکو پہنا دو چنانچہ آخر میں حضرت نے اپنی چادر مبارک اسکو عنایت کی اور اجازت بیعت عنایت فرمادی۔ اور فرمایا کہ موضع بسال میں جا کر خلق خدا کو راہ ہدایت دکھلاؤ۔ ایک دو ماہ تک ایسی جوعات ہوئی کہ ہزاروں آدمی ان کیساتھ پھرتے تھے۔ اور صدہا لوگ روزمرہ بیعت ہوتے تھے۔

نقل ہے کہ ایکمرتبہ خلیفہ سید جمیل شاہ صاحب زمانہ کی گردش میں آکر ضلع پشاور میں مانکی ملاں کے پاس چلا گیا اور یاران طریقہ میں حضرت باباجیو صاحب کے طریقہ کے بارہ میں زیر وزبر کرنا شروع کیا حضرت صاحب نے جس وقت جمیل شاہ کیحالت سنی تو فرمایا کہ خداوند تعالے جمیل شاہ کو خود بخود پشیمان کریگا خدا کی قدرت سے تھوڑی مدت میں ایسی گردش اور پیچ وتاب زمانہ میں آیا کہ ایک وقت کھانا بھی میسر ہونا محال ہو گیا سخت لاچار ہو کر توبہ کر کے اپنے عقیدہ باطلہ سے رجوع کر لیا۔ اور حضرت صاحب کی خدمت میں بڑے عجز و نیاز سے حاضر ہوا آپ نے اسکو معافی دی۔ اور فرمایا کہ فقیر نے ابتک تمہاری طرف سے مایوسی نہیں کی سید جمیل شاہ رو کر کہنے لگا۔ ؎

بلبل نیم کہ بر سر ہر گل نوا کنم | مجنوں نیم کہ صورت خود را گدا کنم
پروانہ نیستم کہ بیک شعلہ جاں دہم | شمعم چو پاک سوزم وجاں را فدا کنم

Marfat.com

نقل ہے کہ جناب حضرت صاحب نے ایک روز صبح کی نماز میں مجھکو امام حسب دستور قدیمی بنایا مؤلف رسالہ ہذا نے حسب العادت قرءت طویل نماز میں پڑھی بعجرد السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضرت صاحب نے نہایت افسوس کے ساتھہ فرمایا کہ آج مفتی صاحب غلام رسول کا وصال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قریب زوال کا وقت تھا کہ مفتی صاحب کے انتقال کی خبر پہنچی آپنے فرمایا کہ آج ستارہ پنجاب نے اپنا منہ مبارک پر نقاب لے لیا۔

نقل ہے کہ حافظ محمد لالی والہ ایک ہندو کے سود (قرضہ سے) تنگ آکر حضرت کیخدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے دعا خیر طلب کی اور مطلب اس شعر کا پڑھا۔ **بیت**

ہوا مخالف و شب تار بحر طوفاں خیز گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفتہ ہست

حضرت والدم بزرگوار نے فرمایا کہ حافظ ذرہ غم نہ کر ناخداوند تعالیٰ کے فضل سے تمہارے پر اس ہندو کا کوئی زور نہ چلیگا۔ چند ماہ کے بعد ہندو نے عدالت انگریزی میں نالش دائر کی جو وقت منصف عدالت نے ہندو سے پوچھا کہ اصل کا دعویٰ ہے یا سود کا ہندو نے کہا سود کا منصف نے تامل کر کے حکم دیا کہ مقدمہ ڈسمس حافظ صاحب کو سود دینا نہ پڑا اور حافظ صاحب حضرت کیخدمت میں اکثر حاضر رہتے تھے۔ ؎ ہر کہ شد مقبول مقبولان حق ٭ گردد او لطف خدا را مستحق ٭ خاص خدمتگاری مرد خدا ٭ خوش قبولی بخشدت نزد خدا ٭ زیں سبب فرمود احمد مصطفیٰ ٭ لا تصاحب الا مؤمنا۔

نقل ہے۔ حضرت والدم بزرگوار ایکمرتبہ موضع بنڈ نوشیری خاں ضلع راولپنڈی تشریف لے گئے۔ سردار عباس خاں نے عرض کی کہ حضرت ایک ہندو نے میرے نام پر عرضی دی ہے اور دعویٰ تین ہزار روپے کا بمعہ سود کر کے دائر کیا ہے اور اسکی بہی حاطہ پر میرے دستخط اور مہر لگی ہوئی ہے کوئی صورت نجات کی نظر نہیں آتی۔ اگر خداوند تعالیٰ مجھ کو اس مصیبت سے چھوڑا دے تو مبلغ ایک سو روپیہ جناب کے نذر ہے آپ نے فرمایا کہ جمعرات کی رات سے اس دعا کو اکتالیس مرتبہ ہر روز بعد نماز عشا پڑھا کریں اکتالیس روز دعا یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سبحان القدیم الذی لم یزل سبحان العلیم الذی لا یجہل سبحان الحلیم الذی لا یعجل سبحان الجواد الذی لا یبخل خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے عدالت

اسکا دعویٰ خارج ہوکر ۳۰۰ روپیہ حرجانہ عباس خاں کو دلایا گیا اور جب کبھی حضرت کے سامنے حاضر ہوا کرتا تھا تو اس بیت کا مضمون اسکا وردزبان تھا ۔ بگذا ہے ہم احوال دلم میداند + چشم بد دور حیثم کہ زبان میداند

نقل ہے کہ سردار بابا الٰہی بخش خان خلف خانصاحب محمد بخش خانصاحب سردار اصالح ضلع ابٹ آباد بقبضہ وارثت اپنی برادری میں مغلوب ہوکر حضرت صاحب کی خدمت پہنچا اور حضرت صاحب کیخدمت میں عرض کرنے لگا کہ حضرت آپنے مجھکو جو تھی مار کر اپنے پاس بلالیا ہے اب میں دربار شریف کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتا جبتک اپنی زبان مبارک سے مجھکو حکم نفرمائینگے ایسکے وہ ہوگا حضرت نے فرمایا کہ تم باباجیو صاحب کی قبر مبارک پر جاؤ۔ رات کیوقت ارشاد حکم ہوجاویگا سردار صاحب کو خواب میں باباجیو صاحب نے دستاربندی کرائی صبح نماز کے بعد حضرت صاحب نے دستار مبارک سر پر باندھکر مبارک دی سردار صاحب نے عرض کیا کہ قسم بخدا آج رات کیوقت مجھکو باباجی صاحب نے دستار عطا فرمائی۔ سردار صاحب تھوڑے روز کے بعد فتح یاب ہوگئے مگر وعدہ وفائی میں خدا کا فضل +

نقل ہے :۔ کہ ایکمرتبہ ۱۳۲۰ھ میں نہایت سخت امساک باراں کی تکلیف محسوس ہوئی اکثر لوگ مال مویشی موضع چورمیں سے اور جگہ لیجانے لگے موضع بھورے مار کے سب آدمی حضرت کیخدمت میں آئے اور طلب بارش کے بارہ میں عرض کرنے لگے آپنے فرمایا کہ اگر ہماری مسجد کو لپائی کردیں بارش خدا تعالیٰ کردیگا انہوں نے غنیمت جانکر سب آدمی جمع ہوکر مسجد مبارک کی لپائی کردی ظہر کیوقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایسی بارش ہوئی کہ سب جگہ پانی نظر آتا تھا۔

نقل ہے :۔ کہ چند اشخاص نے دربارہ شجرہ نسب اور مؤلف رسالہ اور برادرم عزیز سید شاہ وغیرہ کے نام پر عدالت انگریزی میں دعوے دائر کیا حضرت صاحب نے فرمایا کہ خداوندتعالے ان کو ذلیل کریگا اور تمہاری بہتری کیصورت ہوگی اور آپنے فرمایا کہ حاکم پاس جاتے ہوئے مجھسے ملکر جانا چنانچہ مولف رسالہ آپکی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ تم کو فتح یاب کریگا۔ اور میرے سر پر ہاتھ مبارک پھیر کر دم کیا عدالت میں جب حاضر ہوا تو حاکم نے میری طرف دیکھکر حکم دیا کہ جب تمہارے پاس سارٹیفکیٹ سردار احمد علیخان نبیرہ امیر شیر علیخان والئے کابل موجود ہے تو ہم اس میں ترمیم نہیں کرسکتے۔ مدعیان کا دعویٰ خارج ہوا اور ایک مدعی لاولد مر گیا۔ باقی عقب آں۔

نقل ہے :۔ کہ بتاریخ ۱۳ ماہ شعبان ۱۳۲۰ھ بروز عرس جناب باباجیو صاحب مولوی غلام محمد

خلیفہ حضرت صاحب کا جوکہ امام مسجد چھاونی کامل پور تھا امامت سے اہل محلہ نے اسکو
معزول کر دیا تھا آپ سے درخواست دعا فرمائی آپ نے فرمایا کہ یہ مسجد تمہاری ہے
جب تک تمہاری زندگی ہو کوئی دوسرا امام نہیں ہو سکتا۔ جسوقت مولوی غلام محمد
وہاں پہنچا سب اہل محلے نے مل کر آپ کو امام مسجد بنا کر رضا مند ہو گئے اب تک امامت
اسی کی موجود ہے۔

نقل ہے کہ حضرت کے مخلص خادموں میں سے ایک بیوی شہر جموں میں جوکہ
حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہو کر آئی تھی اُسکا زیور ایک عورت چالاکی سے چوری
کرکے لے گئی دریافت سے معلوم ہوا کہ تخمیناً تین ہزار سے زیادہ زیور تھا۔ حضرت کی
خدمت میں رو کر کہنے لگی کہ یہ عاجزہ ہمیشہ اپنے زیور سے زکوٰۃ نکالتی رہی اور آپ کی
خادمہ ہے دعا فرماویں کہ میرا زیور مل جاوے۔ آپ نے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ
انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا زیور مل جاویگا۔ ایک سال کے بعد چوری کرنیوالی عورت
کے شوہر نے مولف رسالہ کو نصف رات کے قریب ساتھ لیکر تمام زیور سپرد کر دیا
اور وہ زیور اسی وقت اپنے مالکہ زیور کو دیا گیا حق بحق داراں رسید۔

نقل ہے۔ کہ مولوی محمد شریف امام مسجد سروالہ سکردرہ متصل چھاونی کامل پور
ضلع اٹک امامت مسجد شریف سے معزول کیا گیا۔ جناب حضرات صاحب کی خدمت
میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ حضرت مجھکو مخالفوں نے بہت تنگ کیا ہے اور امامت
مسجد سے مجھکو علیحدہ کر دیا ہے۔ آپ نے بڑی التجا سے دعا فرمائی اور کہا محمد شریف
سے کوئی امامت مسجد نہیں لے سکتا اب اہل محلہ دوسرے روز محمد شریف کو راضی کر کے
لے گئے اور امام مسجد بنایا جو کہ سخت ناممکن امر تھا۔

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ حضرت صاحب نے عام مجلس میں فرمایا کہ مجھکو آج رات خواب
جناب باباجیو صاحب نے ارشاد کیا کہ دو آدمی جو کہ ان کے نام میں حرف نون آتا ہے

دنیا سے بے اولاد ہو کر مرینگے نور گل نور حسن چنانچہ دونوں لاولد فوت ہو گئے حضرت کی سچائی ظاہر ہوئی +

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ حضرت جموں تشریف لے گئے۔ میاں لعل دین صاحب جو کہ وزیر اعظم والئے جموں تھا کسی مقدمہ کے چکر میں آئے جس کی نجات کی صورت نظر نہیں آتی تھی حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے ساتھ وقت کے حاکم مخالف ہیں آپ دعا فرماویں۔ حضرت صاحب نے صبح کے وقت فرمایا کہ آج رات کے وقت مجھ کو تمام مشایخ نقشبندیہ اور بہت بزرگ خواب میں آئے۔ اور کہتے تھے کہ ہم کو حضرت باباجیو صاحب نے واسطے امداد میاں لال دین صاحب کے بلایا ہے۔ اور سب مبارک دیتے ہوئے چلے گئے اور مجھکو مبارک بادی دے گئے چنانچہ اسی روز تاریخ تھی اللہ تعالےٰ نے فتح یاب کر دیا۔ اور آپ کی مبارکبادی صحیح ہوئی +

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ بہت سا کھانا تیار کر کے مہمانوں کو کھانے کے لئے بلایا مولف رسالہ ہذا کو حضرت نے بلا کر آہستہ ہو کر فرمایا کہ اول گھر میں جا کر چھ مہمانوں کے اندازہ سے کھانا علیحدہ کر کے بچا رکھیں آج رات کے وقت میاں احمد علی ٹھیکیدار و منشی ہاشم علی و امیر علے موضع حاجی شاہ سے آویں گے رات کے وقت کھانا تیار نہیں ہو سکیگا حسب الحکم تعمیل کیا گیا۔ رات کو سب صاحب تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر کو تمہاری خبر ہو گئی تھی اسی واسطے تمہارے لئے کھانا تیار کر رکھا ہوا ہے سب حیران ہو گئے فرمایا کہ فقیر نے اپنے فرزند مولف رسالہ کو نام لیکر بتلا دیا تھا۔

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ صبح کا کہانا حضرت کا جب تیار ہوا تو ایک لڑکا مسجد میں حضرت کو واسطے
کہانے کے گہر میں بولانے گیا آپ نے فرمایا کہ مجھکو انتظار ہے حضرت شاہ جموں سے آج
ضرور اس ریل گاڑی میں آئیگا۔ چنانچہ دو گھنٹہ بعد حضرت شاہ بعہ محمد یوسف چورہ
شریف حضور کے قدموں میں پہنچا۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا
کہ تمہارے پہنچنے سے پہلے خبر ہوگئی تھی فقیر نے گہر میں کہدیا تہا کہ میں آج
حضرت شاہ کے ساتہہ کہانا کہاؤنگا۔

۵ ہر کہ باخلاص قدم میزند
عیسٰے وقت است کہ دم میزند

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ حافظ مولوی فضل احمد صاحب، سکنہ نپوڑہ متصل شہر راولپنڈی خلف الرشید
خلیفہ مولوی محمود صاحب مرحوم جو کہ بحالت طفولیت حضرت جناب باباجیو صاحب سے
بیعت ہوکر شہر کابل چند سال رہکر بعدازاں ہندوستان میں بقیہ علوم دربیہ
حاصل کرنے کو تشریف لے گئے تھے۔ قریب بیس سال واپس تشریف لائے۔ اون
دنوں میں حضرت صاحب کی بینائی بند ہوگئی تھی۔ حافظ صاحب رات کے وقت
زیارت حضرت جناب باباجیو صاحب رہ کر صبح مسجد میں تشریف لائے اور کسی سے
مصافحہ نہیں کیا۔ اور نہ ہر چند کوشش نام و نشان کیا مگر انہوں نے کوئی پتہ
نہیں بتایا۔ حافظ صاحب اٹہکر مسجد سے زیارت باباجیو صاحب کو چلے گئے حضرت
صاحب نے فرمایا کہ میری نظر نہیں مجھ کو بھی زیارت پر لے جاؤ۔ آپ
جسوقت روضہ مبارک جناب باباجیو صاحب پر پہنچے بہت سے آدمی آپ کے
ساتہہ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ نہیں پہچانتے یہ حافظ فضل احمد خلیفہ محمود
کا بیٹا ہے۔ حافظ فضل احمد روکر آپ کے قدموں میں آیا اور حضرت سے بیان کیا
کہ بیشک میں فضل احمد ہوں۔ سب آدمی حیران ہوئے آپ نے فرمایا کہ اللہ
تعالٰے نے مجھ کو بتلا دیا تھا +

Marfat.com

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ حافظ صاحب حافظ عبداللطیف خلیفہ شہر پشاور نے عام مجلس میں دریافت فرمایا کہ آپ کا قلب ذکر الٰہی سے کتنی مدت سے جاری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری عمر قریب پچیس سال کے تھی کہ مجھ کو حضرت باباجیو صاحب نے ارشاد دیکر روانہ پنجاب کیا تھا۔ جب فقیر موضع دو میلی جو کہ قلع روطاس ضلع جہلم میں واقع ہے پہنچا رات کے وقت نصف سے اول مجھ کو بیداری ہوئی۔ تہجد پڑھکر سربمراقبہ ہؤا کہ میری آنکھوں میں نیند طاری ہوئی اسی حالت میں ایک آدمی آیا اور بائیں طرف بیٹھ کر میرے دل کو بزور پنجہ پکڑ کر ہلایا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دل کا اوپر کا پوست ساتھ لے گیا نہایت۔ سخت درد ہؤا اور اسکا ہاتھ میں نے پکڑ لیا۔ جب کہ اسکا ہاتھ میرے ہاتھ میں آیا تو معلوم ہؤا کہ اس کے ہاتھ میں ہڈی نہیں ہے مجھ کو کہنے لگا کہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی ہوں تمہارے قلب جاری کرنے کے لئے آیا ہوں۔ بس اتنے میں غائب ہو گیا۔ کئی روز مجھکو درد ہوتا رہا۔ لیکن اسی وقت سے میرا دل ذکر الٰہی سے جاری ہو گیا۔

نقل ہے

کہ جب حضرت جناب والدم بزرگوار ۱۲۹۰ھ میں حج کو تشریف لے جانے لگے تو گھر میں میاں احمد سکنہ چورہ شریف واسطے نگہبانی مقرر کر گئے اور میاں کریم بخش کو مسجد میں مہمانوں کی خبر گیری کے واسطے ارشاد فرما گئے۔ چونکہ رمضان شریف کا مہینہ ہو گیا تو رات کے وقت خلیفہ میاں احمد طعام سحری کے واسطے اپنے گھر جانے لگا حضرات صاحب اس کو نصف راہ موضع چورہ شریف میں ملے اور کہا کہ تو جانتا ہے کہ حضرات صاحب مکہ شریف چلے گئے ہیں۔ اب مجھکو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ فوراً واپس ہو ورنہ تکلیف اٹھاؤ گے صبح کے وقت میاں احمد نے مولف رسالہ اور بھائی صاحب محمد شاہ سے مشاورت طلب کی۔ جب حضرات صاحب حج حرمین الشریفین سے واپس بخیر تشریف

لائے تو میاں احمد کو بلا کر کہنے لگے کہ رمضان مبارک میں تم کو فلاں جگہ ہم نے واپس کیا تھا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ میاں احمد فقیر نے توبہ کرکے آپ سے معافی لی

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ حضرت صاحب علاقہ سیالکوٹ موضع پھاڑنگ میں تشریف لے گئے اُس جگہ مسجد میں ایک درخت بوڑ تین شاخ کا نصب کیا ہوا ہے اور اس میں ایک شاخ مسجد کی طرف جھکا ہوا ہے مدت سے وہ شاخ شام کے بعد ایسے سخت زور سے ہلتا تھا کہ بلندی سے لیکر دہلیز مسجد تک اسکا سر پہنچتا تھا۔ اور اہلِ محلہ ڈر کے مارے مسجد کے آنے سے رک گئے تھے حضرت صاحب کو دیکھ کر طالب دعا ہوئے۔ حضرت صاحب نے دعا فرمائی۔ اور فرمایا کہ آج سے بعد یہ درخت نہیں ہلیگا۔ چنانچہ اب تک اس کو حرکت نہیں ہوئی۔ اور اہل دہ کو آج تک یہ کرامت معلوم ہے۔

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ حضرت لدھانہ سے واپس ہوکر موضع دیر و وال ضلع امرت سر میں مؤلف کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور میاں خیر الدین و سربلند خاں اور مولوی غلام محمدؒ مدرس سکنہ رنڑہ وغیرہ آپ کے ہمرکاب تھے مسجد بیو صاحب خان بی بی ادام اللہ عصمتہا میں آپ قیام فرما ہوئے اشراق کے وقت مسماۃ امام بی بی و مسماۃ بسو جو کہ حضور کے خادمہ قدیمی تھیں ہر دو نے ایک ایک روپیہ نذر کیا مسماۃ امام بی بی نے عرض کیا کہ حضرت خدا گواہ ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں ورنہ دل تو چاہتا ہے کہ بہت سامال ہو تو آپ کے نذر کیا جاوے حضرت نے فرمایا کہ فقیر کو مال کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ تم سے مانگتا ہے جھوٹ بولنا بہت برا ہے۔ میرے سامنے کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ جیب میں نانک شاہی مہر ہے۔ اور کہتی ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے شرمندہ ہوکر امام بی بی مسجد سے نکل آئی تھوڑی دیر کے بعد امام بی بی نے مہر نانک شاہی حضرت کو نذر کرکے دیدی۔ اور بہت عاجزی کے ساتھ معافی لی۔ سب یار تعجب میں آئے۔

نقل ہے

کہ جب عزیز رشید احمد طال اللہ عمرہٗ بعمر چار سال پہنچا تو مولف نے حضرت صاحب کی
خدمت میں لیگیا۔ اور عرض کیا کہ آپ سبق پڑہنے کے قابل ہوگیا۔ آپ اس کو سبق شروع
کرادیں۔ آپ نے بروز چہارشنبہ آخری ماہ محرم ۱۳۱۹ھ میں سبق شروع کرایا اور بہت
دعا فرمائی اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ اسکو بڑا صاحب نصیب کریگا۔ مولف نے عرض کیا کہ
میرا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو حافظ قرآن شریف کرے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
حافظ قرآن شریف کریگا۔ آپ کے انتقال کے وقت حافظ رشید احمد کو ۱۸ سیپارہ
قرآن شریف کے یاد ہوچکے تھے آپ کا بڑا شوق تھا کہ خداوند تعالےٰ میری موجودگی میں
رشید احمد کی شادی کا موقعہ لاوے حضرت کے انتقال کیوقت حضرت نے سب خاندان
کو بہت بہت دعا فرمائی اور رشید احمد کو خصوصیت سے دعا فرمائی۔ اور خلافت نامہ مہری
لکھ کر عطا فرمایا۔ آپکا انتقال پر ملال کا واقعہ کا حال قلم کی طاقت سے باہر ہے تاہم بطور
یادداشت واجب معلوم ہوتا ہے آپنے اپنے انتقال سے پہلے تین روز حضرت شاہ کو
اور احمد علی ٹھیکہ دار کو اور منشی غلام علی کو ضروری اطلاع دی کہ فوراً چلے آویں ان میں
احمد علی اور غلام علی آپ کی زندگی میں پہنچ گئے اور جمعرات کے روز آپ نے فرمایا کہ
مجھ کو غسل کرادو۔ چنانچہ غلام علی و احمد شاہ و گل بادشاہ و طاہر شاہ و اکبر شاہ مؤلف
رسالہ کے ساتھ ہوکر بڑی پاکیزگی اور احتیاط سے آپ کو نہلایا اور آپنے ظہر کی نماز ادا کی
اور بعد میں آپ خاندان میں وعظ اور اتفاق کا بیان کرتے رہے اتنے میں عصر کا
وقت ہوگیا۔ آپ نے نماز ادا کی بعد ازاں مؤلف رسالہ نے حضور کی نبض کو نہایت
بے حس دیکھا تو حضور کی خدمت میں دانستہ غلط بیان مناسب الوقت سوجھا۔
اور عرض کیا کہ حضرت آج جمعہ کا دن ہے اور آپ ہمیشہ جمعہ کے روز سورۂ کہف
پڑہا کرتے ہیں۔ آپ نے پڑھ لیا ہے یا پڑھنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بہت اچھے
وقت میں مجھے یاد دلایا ہے۔ میں نے نہیں پڑہا اب پڑھتا ہوں اور آپ نے
بسم اللہ شریف پڑھکر وبالحق انزلناہ وبالحق نزل سے شروع کرکے تمام سورۂ
کہف ختم کی۔ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا پر اپنے لب مبارک بند کر دیئے +

Marfat.com

آپ کے وجود میں ایک مو برابر کسی جگہ بدن میں حرکت نہیں ہوئی گویا پہلے سے سوئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد وارحم علے جمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الی یوم الدین دغفرہ لمن قال آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر حالات حضرت خواجہ شاہ محمد صاحب فرزند چہارم خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ محمد حضرت جناب باباجیو صاحب کے سب سے چھوٹے فرزند تھے اور آپ نہایت حضور کے محبوب تھے اور اکثر وقت فرماتے تھے کہ شاہ محمد ہمارے گھر کا چراغ ہے اور آپ قرآن شریف کے عاشق تھے صدہا مرتبہ مولف رسالہ کیساتھ قرآن شریف کا دور کیا گیا تھا۔ اور روز صبح سے ۱۲ بجے تک ۱۵ سپارہ اور ظہر سے بعد شام تک پندرہ سپارہ باہم سنایا کرتے رہے اور آپ سورۂ رحمنٰ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اور نہایت صاحب کمال تھے اور صاحب لفظ تھے جو بات ان کی زبان سے نکلتی رہی وہ ضرور کسی دن ہوتی رہی زہد وریضت میں آپ ایک جلیل القدر مرتبہ رکھتے تھے۔ اپکے دو فرزند ہیں امام شاہ وغلام شاہ۔

نقل ہے

کہ ایک مرتبہ مولف کا ایک لڑکا موسوم بہ نبی شاہ مرحوم بعمر اٹھارہ سال اکثر کتب درسیہ سے فارغ ہو کر اچانک اس دار فانی سے رحلت فرمائی عالم جاودانی ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تاریخ وفات اس کی یکم ماہ محرم ۱۳۴۱ھ میری طبیعت میں نہایت پریشانی پیدا ہوئی حضرت صاحب نے مجھکو دیکھکر کہنے لگے کہ مجھ کو خواب میں باباجیو صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالی نبی شاہ مرحوم کے بدلے میں نعم البدل عطا کرے گا۔ امید ہے کہ خداوند تعالے کوئی تمہارے زخم پر مرہم عیسوی بناکر لگائیگا چند ماہ کے بعد اللہ تعالے کے فضل سے عزیز حافظ رشید احمد پیدا ہوا آپ نے اوس روز گود میں لیکر بہت دعا فرمائی۔

Marfat.com

نقل ہے

کہ حضرت شاہ محمد صاحب بعد وفات جناب باباجیو صاحب سات سال کے بعد میں موضع ڈراڈرے بمقام چورہ شریف تشریف لائے اور دو سال رہ کر دوبارہ واپس ڈراڈر گئے بعد ازاں تین سال کے بعد واپس چورہ شریف میں تشریف لائے۔ اسمائے خلفائے آنحضرت۔ محمد اسلام سرانوالی۔ محمد خاں دھتگل والا۔ قاضی محمد سعید چھارنگ والا۔ اکبر شاہ کرتو والا۔

نقل ہے

کہ حضرت صاحب کو ایک مرتبہ آپ نے فرزند غلام شاہ سے کسی بات پر تکرار ہوا غلام شاہ رات کیوقت بطرف تیراہ روپوش ہوکر چلا گیا صبح جب حضرت صاحب کو معلوم ہوا تو آپ پا پیادہ روانہ تیراہ ہوئے جب کوہاٹ کے قریب پہنچے تو آپ کو سخت پیاس پیدا ہوئی۔ اور پیاس کے بدلے آپ بیہوش ایک درخت کے سایہ میں دراز ہو گئے اور ہوش سے جاتے رہے۔ ایک مسافر سپاہی اتفاقاً پہنچا آپ کی پیاس اس کو محسوس ہوئی اُس نے آپ کو پانی پلایا۔ آپ کو ہوش آئی۔ اُسی روز سے آپ کو بیماری کوتاہ دمی ہو گئی۔ اور فرماتے تھے یہ بیماری میری جان لیکر چھوڑے گی۔ چنانچہ اس بیماری میں آپ فوت ہو گئے تاریخ وفات آپ کی ۱۷ ماہ رجب ۱۳۱۵ھ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تاریخ وفات جناب صاحب عمہ مولف رسالہ — ۱۱ ماہ رمضان ۱۳۱۶ھ

تاریخ وفات آخی مکرم میم محمد دیدار شاہ صاحب — ۲ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ

تاریخ وفات غلام شاہ مرحوم

۲۸ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات حضرت خواجہ محمد گل بنی

۲۸۔ ماہ ذی الحج ۱۳۰۸ھ ہجری

Marfat.com

عہد نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا تُوَفِّیْنِیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًا
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ قُلْ اِنِّىْ
نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ
اَهْوَاۗءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ
وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ

Marfat.com

يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ

كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّٰهُ

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم

مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي

الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ

عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

الف با تا ثا جیم حا خا دال ذال را زا سین شین

صاد ضاد طا ظا عین غین فا قاف کاف لام میم

نون واؤ ھا لا ھمزہ یا ※

رَبِّ سَہِّلْ وَیَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَیْنَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا اَللّٰهُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ اَنْتَ رَبِّيْ وَ
عِلْمُكَ حَسْبِيْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّيْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِيْ
تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ
فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ
مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّكُوْكِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ الْقُلُوْبَ عَنْ
مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا
شَدِيْدًا وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا ط فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا
عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ
لِمُوْسٰى ع وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاهِيْمَ ع وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ
لِدَاؤُدَ ع وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ وَالشَّيٰطِيْنَ وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ لِسُلَيْمَانَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الثَّقَلَيْنِ وَالْبُرَاقَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

Marfat.com

وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ هُوَ لَكَ يَا مَنْ

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ كٓهٰيٰعٓصٓ

خفصر بنصر وسطی سبابہ ابہامہ

كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ

بر سر حرف انگشت بکشاید — بر سر ہر حرف انگشت دست راست ببندد — خصر بکشاید

وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ

بنصر بکشاید — انگشت وسطی بکشاید

وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

انگشت سبابہ — انگشت ابہامہ

وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحٰفِظِيْنَ وَاهْدِنَا وَهَادِيْنَا وَنَجِّنَا

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا طَيِّبَةً

كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

وَاحْمِلْنَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ

وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ

لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ

فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ

اَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا

Marfat.com

عَلٰی اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ وَلَوْ نَشَآءُ

لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا

یَرْجِعُوْنَ ۞ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۞ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی اَكْثَرِ

هِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ

سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۞

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ

سہ بار دست را بر زمین زند

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ه طٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ مَرَجَ

الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ حٰمٓ حٰمٓ

بعدہ جانب راست دم کند جانب چپ

حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ رُفِعَتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

جانب راست شرق　جانب چپ قبلہ　جانب بالا آسمان　جانب زمین　بر خود

كُلُّ بَلَآءٍ وَّقَضَآءٍ یَّجِیْءُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتَّةِ تَاْمَنُ

بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ اَللّٰهُمَّ لَا

Marfat.com

تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا مِنْ بَلَائِكَ
قَبْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ اَعْمَالِنَا وَاَقْوَالِنَا وَلَا
تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُ عَلَيْنَا وَاكْفِ اَيْدِی الظّٰلِمِيْنَ
عَنَّا يَا حَفِيْظُ اَحْفِظْنَا بِكُلِّ اٰيٰتِكَ وَرِعَايَاتِكَ وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا
وَحَصِّلْ مُرَادَنَا وَاشْفِ مَرْضَانَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا حٰمٓ
اُنْصُرْنِیْ عَلٰی اَعْدَائِیْ وَاقْضِ عَنِّیْ دُيُوْنِیْ وَاَهْلِكْ اَعْدَائِنَا
حٰمٓ حٰمٓ حُمَّ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ
حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ
الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ
سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ
عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ عَلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ اِلَيْنَا لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا
وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ

Marfat.com

فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ط اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰہُ الَّذِیْ
نَزَّلَ الْکِتَابَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ط حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ ۳ بار
یَا نُوْرُ یَا حَقُّ یَا مُبِیْنُ اَکْسِنِیْ مِنْ نُّوْرِکَ وَعَلِّمْنِیْ مِنْ
۳ بار ۳ بار ۳ بار
عِلْمِکَ وَفَھِّمْنِیْ عَنْکَ وَاَسْمِعْنِیْ مِنْکَ وَاَبْصِرْنِیْ بِکَ اِنَّکَ
عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اِسْمَعْ
۳ بار ۳ بار ۳ بار ۳ بار
دُعَائِیْ بِخَصَائِصِ لُطْفِکَ اٰمِیْنَ ط اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ +

دُعَا اِختتام

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط یَا عَظِیْمَ
السُّلْطَانِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا دَائِمَ النِّعَمِ ط یَا بَاسِطَ الرِّزْقِ
یَا وَاسِعَ الْعَطَآءِ یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ یَا دَافِعَ الْبَلَاءِ یَا حَاضِرًا
لَیْسَ بِغَائِبٍ یَا مَوْجُوْدُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ
یَا لَطِیْفَ الصُّنْعِ یَا حَلِیْمُ لَا تَعْجَلْ یَا کَرِیْمُ لَا تَبْخَلْ اِقْضِ

Marfat.com

حَاجَتِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِاسْمِكَ

الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ السَّلَامِ الْمُنَزَّلِ الْقُدُّوْسِ الْمُقَدَّسِ الْمُطَهَّرِ

الطَّاهِرِ يَا دَهْرُ يَا دَيْهُوْرُ يَا دَيْهَارُ يَا اَزَلُ يَا اَبَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ

وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥ يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ

يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ

مَا هُوَ اِلَّا هُوَ يَا كَانُ يَا كَيْنَانُ يَا رُوْحُ يَا كَائِنُ بَعْدَ

كُلِّ كَوْنٍ يَا مُكَوِّنُ لِكُلِّ كَوْنٍ اٰهِيَا شَرَاهِيَا اَزُوْنِي

اَضْبَاءُوْثَ يَا مُجَلِّيْ عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ سُبْحَانَكَ عَلٰى حِلْمِكَ

بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ فَاِنْ

تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَارْحَمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَارْحَمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥

Marfat.com

بعد میں یہ منظوم شجرہ شریف پڑہکو دعا مانگیں شجرہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ نقشبندیہ طیبہ

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کیواسطے — رحم کر مجھ پر محمدؐ مصطفٰی کیواسطے

ہو رہا ہوں درد محنت میں اسیر مبتلا — مشکلیں حل ہوں نبی المجتبےٰ کیواسطے

حضرتِ صدیق اکبرؓ پیشوائے اہل دین — خواجۂ سلمان فارس پارسا کیواسطے

خواجۂ قاسم محمدؒ مظہر نورِ خدا — جعفرِ صادقؒ امام اولیا کے واسطے

بلبلِ باغ حقیقت پیر عالم بایزیدؒ — خواجۂ دین بوالحسنؒ اہل صفا کیواسطے

مرشد سلطان عالم ہادیئے راہِ ہدا — خواجۂ دین بوعلیؒ صاحب حیا کیواسطے

از برائے خواجۂ یوسفؒ دکھادے معرفت — ہو دوائے درد دل اس بینوا کے واسطے

پھر حضرت عبدالخالقؒ بندۂ خاص خدا — خواجۂ عارفؒ محمد رہنماء کیواسطے

از برائے خواجۂ محمودؒ انجیرِ دلی — خواجۂ ہرکس علیؒ شمس الہدا کیواسطے

غرق ہوں بحر گنہ میں دستگیری کیجئے — خواجۂ بابا محمدؒ باسخا کیواسطے

از برائے شیخ عالم سید میرؒ کلال — حضرتِ خواجہ بہاؤالدینؒ ضیا کیواسطے

درد عشق اپنا عطا کرائے خدائے جہاں — حضرتِ یعقوبؒ چرخی پیشوا کیواسطے

حضرتِ خواجہ عبیداللہ کی خاطر دے مراد — خواجۂ زاہدؒ ولی مشکلکشا کیواسطے

Marfat.com

خواجہ درویشِ محمد رہنمائے دینِ حق — مظہرِ فیضِ خدا جود و عطا کیواسطے

خواجہ امکنگی کی خاطر کر میری حاجت روا — صاحبِ جود و عطا کانِ وفا کیواسطے

خواجہ باقی باللہ فانیِ بحرِ شہود — شیخ احمدؒ پیرِ عالم مقتدا کیواسطے

خواجہ معصوم عاصم منبعِ فیضِ خدا — ہادیٔ راہِ ہدایت اصفیا کیواسطے

حضرتِ خواجہ محمد اہلِ عرفان و یقین — نقشبندِ ثانی پیرِ ہدا کیواسطے

ہادیٔ صاحبدلاں خواجہ محمد ہو زبیر — خواجہ اشرفِ محمد کی تقا کے واسطے

پیشوائے اہلِ دین خواجہ جمال اللہ کمال — پیرِ پیراں شاہِ عیسٰے بے ریا کیواسطے

مبدءِ فیضِ خدا حامیٔ دینِ رسول — شیخ فیض اللہ ولیٔ باخدا کیواسطے

خواجہ نورِ محمد رہنمائے دینِ حق — ہادیٔ دینِ محمد مہتدا کیواسطے

بخشدے اپنی محبت اور قطعِ ما سوا — عادلِ بیکس کو یا اللہ عبا کیواسطے

نیک و صالح ہو میر الختِ جگر عبدالرشید — التجا ہے مومنو تم سے دعا کیواسطے

قطعۂ تاریخ وفات حضرت ملا صاحب دین محمد

اسمائے پیرانِ نقشبندیہ

اسمائے پیران نقشبندیہ	تاریخ و سنہ وفات	اسمائے پیران نقشبندیہ	تاریخ و سنہ وفات	اسمائے پیران نقشبندیہ	تاریخ و سنہ وفات
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	محمود	۱۷ ربیع الاول سنہ ۷۱۵ھ	شیخ احمد فاروقی	۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ
حضرت صدیق اکبر	۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳ھ	علی رامتنی	۲۷ رمضان سنہ ۷۱۸ھ	محمد معصوم	۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۰ھ
سلمان فارسی	۱۰ رجب سنہ ۳۳ھ	باباسماسی	۱۰ جمادی الاخری سنہ ۷۵۵ھ	محمد نقشبند ثانی	۲۹ محرم سنہ ۱۱۱۵ھ
امام قاسم	۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۰۱ھ	سید امیر کلال	۸ جمادی الاول سنہ ۷۷۲ھ	محمد زبیر	۴ ذیقعد سنہ ۱۱۵۲ھ
امام جعفر صادق	۱۵ رجب سنہ ۱۴۸ ہجری	خواجہ بہاء الدین	۳ ربیع الاول سنہ ۷۹۱ھ	قطب الدین محمد اشرف	۱۱ رجب سنہ ۱۱۸۰ھ
بایزید بسطامی	۱۴ شعبان سنہ ۲۶۱ھ	یعقوب چرخی	۵ صفر سنہ ۸۵۱ ہجری	شاہ جمال اللہ	۴ صفر سنہ ۱۲۰۹ھ
ابو الحسن خرقانی	۱۰ رمضان سنہ ۴۲۵ھ	عبد اللہ احرار	۲۹ ربیع الاول سنہ ۸۹۵	محمد عیسےٰ	۷ ذو الحج سنہ ۱۲۲۰ھ
ابو علی فارمدی	۴ ربیع الاول سنہ ۴۷۷ھ	محمد زاہد	یکم ربیع الاول سنہ ۹۳۶	محمد فیض اللہ	۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵
ابو یوسف ہمدانی	۱۷ رجب سنہ ۵۳۵ھ	محمد درویش	۱۹ محرم سنہ ۹۷۰ھ	نور محمد باباجیو صاحب	۱۴ شعبان سنہ ۱۲۸۶
عبد الخالق	۱۲ ربیع الاول سنہ ۵۷۵	امکنگی	۲۲ شعبان سنہ ۱۰۰۸	خواجہ دین محمد	۶ ذیقعد سنہ ۱۳۲۵
محمد عارف	۱ ماہ شوال سنہ ۷۱۵	باقی باللہ	۲۵ جمادی الآخری سنہ ۱۰۱۲	خواجہ فقیر محمد	۲۹ محرم سنہ ۱۳۱۵ھ

اضافہ خط مؤلف۔ ضلع اٹک ڈاکخانہ بسال موضع چورہ شریف محمد عادل شاہ و گل بادشاہ و رشید احمد۔

Marfat.com

تقریظ مولوی مفتی غلام مصطفیٰ
امرتسری

الحمد لله الذی نوّر قلوب العارفین بنور الدین والعرفان وافاض علیهم فیوض الایقان والصلوة والسلام علی من اعزّ بختم
النبوة والرسالة سیدنا وحبیبنا وشفیعنا محمد سید الانس والملائکة والثقلان وجعل وجوده مظهر الکائنات ومنبع الاحسان
وعلی اله الطاهرین واصحابه المهتدین وعلی التابعین خصوصاً منهم علی امام الائمة المجتهدین وراس المحدثین
والعارفین ابی حنیفة النعمان وعلی اتباعهم وعلی سائر الاولیاء سیما محی غوث الاعظم قطب العالم الشیخ الاعلی السید عبد القادر
سلطان الجیلان وعلم الیقین وسند الاصفیاء غوث الاغواث السید بہاؤالدین النقشبند البخاری الذی زین الشریعة
ومسلک الایمان **اما بعد** فیا محبی الصلحاء فان الزمان زمان الشر والفتن والاکاذیب والطغیان فان
اہل مثتی یمدحون شخصاً بما لا یوجد فیه ویلقبونه بالقاب اکابر الاولیاء مثل راس الاولیاء السید عبد القادر والسید
بہاء الملة والدین والغوث الاجمیری ومجدد الف الثانی رحمة الله علیهم فلا اقسم برب الفلق فان ہم لا یتون بما لا
وجود له فی الخارج والواقع ثم لا اقسم برب الفلق فانهم یفترون بعلم اہل العقل والتعجب ان الممدوحین لا یمنعون
المادحین عن مثل ہذه المدائح بل یرضون بها علی السکران الم یعلموا ولم یخشوا وعید یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا
فالحذر الحذر یا ایہا الاخوان ولیس مما ذکر من ہذیانات المادحین المذکورین ما یجد فی ہذه الرسالة المتبرکة لا احق
صریح کیف لا فان ہذه مشتملة علی حالات الذین اتفق اہل الانصاف والعلم علی کمالاتهم ومنهم عارف
الرحمان ذو الکمالات الباہرة والمفاخر الظاہرة وحید العصر فرید الدہر قطب اوانه الفائق علی اقرانه الخواجه
نور محمد الملقب به باباجیو التیراہی الجوری (مهرب چورا) مدفناً والنقشبندی المجددی مشرباً والقادری
ولیاً المستغنی عن توصیف الواصفین لکمال شہرته واشتہار کراماته رحمة الله علیه رحمة واسعة وابناره ادامهم
الخواجه فقیر محمد الصالح الورع وثانیهما المکرم الفقیه المعظم وخلیفة الاعظم وصاحب سجادة العارف الامجد
خواجه دین محمد الملقب بحضرت الملاحی علیه الرحمة والغفران ما دارة الافلاک والقمران ہو الذی بایعت علی
یده ببرکة لما رأیته کاملاً وفائقاً علی اہل زمانه ومتقیاً عابداً وذاکراً ومراقباً ومتفکراً الی مقدورات الله وصفاته
وما کان من المتکلفین والمتصنعین المرائین ووجدت فانیاً عما سوی الله وباقیاً بالله رحمة الله ورحم
من یقول امیناً فیا ایہا المشتاقون الی حالات العرفاء بادروا ولا تغفلوا عن اخذ ہذه الرسالة الشریفة فانه
الیق بان یکون فی ایدی اہل الایمان لما فیها من الحق الصراح کیف لا وہی مؤلفة الصالح ذی العلم والحلم
ابن العارف المذکور الخواجه دین محمد وخلیفته اعنی مولوی محمد عادل شاه سلمه الله وابقاه وانا الراجی الی رحم
الله علی ابو الحسن غلام مصطفیٰ امرتسری۔

عبد السلام

الحمد لله الذی لا شریک له والصلوة والسلام علی نبیه الذی لا نظیر له **اما بعد** فیقول العبد الضعیف سلام
ان ہذه الرسالة المبارکة ہادیة للمسترشدین والطالبین کیف لا وقد الفه العالم المتقی السلالة القدسی
التی فاقت علی القبائل اعنی المولوی محمد عادل شاه ابن العارف الجلیل الاجد الخواجه دین محمد المعروف
الملاحی رحمة الله علیه وخلیفته فیا ایہا الطلاب خذوہا سراعاً فانها درة یتیمة ومنجیة من کید الکائد
ومرشدة الی سبیل الیقین مولوی سلام الدین واعظ مسجد محمد جان امرتسری [illegible]

ہذه التقریظ لاحقر الخلیقة بل لا شیء فی الحقیقة خادم الفقراء المہدیین المدعو

المتوطن ببلده رسول نگر صانها الله عن الافات والضرر

حال وارد گوجرانواله

ہذه الرسالة التی الفها سند المحققین وقاید المدققین الواصل الکامل العارف بالله المعروف
ودعاه الله الی ما یتمناه مملوة من خوارق الصالحین ومشحونة من تجلیات الواصلین ا
نظم درر من جمعها لاستفادة الطالبین ولہدایة المسترشدین حیث الی بشیٔ عجیب و
تحیر ارکا الابصار ولا تحیطه الافکار فی عبقریا یا اولی الابصار کتاب لا یاتیه کتاب۔

Marfat.com

کتاب ھذا رجسٹری شدہ ہے

جس کتاب پر مولف کی مہر نہ ہوگی وہ مال مسروقہ
سمجھا جاویگا

اعلان

امابعد مخفی نماند کہ یاران طریقہ نقشبندیہ فدایان خاندان نیریہ
علی صاحبیہا الرحمت الالیہ از سالہا بتمامی حالات و کرامات مشایخ و خرق
عادات ایشان چشم انتظار چوں گوش روزہ دار براللہ اکبر داشتند بفضل و عنایت
الہی کتاب مجموعہ کتاب انوار نیراہی المشہور بہ گلزار نوری مولفہ علامہ فاضل
فخر خاندان نقشبندیہ سیدنا و مولانا محمد عادل شاہ صاحب خلف حضرت
خواجہ دین محمد سجادہ نشین حضرت جناب باجیو صاحب نیراہی ثم راجوری
کہ بکمال محنت تیار کردہ و اجازت طبع دادہ
بفضل الہی زیور طبع پوشیدہ قیمتش بمقابلہ
محنت و خرچ بغایت قلیل یعنی ۱۲ مع محصولڈاک
۱۰ بلا محصول

محمد حفیظ اللہ قریشی صدیقی پروپرائیٹر
قریشی بک ایجنسی محلہ چابک سواراں لاہور

کتاب کے ملنے کا اصلی پتہ :- دفتر رسالہ انوار الصوفیہ لوہاری منڈی لاھور

بایزید

ابوالحسن

ابو علی

ابویوسف ہمدانی

عبدالخالق

محمد عارف | امام شوار

لفافہ خط مولف ۔ خلیف
گل بادشاہ درش

کتاب ھذا رجسٹری شدہ ہے

جس کتاب پر مولف کی مہر نہ ہوگی وہ مال مسروقہ سمجھا جاویگا

اعلان

امابعد مخفی نماند کہ یاران طریقہ نقشبندیہ فدایان خاندان نیرہ
علی صاحبیہا الرحمت الالیہ از سالہا بتمامی حالات و کرامات مشایخ و خرق
عادات ایشان چشم انتظار چوں گوش روزہ دار براللہ اکبر داشتند بفضل و عنایت
الٰہی کتاب مجموعہ کتاب انوار نیراہی المشہور بہ گلزار نوری مولفہ علامہ فاضل
فخر خاندان نقشبندیہ سیدنا و مولانا محمد عادل شاہ صاحب خلف حضرت
خواجہ دین محمد سجادہ نشین حضرت جناب باجیو صاحب نیراہی تم چوہی
کہ بکمال محنت تیار کردہ واجازت طبع دادہ
بفضل الٰہی زیور طبع پوشیدہ قیمتش بمقابلہ
محنت وخرچ بغایت قلیل یعنی ۱۲ مع محصولڈاک
۱۰ بلا محصول

ملنے کا اصلی پتہ محمد حفیظ اللہ قریشی صدیقی پروپرائٹر قریشی بک ایجنسی محلہ چابک سواراں لاہور

ملنے کا پتہ: دفتر رسالہ انوار الصوفیہ لوہاری منڈی لاہور

بایزید
ابوالحسن
ابوعلی
ابویوسف ہمدانی
عبدالخالق
محمد عارف | اماہ شوال
لفافہ خط مولف۔ ضلع
و گل بادشاہ درش

یضرب اللہ الامثال للناس لعلهم یتذکرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والمنة کہ دریں ایام فرخندہ فرجام نسخہ متبرکہ

مسمی بہ

انوار تیراہی

معروف بہ

گلذار نوری

مؤلف خاکسار خادم اہل اللہ محمد عادل شاہ عفی عنہ

خلف حضرت خواجہ دین محمد نقشبندی سجادہ نشین

سنہ ۱۹۱۰ء

در مطبع نولکشور واقع لاہور طبع شد

بار اول — تعداد ۱۰۰۰

Marfat.com